ارشاد باری تعالیٰ

وَاَقِیۡمُوا الصَّلٰوۃَ وَاٰتُوا الزَّکٰوۃَ ؕ وَمَا تُقَدِّمُوۡا لِاَنۡفُسِکُمۡ مِّنۡ خَیۡرٍ تَجِدُوۡہُ عِنۡدَ اللّٰہِ ؕ اِنَّ اللّٰہَ بِمَا تَعۡمَلُوۡنَ بَصِیۡرٌ ○ (سورۃ البقرہ :111)

ترجمہ: اور نماز کو قائم کرو اور زکوٰۃ ادا کرو اور جو بھلائی بھی تم خود اپنی خاطر آگے بھیجتے ہو اسے تم اللہ کے حضور موجود پاؤ گے۔ یقیناً اللہ اس پر نگاہ رکھے ہوئے ہے جو تم کرتے ہو۔

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ نَحۡمَدُہٗ وَنُصَلِّیۡ عَلٰی رَسُوۡلِہِ الۡکَرِیۡمِ وَعَلٰی عَبۡدِہِ الۡمَسِیۡحِ الۡمَوۡعُوۡد

وَلَقَدۡ نَصَرَکُمُ اللّٰہُ بِبَدۡرٍ وَّاَنۡتُمۡ اَذِلَّۃٌ

جلد 67

ایڈیٹر
منصور احمد

نائبین
قریشی محمد فضل اللہ
تنویر احمد ناصر ایم اے

ہفت روزہ بدر قادیان
The Weekly BADAR Qadian

شمارہ 8

شرح چندہ
سالانہ 550 روپے
بیرونی ممالک
بذریعہ ہوائی ڈاک
50 پاؤنڈ
یا 80 ڈالر امریکن
80 کینیڈین ڈالر
یا 60 یورو

www.akhbarbadrqadian.in

5 رجمادی الثانی 1439 ہجری قمری • 22 رتبلیغ 1397 ہجری شمسی • 22 رفروری 2018ء

اخبار احمدیہ

الحمد للہ سیّدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز بخیر و عافیت ہیں۔

حضور پُرنُور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے 16 رفروری 2018 کو مسجد بیت الفتوح لندن سے خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا۔ اس کا خلاصہ اسی شمارہ کے صفحہ 20 پر ملاحظہ فرمائیں۔

احباب کرام حضور انور کی صحت و تندرستی، درازئ عمر، مقاصد عالیہ میں کامیابی اور خصوصی حفاظت کیلئے دُعائیں جاری رکھیں، اللہ تعالیٰ حضور انور کا ہر آن حافظ و ناصر ہو اور تائید و نصرت فرمائے۔ آمین۔

میں اپنی چمکار دکھلاؤں گا اپنی قُدرت نمائی سے تجھ کو اُٹھاؤں گا۔ دنیا میں ایک نذیر آیا پر دُنیا نے اُس کو قبول نہ کیا لیکن خدا اُسے قبول کرے گا اور بڑے زور آور حملوں سے اُس کی سچائی ظاہر کر دیگا

خدا نے محض اپنی قدرت نمائی سے اس جماعت کو قائم کر دیا ہے ورنہ باوجود اس قدر قومی مخالفت کے یہ امر محالات میں سے تھا

ارشاداتِ عالیہ سیّدنا حضرت مسیح موعود و مہدی معہود علیہ الصّلوٰۃ و السّلام

۱۱۱- نشان- براہین احمدیہ میں ایک یہ پیشگوئی ہے۔ میں اپنی چمکار دکھلاؤں گا اپنی قُدرت نمائی سے تجھ کو اُٹھاؤں گا۔ دنیا میں ایک نذیر آیا پر دُنیا نے اُس کو قبول نہ کیا، لیکن خدا اُسے قبول کرے گا اور بڑے زور آور حملوں سے اُس کی سچائی ظاہر کر دیگا۔ اس پیشگوئی پر پچیس برس گزر گئے۔ یہ اُس زمانہ کی ہے جبکہ میں کچھ بھی نہیں تھا۔ اس پیشگوئی کا ماحصل یہ ہے کہ باعث سخت مخالفت بیرونی اور اندرونی کے کوئی ظاہری امید نہیں ہوگی کہ یہ سلسلہ قائم ہو سکے۔ لیکن خدا اپنے چمک دار نشانوں سے دنیا کو اِس طرف کھینچ لے گا اور میری تصدیق کے لئے زور آور حملے دکھائے گا۔ چنانچہ اُنہیں حملوں میں سے ایک طاعون ہے جس کی ایک مدّت پہلے خبر دی گئی تھی۔ اور اُنہیں حملوں میں زلزلے ہیں جو دنیا میں آرہے ہیں اور نہ معلوم اور کیا کیا حملے ہوں گے اور اس میں کیا شک ہے کہ جیسا کہ اس پیشگوئی میں بیان فرمایا ہے خدا نے محض اپنی قدرت نمائی سے اس جماعت کو قائم کر دیا ہے ورنہ باوجود اس قدر قومی مخالفت کے یہ امر محالات میں سے تھا کہ اس قدر جلدی سے کئی لاکھ انسان میرے ساتھ ہو جائیں اور مخالفوں نے بہتیری کوششیں کیں مگر خدا تعالیٰ کے ارادہ کے مقابل پر ایک پیش نہ گئی۔

۱۱۲- نشان- ہمارا ایک مقدمہ تحصیل بٹالہ ضلع گورداسپور میں چند موروثی اسامیوں پر تھا مجھے خواب میں بتلایا گیا کہ اس مقدمہ میں ڈگری ہوگی میں نے کئی لوگوں کے آگے وہ خواب بیان کی۔ منجملہ اُن کے ایک ہندو بھی تھا جو میرے پاس آمد و رفت رکھتا تھا اُس کا نام شرمپت ہے جو زندہ موجود ہے اُس کے پاس بھی میں نے یہ پیشگوئی بیان کر دی تھی کہ اس مقدمہ میں ہماری فتح ہوگی۔ بعد اس کے ایسا اتفاق ہوا کہ جس روز اس مقدمہ کا اخیر حکم سنایا جانا تھا ہماری طرف سے کوئی شخص حاضر نہ ہوا اور فریق ثانی جو شاید پندرہ یا سولہ آدمی تھے حاضر ہوئے۔ عصر کے وقت اُن سب نے واپس آکر بازار میں بیان کیا کہ مقدمہ خارج ہو گیا۔ تب وہی شخص مسجد میں میرے پاس دوڑتا آیا اور طنزاً کہا کہ لو صاحب آپ کا مقدمہ خارج ہو گیا۔ میں نے کہا کہ کس نے بیان کیا اُس نے جواب دیا کہ سب مدعاعلیہم آگئے ہیں اور بازار میں بیان کر رہے ہیں۔ یہ سُنتے ہی میں حیرت میں پڑ گیا کیونکہ خبر دینے والے پندرہ آدمی سے کم نہ تھے اور بعض اُن میں سے مسلمان اور بعض ہندو تھے۔ تب جو کچھ مجھ کو فکر اور غم لاحق ہوا اُس کو میں بیان نہیں کر سکتا۔ وہ ہندو تو یہ بات کہہ کر خوش خوش بازار کی طرف چلا گیا گویا اسلام پر حملہ کرنے کا ایک موقع اُس کو مل گیا مگر جو کچھ میرا حال ہوا اُس کا بیان کرنا طاقت سے باہر ہے عصر کا وقت تھا میں مسجد کے ایک گوشہ میں بیٹھ گیا اور دل سخت پریشان تھا کہ اب یہ ہندو ہمیشہ کے لئے یہ کہتا رہے گا کہ کس قدر دعویٰ سے ڈگری ہونے کی پیشگوئی کی تھی اور وہ جھوٹی نکلی۔ اتنے میں غیب سے ایک آواز گونج کر آئی اور آواز اس قدر بلند تھی کہ میں نے خیال کیا کہ باہر سے کسی آدمی نے آواز دی ہے۔ آواز کے یہ لفظ تھے کہ ڈگری ہو گئی ہے مسلمان ہے! یعنی کیا تو باور نہیں کرتا۔ تب میں نے اُٹھ کر مسجد کے چاروں طرف دیکھا تو کوئی آدمی نہ پایا۔ تب یقین ہو گیا کہ فرشتہ کی آواز ہے۔ میں نے اُس ہندو کو پھر اُسی وقت بلایا اور فرشتہ کی آواز سے اُس کو اطلاع دی مگر اُس کو باور نہ آیا۔ صبح میں خود بٹالہ کی تحصیل میں گیا اور تحصیلدار حافظ ہدایت علی نام ایک شخص تھا وہ اُس وقت ابھی تحصیل میں نہیں آیا تھا اُس کا مثل خواں متھرا داس نام ایک ہندو موجود تھا میں نے اُس سے دریافت کیا کہ کیا ہمارا مقدمہ خارج ہو گیا؟ اُس نے کہا کہ نہیں بلکہ ڈگری ہو گئی میں نے کہا کہ فریق مخالف نے قادیان میں جا کر یہ مشہور کر دیا ہے کہ مقدمہ خارج ہو گیا ہے اُس نے کہا کہ ایک طور سے انہوں نے بھی سچ کہا ہے، بات یہ ہے کہ جب تحصیلدار فیصلہ لکھ رہا تھا تو میں ایک ضروری حاجت کے لئے اس کی پیشی سے اُٹھ کر چلا گیا تھا۔ تحصیلدار نیا تھا اُس کو مقدمہ کی پیش و پس کی خبر نہ تھی۔ فریق مخالف نے ایک فیصلہ اُس کے روبرو پیش کیا جس میں موروثی آسامیوں کو بلا اجازت مالک کے اپنے اپنے کھیتوں سے درخت کاٹنے کا اختیار دیا گیا تھا۔ تحصیلدار نے اس فیصلہ کو دیکھ کر مقدمہ خارج کر دیا اور اُن کو رخصت کر دیا۔ جب میں آیا تو تحصیلدار نے وہ فیصلہ مجھے دیا کہ شامل مثل کرو جب میں نے اُس کو پڑھا تو میں نے تحصیلدار کو کہا کہ یہ تو آپ نے بڑی بھاری غلطی کی کیونکہ جس فیصلہ کی بنا پر آپ نے یہ حکم لکھا ہے وہ تو اپیل کے محکمہ سے منسوخ ہو چکا ہے۔ مدعاعلیہم نے شرارت سے آپ کو دھوکہ دیا ہے اور میں نے اُسی وقت محکمہ اپیل کا فیصلہ جو مثل سے شامل تھا اُن کو دکھلا دیا۔ تب تحصیلدار نے بلا توقف اپنا پہلا فیصلہ چاک کر دیا اور ڈگری کر دی۔ یہ ایک پیشگوئی ہے کہ ایک ہندوؤں کی جماعت اور کئی مسلمان اس کے گواہ ہیں اور وہی شرمپت اس کا گواہ ہے جو بہت خوشی سے یہ خبر لے کر میرے پاس آیا تھا کہ مقدمہ خارج ہو گیا فالحمد للہ علیٰ ذالك۔ خدا کے کام عجیب قدرتوں سے ظاہر ہوتے ہیں۔ اس پیشگوئی کی تمام وقعت اس سے پیدا ہوئی کہ ہماری طرف سے کوئی حاضر نہ ہوا اور تحصیلدار نے غلط فیصلہ فریق ثانی کو سنا دیا۔ دراصل یہ سب کچھ خدا نے کیا اگر ایسا نہ ہوتا تو یہ خاص عظمت اور وقعت پیشگوئی میں ہرگز پیدا نہ ہوتی۔

۱۱۳- نشان- براہین احمدیہ کی یہ پیشگوئی ہے کہ شَاتَانِ تُذۡبَحَانِ۔ وَکُلُّ مَنۡ عَلَیۡہَا فَانٍ۔ یعنی دو بکریاں ذبح کی جائیں گی اور ہر ایک جو زمین پر ہے آخر مرے گا۔ یہ پیشگوئی براہین احمدیہ میں درج ہے جو آج سے پچیس برس پہلے شائع ہو چکی ہے مجھے مُدّت تک اسکے معنے معلوم نہ ہوئے بلکہ اور اور جگہ کو محض اجتہاد سے اس کا مصداق ٹھہرایا لیکن جب مولوی صاحبزادہ عبداللطیف مرحوم اور شیخ عبدالرحمن اُن کے تلمیذ سعید امیر کابل کے ناحق ظلم سے قتل کئے گئے تب روز روشن کی طرح کھل گیا کہ اس پیشگوئی کے مصداق یہی دونوں بزرگ ہیں کیونکہ شاۃ کا لفظ نبیوں کی کتابوں میں صرف صالح انسان پر بولا گیا ہے اور ہماری تمام جماعت میں ابھی تک بجز اِن دونوں بزرگوں کے کوئی شہید نہیں ہوا اور جو لوگ ہماری جماعت سے باہر اور دین اور دیانت سے محروم ہیں اُن پر شاۃ کا لفظ اطلاق نہیں پا سکتا۔ اور پھر اس پر اور قرینہ یہ ہے کہ اس الہام کے ساتھ یہ دوسرا فقرہ ہے کہ لَا تَہِنُوۡا وَلَا تَحۡزَنُوۡا جس سے ثابت ہوتا ہے کہ یہ ایسی موتیں ہوں گی جو ہمارے غم اور حزن کا موجب ہوں گی اور ظاہر ہے کہ دشمن کی موت سے کوئی غم نہیں ہو سکتا اور جب صاحبزادہ مولوی عبداللطیف شہید اسی جگہ قادیان میں تھے اُس وقت بھی اُن کے بارہ میں یہ الہام ہوا تھا قُتِلَ خَیۡبَۃً وَزِیۡدَ ہَیۡبَۃً یعنی مخالفوں سے نومید ہونے کی حالت میں قتل کیا جائے گا اور اُس کا مارا جانا بہت ہیبت ناک ہوگا۔

(حقیقۃ الوحی، روحانی خزائن، جلد 22، صفحہ 272)

جمیل احمد ناصر، پرنٹر و پبلشر نے فضل عمر پرنٹنگ پریس قادیان میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا: پروپرائٹر، نگران بدر بورڈ قادیان

آفس سے باہر جماعتی کاموں کے علاوہ مربیان کو دن بھر اپنے آفس میں ہی رہنا چاہئے
یہ بات مقامی احمدیوں کیلئے بہت اہمیت کی حامل ہے کہ وہ اپنے مربیان سے کسی وقت بھی مل سکیں

آپ کو کبھی بھی وقت ضائع نہیں کرنا چاہئے، اپنے علم میں اضافہ کریں، بالخصوص حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تفسیر پڑھیں اور پھر دوبارہ پڑھیں اور باقاعدگی سے The Essence of Islam کا مطالعہ کریں، جو بھی یہ سمجھتا ہے کہ جامعہ سے فارغ التحصیل ہونے کے بعد وہ عالم ہو چکا ہے وہ غلطی پر ہے

اللہ تعالیٰ آپ کے ہر قدم اور ہر کام کو دیکھ رہا ہے، پس اپنی ذمہ داریوں کو ایمانداری اور دیانتداری کے ساتھ ادا کرنے کی کوشش کرتے رہیں

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی مبلغین سلسلہ کو اہم نصائح

(مکرم عابد وحید خان صاحب کی ڈائری میں سے ایک مختصر انتخاب)

امریکہ سے تعلق رکھنے والے نَو جوان مربیان پر مشتمل ایک وفد کی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ میٹنگ

21راگست 2016ء کو امریکہ سے تعلق رکھنے والے نو جوان مربیان پر مشتمل ایک وفد کی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے ملاقات ہوئی۔ یہ تمام مربیان جامعہ احمدیہ کینیڈا سے فارغ التحصیل مربیان تھے اور اُنہیں ہدایت تھی کہ وہ اِس سال جلسہ سالانہ یُو.کے کیلئے آئیں۔

میٹنگ کے دوران مَیں نے دیکھا کہ حضور انور مربیان سے کتنا پیار کرتے ہیں۔ حضور انور نے انہیں ایک گھنٹہ سے زائد وقت دیا تا کہ جو بھی سوالات ان کے ذہنوں میں ہیں، کوئی بھی مسئلے ہیں یا کوئی بھی پریشانی اُنہیں لاحق ہے وہ اس بارہ میں حضور سے کھل کے بات کر سکیں۔ حضور انور نے ان کی رہنمائی فرمائی اور انہیں ہدایات سے نوازا کہ انہیں کس طرح اپنے کاموں کو سرانجام دینا چاہئے۔

☆ صلوٰۃ کے حوالہ سے ہدایت دیتے ہوئے حضور انور نے فرمایا: آپ کو چاہئے کہ تمام افرادِ جماعت کو تلقین کریں کہ وہ نمازِ فجر مسجد میں ادا کریں۔ خاص طور پر اُن افراد کو جو مسجد کے قریب رہتے ہیں۔ آپ کو دیکھنا چاہئے کہ کِن کِن افراد کے پاس گاڑیوں میں جگہ ہے اور اُن میں سے کون دوسروں کو نماز پر لے جا سکتے ہیں۔

ایک اَور مربی کو حضور انور نے فرمایا: اگر کوئی بھی شخص نماز فجر کے لئے مسجد میں نہیں آتا پھر بھی آپ مسجد جائیں اور مسجد کے دروازے کھولیں اور اپنی نماز مسجد میں ہی ادا کریں۔ آپ کو لازمًا دوسروں کے لئے نمونہ بننا چاہئے۔

☆ حضور انور نے اس بات کی اہمیت بھی واضح فرمائی کہ آفس سے باہر جماعتی کاموں کے علاوہ مربیان کو دن بھر اپنے آفس میں ہی رہنا چاہئے۔ حضور انور نے فرمایا کہ یہ بات مقامی احمدیوں کیلئے بہت اہمیت کی حامل ہے کہ وہ اپنے مربیان سے کسی وقت بھی مِل سکیں۔

☆ مربیان کو عمومی ہدایات سے نوازتے ہوئے حضور انور نے فرمایا: آپ کو کم از کم تین ماہ قبل اپنے کاموں کو حتمی شکل دینی چاہئے اور اُن جماعتوں کو بار بار نوٹس دینا چاہئے جن کا آپ نے وِزٹ کرنا ہے تا کہ وہ بھی صحیح منصوبہ بندی کے ساتھ تقریبات کی تیاری کر سکیں جس کا بالآخر اُنہیں کو فائدہ ہوگا۔ آپ کو اس لئے جماعتوں میں نہیں بھیجا جاتا کہ آپ مقامی جماعتوں میں بتائے بغیر جائزہ لینے کے لئے جائیں بلکہ آپ کو اُن کی تربیت کے لئے، اُن کی رہنمائی کے لئے اور اُن کی مدد کے لئے وہاں بھیجا جاتا ہے۔

☆ حضور انور نے مزید فرمایا: مربی ہونے کی حیثیت سے آپ کو کبھی بھی وقت ضائع نہیں کرنا چاہئے۔ اس کے برعکس اگر آپ کے پاس وقت ہے تو اُسے کسی تعمیری کام کے لئے صرف کرنا چاہئے، کچھ پڑھیں اور اپنے علم میں اضافہ کریں۔ بالخصوص حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ و السلام کی تفسیر پڑھیں اور پھر دوبارہ پڑھیں اور باقاعدگی سے The Essence of Islam کا مطالعہ کریں۔ ذاتی مطالعہ کے بغیر آپ وہ باتیں بھی بھول جائیں گے جو آپ کو پہلے سے ہی پتا ہیں۔ جو بھی یہ سمجھتا ہے کہ جامعہ سے فارغ التحصیل ہونے کے بعد وہ عالم ہو چکا ہے وہ غلطی پر ہے۔

☆ ایک مربی نے حضور انور سے عرض کی کہ جامعہ احمدیہ برطانیہ کے طلباء اور فارغ التحصیل مربیان کا حضور انور سے ایک 'خاص' تعلق ہے اور انہوں نے دوسرے ممالک سے فارغ التحصیل مربیان کی نسبت حضور انور سے زیادہ اور باقاعدگی سے ملاقات کا شرف حاصل کیا ہے۔

اس پر حضور انور نے فرمایا: اس کمرے میں بھی بعض جامعہ احمدیہ کینیڈا سے فارغ التحصیل مربیان بیٹھے ہیں جن سے میرا خاص تعلق ہے۔ آپ میں سے بعض باقاعدگی سے مجھے ذاتی طور پر لکھتے ہیں مگر آپ میں سے بعض بے قاعدہ ہیں۔

میٹنگ جاری رہی اور ایک موقع پر حضور انور نے نہایت خوبصورت انداز میں فرمایا: خواہ آپ کا میرے سے کوئی ذاتی تعلق ہو یا نہ ہو، آپ کو ہمیشہ یاد رکھنا چاہئے کہ میں آپ میں سے ہر ایک کے لئے دعا کرتا ہوں۔

جامعہ احمدیہ کینیڈا کے فارغ التحصیل مربیان کی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ میٹنگ

اسی روز سہ پہر جامعہ احمدیہ کینیڈا سے سال 2016ء میں فارغ التحصیل ہونے والے مربیان کی حضور انور کے ساتھ میٹنگ ہوئی۔ یہ مربیان حضور انور کی ہدایت پر افریقہ جانے والے تھے تا کہ وہ وہاں کی مقامی جماعتوں میں جائیں اور چند ہفتوں کے لئے تربیت حاصل کر سکیں۔

☆ حضور انور نے مجموعی طور پر مربیان کو ہدایات دیتے ہوئے فرمایا: آج کی اس میٹنگ کا بنیادی مقصد آپ سے آشنائی حاصل کرنا ہے۔ لیکن چونکہ آپ عنقریب افریقہ جانے والے ہیں اس لئے مَیں آپ کو بعض نصائح کرنا چاہتا ہوں۔ یاد رکھیں، اگر آپ افریقہ کے لوگوں سے پیار محبت سے پیش آئیں گے اور اُن سے اچھا سلوک کریں گے تو وہ آپ کی خاطر مرنے کے لئے بھی تیّار ہوں گے۔ لیکن اگر آپ کسی قسم کی افسری دکھائیں گے تو وہ آپ کا ساتھ نہیں دیں گے اور وہ غصّے میں آ جائیں گے۔

حضور انور نے مزید فرمایا: جب آپ دُور افتادہ دیہات میں جائیں تو treated پانی پینے کی کوشش کریں یا کم از کم اس بات کی پوری طرح تسلّی کر لیں کہ جو پانی آپ پی رہے ہیں وہ اُبلا ہوا ہو۔ اس کے علاوہ آپ کو مقامی کھانا کھانا چاہئے اور مقامی لوگوں اور جماعتوں سے ملنا جلنا چاہئے۔

حضور انور نے اپنا ایک ذاتی واقعہ بیان کرتے ہوئے فرمایا: افریقہ میں رہن سہن کا معیار اب بہت بہتر ہو چکا ہے۔ لیکن جب مَیں وہاں تھا تو کبھی کبھی مجھے باہر بھی سونا پڑتا تھا۔ اس لئے اگر موقع ملے تو آپ کو بھی کم از کم ایک دفعہ باہر سونا چاہئے۔

حضور انور نے اس میٹنگ کو اِن الفاظ کے ساتھ ختم فرمایا: افریقہ کے لوگ آپ کو دیکھیں گے اور آپ کے نمونے پر چلیں گے۔ پس اگر آپ فجر کے وقت سوتے رہیں گے تو وہ یہ گمان کریں گے کہ فجر کے وقت سونا سب لوگوں کے لئے جائز ہے۔ آپ اَب مربی ہیں۔ اس لئے ہمیشہ یاد رکھیں کہ اللہ تعالیٰ آپ کے ہر قدم اور ہر کام کو دیکھ رہا ہے۔ پس اپنی ذمہ داریوں کو ایمانداری اور دیانتداری کے ساتھ ادا کرنے کی کوشش کرتے رہیں۔

حضور انور کے پُر حکمت الفاظ

اسی روز شام کو مجھے حضور انور سے ملاقات کرنے کا شرف ملا اور مَیں نے حضور انور کو بتایا کہ برطانیہ کے ایک معروف انتہا پسند مسلمان عالم کو دہشتگرد کارروائیوں کی وجہ سے سزا سنائی گئی ہے۔ اور میڈیا والے مسلسل ہمارے ساتھ رابطے میں تھے اور وہ پوچھ رہے تھے کہ کیا ہم اس پر خوش اور مطمئن ہیں کہ اُسے سزا سنائی گئی ہے؟ مجھے یقین تھا کہ حضور انور مجھے کہیں گے کہ ہم خوش ہیں کیونکہ وہ دہشتگرد تھا۔ لیکن حضور انور کا جواب اس سے مختلف تھا اور مَیں کبھی تصوّر بھی نہیں کر سکتا تھا کہ حضور اتنا خوبصورت جواب دیں گے۔

حضور انور نے فرمایا: ہم اس پر کبھی بھی خوش نہیں ہو سکتے کیونکہ اس کی سزا کا مطلب یہ ہے کہ ایک مسلمان نے ملکی قوانین کی خلاف ورزی کی ہے اور اُس نے نفرت اور دہشتگردی پھیلائی ہے اور اُس نے یہ سب کچھ اسلام کے نام پر کیا ہے۔ پھر ہم آج کس طرح خوش ہو سکتے ہیں؟ ہم اس خبر سے کس طرح مطمئن ہو سکتے ہیں؟

حضور انور نے مزید فرمایا: یقیناً یہ بات اچھی ہے کہ اُسے اب قانون کی گرفت میں لایا گیا ہے اور مَیں امید کرتا ہوں کہ یہ دوسرے انتہا پسند لوگوں کے لئے بھی ایک تنبیہ ہوگی اور اُن لوگوں کے لئے بھی جو انتہا پسندی کی طرف مائل ہیں۔ لیکن پھر بھی ہم کبھی خوش نہیں ہو سکتے کہ اسلام کے پاکیزہ نام کو ایک بار پھر بدنام کیا گیا۔ ہم کبھی خوش نہیں ہو سکتے کہ یہ شخص نفرتیں پھیلاتا تھا اور دوسرے مسلمانوں کو بھی تشدد کی طرف انگیخت کرتا تھا۔

جلسہ سالانہ یُو.کے 2016ء سے پہلے اور بعد میں کُل دو ہفتوں میں مَیں نے خلافت کی برکات کا بار بار مشاہدہ کیا۔ حضور انور نے ذاتی طور پر ہزاروں احمدیوں کو ملاقات کا شرف بخشا۔ جلسہ سالانہ کے تینوں دن حضور انور نے خطابات ارشاد فرمائے، دوسرے ملکوں سے آنے والے متعدد وفود نے حضور انور سے ملاقات کا شرف پایا۔ حضور انور نے کئی میڈیا انٹرویوز دیئے اور ساتھ ساتھ مختلف عہدیداروں، کارکنوں اور رضا کاروں کو مسلسل ہدایات سے نوازا۔ سب سے بڑھ کر یہ کہ حضور کے الفاظ، حضور کا پیار، حضور کی شفقت اور حضور کے کرم نے ہر قومیت سے تعلق رکھنے والے لوگوں کو چُھوا۔ خلافت کی برکات کبھی ختم نہیں ہوں گی، عالمگیر سطح پر ان کا مشاہدہ ہو رہا ہے اور ہمیشہ ہوتا رہے گا۔

(بشکریہ اخبار الفضل انٹرنیشنل 2رفروری 2018، صفحہ 9)

خطبہ جمعہ

سورۃ المومن کی ابتدائی چار آیات اور آیت الکرسی کی صبح و شام تلاوت کرنے والے کیلئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اس بشارت کا تذکرہ کہ ایسا شخص اللہ تعالیٰ کی حفاظت میں رہے گا

قرآن و حدیث اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ارشادات کی روشنی میں ان آیات کی پُر معارف تفسیر اور اسکی روشنی میں افراد جماعت کو نہایت اہم تاکیدی نصائح

جب ان آیات کے پڑھنے کا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تو صرف پڑھنے سے کچھ نہیں ہوگا بلکہ عملی حالت بھی بہتر کرنی ہوگی

ان آیات میں مذکور اللہ تعالیٰ کی صفات کے مضامین کا پُر لطف بیان اور ان صفاتِ الٰہیّہ کے فیض کو حاصل کرنے کے طریق کی طرف رہنمائی

توبہ و استغفار اور شفاعت کے مضمون کی حقیقت کا بصیرت افروز تذکرہ

ان آیات کا صرف پڑھنا ہی کافی نہیں ہے بلکہ ان کے مضمون پر غور کرتے ہوئے ان باتوں کو اپنانے کی بھی ضرورت ہے اور وہ فہم و ادراک حاصل کرنے کی بھی ضرورت ہے جو ان آیتوں کے بارہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ قرآن کریم نے کئی جگہ اس کی وضاحت کی اور پھر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اس کو کھول کر ہمارے سامنے رکھا۔ اگر یہ باتیں ہوں گی تو پھر انسان خدا تعالیٰ کے فضل سے اُس کی حفاظت میں رہے گا۔ اللہ تعالیٰ اس کے مطابق ہمیں اپنی زندگیاں گزارنے کی توفیق عطا فرمائے

مکرمہ عابدہ بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم پروفیسر عبدالقادر ڈاہری صاحب آف نوابشاہ کی وفات، مرحومہ کا ذکر خیر اور نماز جنازہ غائب

خطبہ جمعہ سیدنا امیر المومنین حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ مورخہ 2؍فروری 2018ء بمطابق 2؍تبلیغ 1397 ہجری شمسی بمقام مسجد بیت الفتوح، مورڈن، لندن (یو.کے)

(خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ بدر ادارہ الفضل انٹرنیشنل لندن کے شکریہ کے ساتھ شائع کر رہا ہے)

اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ

اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ۔ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ۔ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ۔ مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ۔ اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَاِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ۔ اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ۔ صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ ۙ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ۔

حٰمٓ ○ تَنْزِيْلُ الْكِتٰبِ مِنَ اللّٰهِ الْعَزِيْزِ الْعَلِيْمِ ○ غَافِرِ الذَّنْۢبِ وَقَابِلِ التَّوْبِ شَدِيْدِ الْعِقَابِ ۙ ذِي الطَّوْلِ ؕ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ؕ اِلَيْهِ الْمَصِيْرُ ○ (المومن: 2 تا 4)

اَللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۚ اَلْحَيُّ الْقَيُّوْمُ ۚ لَا تَاْخُذُهٗ سِنَةٌ وَّلَا نَوْمٌ ؕ لَهٗ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ ؕ مَنْ ذَا الَّذِيْ يَشْفَعُ عِنْدَهٗٓ اِلَّا بِاِذْنِهٖ ؕ يَعْلَمُ مَا بَيْنَ اَيْدِيْهِمْ وَمَا خَلْفَهُمْ ۚ وَلَا يُحِيْطُوْنَ بِشَيْءٍ مِّنْ عِلْمِهٖٓ اِلَّا بِمَا شَآءَ ۚ وَسِعَ كُرْسِيُّهُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ ۚ وَلَا يَئُوْدُهٗ حِفْظُهُمَا ۚ وَهُوَ الْعَلِيُّ الْعَظِيْمُ ○ (البقرۃ: 256)

ان آیات کا ترجمہ ہے کہ اللہ کے نام کے ساتھ جو بے انتہا رحم کرنے والا بن مانگے دینے والا بار بار رحم کرنے والا ہے۔ حمید ہے مجید ہے۔ صاحبِ حمد صاحبِ مجد۔ اس کتاب کا اتارا جانا اللہ کامل غلبہ والے اور کامل علم والے کی طرف سے ہے جو گناہوں کو بخشنے والا اور توبہ قبول کرنے والا پکڑ میں سخت اور بہت عطا اور وسعت والا ہے۔ اس کے سوا کوئی معبود نہیں اسی کی طرف لَوٹ کر جانا ہے۔

دوسری آیت آیۃ الکرسی ہے۔ اس کا ترجمہ ہے کہ اللہ، اُس کے سوا اور کوئی معبود نہیں۔ ہمیشہ زندہ رہنے والا اور قائم بالذات ہے۔ اُسے نہ تو اونگھ پکڑتی ہے اور نہ نیند۔ اُسی کیلئے ہے جو آسمانوں میں ہے اور جو زمین میں ہے۔ کون ہے جو اُس کے حضور شفاعت کرے مگر اس کے اِذن کے ساتھ۔ وہ جانتا ہے جو اُن کے سامنے ہے اور جو اُن کے پیچھے ہے اور وہ اس کے علم کا کچھ بھی احاطہ نہیں کر سکتے مگر جتنا وہ چاہے۔ اس کی بادشاہت آسمانوں اور زمین پر مُمتد ہے۔ ان دونوں کی حفاظت اسے تھکاتی نہیں اور وہ بہت بلند شان اور بڑی عظمت والا ہے۔ یہ آیات سورۃ المؤمن کی پہلی چار آیات ہیں۔ یہ بسم اللہ سمیت چار آیات ہیں اور ایک آیت جیسا کہ میں نے کہا آیۃ الکرسی ہے جو سورۃ البقرۃ کی آیت ہے۔

ان آیات میں اللہ تعالیٰ کی بعض صفات کا ذکر کیا گیا ہے اور اس کی شان اور عظمت بیان کی گئی ہے۔ ان آیات کی اہمیت کے بارے میں احادیث میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ملتا ہے۔ حضرت ابو ہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس نے صبح کے وقت حٰم۔ المؤمن سے لے کر اِلَيْهِ الْمَصِيْرُ تک پڑھا اور آیۃ الکرسی بھی پڑھی تو ان دونوں کے ذریعہ سے اس کے شام کرنے تک کی حفاظت کی جائے گی اور جس نے یہ دونوں شام کے وقت پڑھیں تو ان کے ذریعہ اس کے صبح کرنے تک حفاظت کی جائے گی۔

(سنن الترمذی، ابواب فضائل القرآن، باب ماجاء فی سورۃ البقرۃ و آیۃ الکرسی، حدیث 2879)

حٰم جو ہے سورۃ المؤمن کی دوسری آیت ہے۔ پہلی بسم اللہ الرحمن الرحیم ہے۔ رحمن اور رحیم کی ترجمہ سے وضاحت ہوگئی۔ پھر حٰم ہے جو حروف مقطعات ہیں۔ یہ جو فرمایا حٰم۔ یہ حمید اور مجید کے الفاظ ہیں۔ حمید کا مطلب ہے وہ جو تعریف کے قابل اور حقیقی تعریف اسی کو زیبا ہے۔ یعنی خدا تعالیٰ ہی ہے جو صاحبِ حمد ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام حمد کے لفظ کی وضاحت کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ: ''واضح ہو کہ حمد اس تعریف کو کہتے ہیں جو کسی مستحقِ تعریف کے اچھے فعل پر کی جائے۔ نیز ایسے انعام کنندہ کی مدح کا نام ہے جس نے اپنے ارادہ سے انعام کیا ہو اور اپنی مشیّت کے مطابق احسان کیا ہو۔'' اور فرمایا ''اور حقیقتِ حمد کماحقّہٗ صرف اسی ذات کے لئے متحقق ہوتی ہے جو تمام فیوض و انوار کا مبدء ہو اور علی وجہ البصیرت کسی پر احسان کرے نہ کہ غیر شعوری طور پر یا کسی مجبوری سے''۔ حمد اسی کی کی جاتی ہے، حقیقی حمد کا وہی حقدار ہے جو احسان کسی وجہ سے نہیں، مجبوری سے نہیں کرتا بلکہ بے شمار احسانات کرتا چلا جاتا ہے اور فرمایا کہ ''حمد کے یہ معنی صرف خدائے خبیر و بصیر کی ذات میں ہی پائے جاتے ہیں اور وہی محسن ہے اور اوّل و آخر میں سب احسان اسی کی طرف سے ہیں اور سب تعریف اسی کے لئے ہے اِس دنیا میں بھی اور اُس دنیا میں بھی۔ اور ہر حمد جو اس کے غیروں کے متعلق کی جائے اس کا مرجع بھی وہی ہے۔''

(ماخوذ از اعجاز المسیح مترجم، صفحہ 97، مطبوعہ نظارت اشاعت ربوہ)

یعنی اگر کسی غیر کے متعلق حمد کی جاتی ہے تو وہ جو دوسروں کو تعریف کے قابل بنایا ہے یا اس قابل بنایا کہ انہوں نے کوئی ایسا کام کیا جس کی تعریف کی جائے تو وہ بھی اللہ تعالیٰ کا ہی فیض ہے۔ اللہ تعالیٰ ہی نے انہیں توفیق دی کہ وہ ایسا کام کریں جس سے ان کی تعریف ہو۔

حمد کے لفظ کی وضاحت فرماتے ہوئے مزید آپ نے فرمایا کہ: ''حمد اس تعریف کو کہتے ہیں جو کسی صاحب اقتدار شریف ہستی کے اچھے کاموں پر اس کی تعظیم و تکریم کے ارادے سے زبان سے کی جائے اور کامل ترین حمد ربِّ جلیل سے مخصوص ہے اور ہر قسم کی حمد کا مرجع خواہ وہ تھوڑی ہو یا زیادہ ہمارا وہ رب ہے جو گمراہوں کو ہدایت دینے والا اور ذلیل لوگوں کو عزت بخشنے والا ہے۔ اور وہ محمودوں کا محمود ہے۔''

(کرامات الصادقین مترجم، صفحہ 133، مطبوعہ نظارت اشاعت ربوہ)

یعنی وہ ہستیاں جو خود قابل حمد ہیں (قابل تعریف ہیں) وہ سب اس کی حمد میں لگی ہوئی ہیں۔ پھر آپ نے اسی لفظ حمد کی وضاحت کرتے ہوئے مزید فرمایا کہ: ''لفظ حمد میں ایک اور اشارہ بھی ہے اور وہ یہ کہ اللہ تبارک و تعالیٰ فرماتا ہے کہ اے (میرے) بندو! میری صفات سے مجھے شناخت کرو اور میرے کمالات سے مجھے پہچانو۔ میں ناقص ہستیوں کی مانند نہیں بلکہ میری حمد (کا مقام) انتہائی مبالغہ سے حمد کرنے والوں سے بڑھ کر ہے اور تم آسمانوں اور زمینوں میں کوئی قابل تعریف صفات نہیں پاؤ گے جو تمہیں میری ذات میں نہ مل سکیں۔ اور اگر تم میری قابلِ حمد صفات کو شمار کرنا چاہو تو تم ہرگز انہیں نہیں گن سکو گے۔ اگرچہ تم کتنا ہی جان توڑ کر سوچو اور اپنے کام میں مستغرق ہونے والوں کی طرح ان صفات کے بارے میں کتنی ہی تکلیف

اٹھاؤ۔ خوب سوچو! کیا تمہیں کوئی ایسی حمد نظر آتی ہے جو میری ذات میں نہ پائی جاتی ہو؟ کیا تمہیں ایسے کمال کا سراغ ملتا ہے جو مجھ سے اور میری بارگاہ سے بعید ہو؟ اور اگر تم ایسا گمان کرتے ہو تو تم نے مجھے پہچانا ہی نہیں اور تم اندھوں میں سے ہو۔‘‘ (پس ہر حمد اللہ تعالیٰ ہی کو زیبا ہے) فرمایا ’’بلکہ یقیناً مَیں (اللہ تعالیٰ) اپنی ستودہ صفات اور اپنے کمالات سے پہچانا جاتا ہوں اور میری موسلا دھار بارش کا پتہ میری برکات کے بادلوں سے ہوتا ہے۔ پس جن لوگوں نے مجھے تمام صفاتِ کاملہ اور تمام کمالات کا جامع یقین کیا اور انہوں نے جہاں جو کمال بھی دیکھا اور اپنے خیال کی انتہائی پرواز تک انہیں جو جلال بھی نظر آیا انہوں نے اسے میری طرف ہی نسبت دی اور ہر عظمت جو اُن کی عقلوں اور نظروں میں نمایاں ہوئی اور ہر قدرت جو اُن کے افکار کے آئینہ میں انہیں دکھائی دی انہوں نے اسے میری طرف ہی منسوب کیا۔ پس یہ ایسے لوگ ہیں جو میری معرفت کی راہوں پر گامزن ہیں۔ حق ان کے ساتھ ہے اور وہ کامیاب ہونے والے ہیں۔‘‘

فرمایا کہ ’’پس اللہ تعالیٰ تمہیں عافیت سے رکھے۔ اٹھو! خدائے ذوالجلال کی صفات کی تلاش میں لگ جاؤ اور دانشمندوں اور غور و فکر کرنے والوں کی طرح ان میں سوچ و بچار اور اِمعانِ نظر سے کام لو۔‘‘ (یعنی گہری نظر سے کام لو۔ کیونکہ حمد کی صفت کا ادراک ہونے سے ہی باقی صفات کا بھی ادراک ہوتا ہے یا ہو سکتا ہے۔) فرمایا کہ ’’اچھی طرح دیکھ بھال کرو اور کمال کے ہر پہلو پر گہری نظر ڈالو اور اس عالم کے ظاہر میں اور اس کے باطن میں اسے اس طرح تلاش کرو جیسے ایک حریص انسان بڑی رغبت سے اپنی خواہشات کی تلاش میں لگا رہتا ہے‘‘۔ (اللہ تعالیٰ کے فضلوں کو جاننے کے لئے، اس کی صفات کو جاننے کے لئے، اس کی حمد کرنے کے لئے، راستے تلاش کرنے کے لئے بڑی کوشش کرو۔ ایک حریص انسان کی طرح کوشش کرو) فرمایا کہ ’’پس جب تم اس کے کمالِ تام کو پہنچ جاؤ اور اس کی خوشبو پالو تو گویا تم نے اسی کو پالیا اور یہ ایسا راز ہے جو صرف ہدایت کے طالبوں پر ہی کھلتا ہے۔ پس یہ تمہارا ربّ اور تمہارا آقا ہے جو خود کامل ہے اور تمام صفات کاملہ اور محامد کا جامع ہے۔‘‘

(ماخوذ از کرامات الصادقین مترجم، صفحہ 135 تا 137، مطبوعہ نظارت اشاعت ربوہ)

ساری حمد، ساری تعریفیں یا تعریف کے قابل چیزیں اسی میں جمع ہیں۔ پس اللہ تعالیٰ کے صاحبِ حمد ہونے کا یہ ادراک ہے جو ہمیں حاصل ہونا چاہئے تا کہ اللہ تعالیٰ کی باقی صفات کو بھی ہم پہچان سکیں۔

پھر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ وہ مجید ہے۔ صاحبِ مجد ہے۔ بزرگی والا ہے۔ اللہ تعالیٰ کی بزرگی وہ بزرگی نہیں ہے جو ہم انسانوں کے بارے میں کہہ دیتے ہیں کہ بڑا بزرگ ہے یا بڑی عمر کے لوگوں کو لوگ کہہ دیتے ہیں کہ بزرگ ہو گئے۔ بلکہ اللہ تعالیٰ کے لئے اس کا یہ مطلب ہے کہ وہ بہت ہی قابل تعریف اور بلند شان والا ہے جس تک کوئی نہیں پہنچ سکتا۔ وہ جس کے فیض کی کوئی انتہا نہیں ہے۔ جو دیتا ہے اور دیتا چلا جاتا ہے، کبھی نہیں تھکتا۔ پس آیت پڑھتے ہوئے اللہ تعالیٰ کے صاحبِ مجد ہونے کے یہ معنی سامنے ہونے چاہئیں۔ پہلے حمد کے معنی پھر اس کے مجید ہونے کے معنی۔

پھر فرمایا کہ وہ عزیز ہے۔ یعنی وہ طاقتوں کا مالک ہے۔ سب طاقتوروں سے زیادہ طاقتور ہے۔ وہ ناقابل شکست ہے۔ اسے شکست دینا ناممکن ہے۔ سب عزّتیں اسی کی ہیں۔ اس کی قدر و قیمت کا کوئی شمار ہی نہیں ہے۔ وہ ہر چیز پر غالب ہے۔ اس جیسا کوئی ہو ہی نہیں سکتا۔ یہ ہے عزیز کے معنی۔

پھر فرمایا وہ علیم ہے۔ یعنی وہ ہر چیز کا علم رکھنے والا ہے۔ اس چیز کا بھی جو ہو چکی ہے اور اس بات کا بھی جو آئندہ ہونے والی ہے۔ جس سے کوئی چیز چھپی ہوئی نہیں ہے جس کا علم مکمل طور پر ہر چیز پر حاوی ہے۔ پس یہ وہ خدا ہے جس نے یہ کتاب اتاری ہے یعنی قرآن کریم اور جس نے یہ آخری شریعت اتاری ہے۔ اس نے ہر زمانے کی ضروریات کا علم اس میں مہیا کر دیا اور اب ہر قسم کی حفاظت اور غلبہ اس پر حقیقی رنگ میں عمل کرنے سے ہوگا اور ہو سکتا ہے۔

پھر فرمایا وہ غَافِرُ الذَّنْب ہے۔ گناہوں کو بخشنے والا ہے۔ پس اس کے آگے جھکتے ہوئے گناہوں کی بخشش مانگنی چاہئے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اس کی بہت جگہ وضاحت فرمائی ہے کہ اپنے گناہوں کی ہمیشہ بخشش مانگتے رہنا چاہئے۔ آپ نے ایک مرتبہ فرمایا کہ انسان کو جو روشنی عطا ہوتی ہے وہ عارضی ہوتی ہے۔ یعنی کوئی بھی دینی روحانی روشنی عطا ہوتی ہے تو وہ عارضی ہوتی ہے۔ اسے ہمیشہ اپنے ساتھ رکھنے کیلئے استغفار کی ضرورت ہوتی ہے۔ آپ نے فرمایا کہ ’’انبیاء جو استغفار کرتے ہیں اس کی بھی یہی وجہ ہوتی ہے کہ وہ ان باتوں سے آگاہ ہوتے ہیں اور ان کو خطرہ لگا رہتا ہے کہ نور کی جو چادر ہمیں عطا کی گئی ہے ایسا نہ ہو کہ وہ چھن جاوے‘‘ فرمایا کہ ’’استغفار کے یہی معنی ہوتے ہیں کہ موجودہ نور جو خدا تعالیٰ سے حاصل ہوا ہے وہ محفوظ رہے اور زیادہ اور ملے۔‘‘ فرمایا کہ ’’اس کی تحصیل کیلئے‘‘ (اسے حاصل کرنے کیلئے) ’’پنجگانہ نماز بھی ہے‘‘۔ مغفرت کو حاصل کرنے کیلئے، اس نور کو حاصل کرنے کیلئے نماز بھی اسی کا حصہ ہے۔ کیونکہ نماز میں بھی انسان گناہوں سے توبہ کرتا ہے۔ معافی مانگتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کی بخشش مانگتا ہے۔ فرمایا ’’تا کہ ہر روز دل کھول کھول کر خدا تعالیٰ سے مانگ لیوے۔ جسے بصیرت ہے وہ جانتا ہے کہ نماز ایک معراج ہے اور وہ نماز ہی کی تضرع اور ابتہال سے بھری ہوئی دعا ہے جس سے یہ امراض سے رہائی پا سکتا ہے۔‘‘

(ماخوذ از ملفوظات، جلد 7، صفحہ 124 تا 125، ایڈیشن 1985ء مطبوعہ انگلستان)

یعنی روحانی اور جسمانی ہر قسم کے امراض کے لئے دعاؤں کی ضرورت ہے۔ اور دعاؤں میں استغفار کی ضرورت ہے اور نماز بھی اسی کا حصہ ہے۔ پس جب ان آیات کے پڑھنے کا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تو صرف پڑھنے سے کچھ نہیں ہوگا بلکہ عملی حالت بھی بہتر کرنی ہوگی۔ اپنی طرف توجہ رکھنی ہوگی کہ کس طرح ہم نے استغفار کرنی ہے۔ کس طرح ہم نے اپنی نمازوں کی حفاظت کرنی ہے تا کہ پھر ہماری بھی حفاظت ہو۔ آپ نے استغفار کی مزید وضاحت فرماتے ہوئے ایک موقع پر فرمایا کہ: ’’اِستغفار کے یہی معنی ہیں کہ ظاہر میں کوئی گناہ سرزد نہ ہو اور گناہوں کے کرنے والی قوّت ظہور میں نہ آوے۔‘‘ یعنی وہ گناہ جس چیز سے سرزد ہو سکتے ہیں وہ موقع ہی پیدا نہ ہو اور وہ طاقت ہی پیدا نہ ہو۔ فرمایا کہ ’’انبیاء کے استغفار کی بھی یہی حقیقت ہے کہ وہ ہوتے تو معصوم ہیں مگر وہ استغفار اس واسطے کرتے ہیں کہ تا آئندہ وہ قوت ظہور میں نہ آوے۔ اور عوام کے واسطے استغفار کے دوسرے معنی بھی لئے جاویں گے‘‘ (عام آدمی کے لئے استغفار کے معنی یہ بھی ہیں) ’’کہ جو جرائم اور گناہ ہو گئے ہیں ان کے بدنتائج سے خدا بچائے رکھے اور ان گناہوں کو معاف کر دے اور ساتھ ہی آئندہ گناہوں سے محفوظ رکھے‘‘۔ فرمایا ’’بہرحال یہ انسان کے لئے لازمی امر ہے وہ استغفار میں ہمیشہ مشغول رہے۔‘‘ فرمایا کہ ’’یہ جو قحط اور طرح طرح کی بَلائیں دنیا میں نازل ہوتی ہیں ان کا مطلب یہی ہوتا ہے کہ لوگ استغفار میں مشغول ہو جائیں۔‘‘ (پس جب انسان مشکلات میں گرفتار ہوتا ہے یا احمدیوں پر مشکلات ہیں تو دعاؤں کی طرف توجہ ہونی چاہئے اور استغفار کی طرف بھی توجہ ہونی چاہئے۔) فرمایا ’’مگر استغفار کا یہ مطلب نہیں ہے جو اَسْتَغْفِرُ الله، اَسْتَغْفِرُ الله کہتے رہیں۔ اصل میں غیر ملک کی زبان کے سبب لوگوں سے حقیقت چھپی رہی ہے۔ عرب کے لوگ تو ان باتوں کو خوب سمجھتے تھے مگر ہمارے ملک میں غیر زبان کی وجہ سے بہت سی حقیقتیں مخفی رہی ہیں۔ بہت سے لوگ ہیں جو کہتے ہیں کہ ہم نے اتنی دفعہ استغفار کیا۔ سو تسبیح یا ہزار تسبیح پڑھی مگر جو استغفار کا مطلب اور معنی پوچھو تو بس کچھ نہیں۔ ہکّا بکّا رہ جاویں گے۔ انسان کو چاہئے کہ حقیقی طور پر دل ہی دل میں معافی مانگتا رہے کہ وہ معاصی اور جرائم جو مجھ سے سرزد ہو چکے ہیں ان کی سزا نہ بھگتنی پڑے۔ اور آئندہ دل ہی دل میں ہر وقت خدا تعالیٰ سے مدد طلب کرتا رہے کہ آئندہ نیک کام کرنے کی توفیق دے اور معصیت سے بچائے‘‘۔ فرمایا کہ ’’خوب یاد رکھو کہ لفظوں سے کچھ کام نہیں بنے گا۔ اپنی زبان میں بھی استغفار ہو سکتا ہے کہ خدا تعالیٰ پچھلے گناہوں کو معاف کرے اور آئندہ گناہوں سے محفوظ رکھے اور نیکی کی توفیق دے اور یہی حقیقی استغفار ہے۔ کچھ ضرورت نہیں کہ یونہی اَسْتَغْفِرُ الله، اَسْتَغْفِرُ الله کہتا پھرے اور دل کو خبر تک نہ ہو‘‘۔ (اگر دل میں بھی استغفار سے وہ نرمی اور رقّت اور جوش پیدا نہیں ہوتا اور خوف اور اللہ تعالیٰ کی خشیت پیدا نہیں ہوتی تو اس وقت تک اس کا کوئی فائدہ نہیں۔ دل میں جوش پیدا ہونا چاہئے) فرمایا کہ ’’یاد رکھو کہ خدا تک وہی بات پہنچتی ہے جو دل سے نکلتی ہے۔ اپنی زبان میں ہی خدا تعالیٰ سے بہت دعائیں مانگنی چاہئیں۔ اس سے دل پر بھی اثر ہوتا ہے۔ زبان تو صرف دل کی شہادت دیتی ہے۔ اگر دل میں جوش پیدا ہو اور زبان بھی ساتھ مل جائے تو اچھی بات ہے۔ بغیر دل کے صرف زبانی دعائیں عبث ہیں۔‘‘ (فضول ہیں) ’’ہاں دل کی دعائیں اصلی دعائیں ہوتی ہیں۔ جب قبل از وقتِ بَلا انسان اپنے دل ہی دل میں خدا تعالیٰ سے دعائیں مانگتا رہتا ہے اور استغفار کرتا رہتا ہے تو پھر خداوند رحیم و کریم سے وہ بَلا ٹل جاتی ہے‘‘ (یہ نہیں کہ مصیبت آ گئی، مشکل آ گئی، تکلیف آ گئی، تب دعائیں مانگو۔ اس سے پہلے ہی دعائیں مانگتے رہنا چاہئے۔ تو فرمایا خداوند رحیم و کریم ان بلاؤں کو پھر ٹال دیتا ہے) ’’لیکن جب بلا نازل ہو جاتی ہے پھر نہیں ٹلا کرتی۔ بَلا کے

حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

تمام مخلوقات اللہ تعالیٰ کی عیال ہیں اور اللہ تعالیٰ کو اپنی مخلوقات میں سے وہ شخص بہت پسند ہے جو اس کی عیال یعنی مخلوق کے ساتھ اچھا سلوک کرتا ہے۔ (مشکوٰۃ)

طالب دعا: افراد خاندان و فیملی مکرم ایڈووکیٹ آفتاب احمد تیاپوری مرحوم، حیدرآباد

حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

تم میں وہ شخص سب سے بہتر ہے جو اپنے اہل خانہ سے بہترین سلوک کرتا ہے اور میں تم سب سے بڑھ کر اپنے اہل خانہ سے بہترین سلوک کرتا ہوں۔ (سنن ابن)

طالب دعا: افراد خاندان مکرم جے وسیم احمد صاحب مرحوم (چنتہ کنٹہ)

نازل ہونے سے پہلے دعائیں کرتے رہنا چاہئے اور بہت استغفار کرنا چاہئے۔ اس طرح سے خدا بلا کے وقت محفوظ رکھتا ہے‘‘۔ فرمایا کہ ’’ہماری جماعت کو چاہئے کہ کوئی امتیازی بات بھی دکھائے‘‘ (فرق ہونا چاہئے کوئی)۔ ’’اگر کوئی شخص بیعت کر کے جاتا ہے اور کوئی امتیازی بات نہیں دکھاتا۔ اپنی بیوی کے ساتھ ویسا ہی سلوک ہے جیسا پہلے تھا اور اپنے عیال واطفال سے پہلے کی طرح پیش آتا ہے تو یہ اچھی بات نہیں۔ اگر بیعت کے بعد بھی وہی بدخُلقی اور بدسلوکی رہی اور وہی حال رہا جو پہلے تھا تو پھر بیعت کرنے کا کیا فائدہ؟ چاہئے کہ بیعت کے بعد غیروں کو بھی اور اپنے رشتہ داروں اور ہمسایوں کو بھی ایسا نمونہ بن کر دکھاوے کہ وہ بول اٹھیں کہ اب یہ وہ نہیں رہا جو پہلے تھا‘‘ فرمایا ’’خوب یاد رکھو کہ صاف ہو کر عمل کرو گے تو دوسروں پر تمہارا ضرور رُعب پڑے گا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا کتنا بڑا رُعب تھا۔ ایک دفعہ کافروں کو شک پیدا ہوا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بددعا کریں گے تو وہ سب کا فرمل کر آئے اور عرض کی کہ حضور بددعا نہ کریں۔ سچے آدمی کا ضرور رُعب ہوتا ہے۔ چاہئے کہ بالکل صاف ہو کر عمل کیا جاوے اور خدا کیلئے کیا جاوے۔ تب ضرور تمہارا دوسروں پر بھی اثر اور رعب پڑے گا۔‘‘

(ملفوظات، جلد 9، صفحہ 372 تا 374، ایڈیشن 1985ء مطبوعہ انگلستان)

پس استغفار کرنے اور اس کی روح کو سمجھنے کا اِدراک پیدا کرنے کی ضرورت ہے۔ ذکر اذکار، دعائیں اس وقت کام آتی ہیں جب ساتھ ساتھ عملی حالت بھی بہتر کرنے کی کوشش ہو۔ لوگ کہتے ہیں کوئی چھوٹی سی دعا بتا دیں ہم پڑھتے رہیں۔ چھوٹی سی دعائیں بھی تب فائدہ دیتی ہیں جب فرائض بھی ادا ہو رہے ہوں۔ نماز پڑھیں۔ نمازیں بھی وقت پر ادا ہو رہی ہوں اور پابندی سے ادا ہو رہی ہوں اور شوق سے ادا ہو رہی ہوں تو تبھی ذکر بھی کام آئیں گے۔

پھر یہاں اللہ تعالیٰ کی صفت بیان فرمائی کہ وہ قَابِلِ التَّوۡبِ ہے۔ کہ توبہ قبول کرنے والا ہے۔ توبہ کے معنی ہیں۔ اپنے گناہوں کی معافی مانگتے ہوئے اللہ تعالیٰ کی طرف لوٹنا۔ پس جب انسان اس عہد کے ساتھ اللہ تعالیٰ کے حضور حاضر ہو کہ مَیں آئندہ سے گناہ نہیں کروں گا اور ہمیشہ گناہوں سے بچنے کی کوشش کرتا رہوں گا تو اللہ تعالیٰ پھر اس جذبے اور ارادے سے اپنی طرف آنے والے کی توبہ قبول کرتا ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اس مضمون کو بھی ایک جگہ اس طرح بیان فرمایا ہے۔ کہ فرمایا: ’’وہ دن کونسا دن ہے جو جمعہ اور عیدین سے بھی بہتر اور مبارک دن ہے؟ مَیں تمہیں بتاتا ہوں کہ وہ دن انسان کی توبہ کا دن ہے جو اِن سب سے بہتر ہے اور ہر عید سے بڑھ کر ہے۔ کیوں؟ اس لیے کہ اس دن وہ بداعمال نامہ جو انسان کو جہنم کے قریب کرتا جاتا ہے اور اندر ہی اندر غضبِ الٰہی کے نیچے اسے لا رہا تھا دھو دیا جاتا ہے اور اسکے گناہ معاف کر دیئے جاتے ہیں۔ حقیقت میں اس سے بڑھ کر انسان کیلئے اور کونسا خوشی اور عید کا دن ہوگا جو اسے ابدی جہنم اور ابدی غضب الٰہی سے نجات دیدے۔ توبہ کرنے والا گنہگار جو پہلے خدا تعالیٰ سے دُور اور اس کے غضب کا نشانہ بنا ہوا تھا اب اس کے فضل سے اس کے قریب ہوتا اور جہنم اور عذاب سے دور کیا جاتا ہے۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا اِنَّ اللّٰہَ یُحِبُّ التَّوَّابِیۡنَ وَیُحِبُّ الۡمُتَطَہِّرِیۡنَ (البقرۃ:223) بیشک اللہ تعالیٰ توبہ قبول کرنے والوں کو دوست رکھتا ہے اور ان لوگوں سے جو پاکیزگی کے خواہاں ہیں پیار کرتا ہے۔ اس آیت سے نہ صرف یہی پایا جاتا ہے کہ اللہ تعالیٰ توبہ کرنے والوں کو اپنا محبوب بنالیتا ہے بلکہ یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ حقیقی توبہ کے ساتھ حقیقی پاکیزگی اور طہارت شرط ہے‘‘ (حقیقی توبہ وہی ہے جس کے ساتھ حقیقی پاکیزگی بھی ہو۔ ارادہ انسان پکا کرے کہ میں نے آئندہ سے گناہ نہیں کرنا۔ پس جب یہ ہوگا، پاکیزگی اور طہارت ہوگی تو تبھی توبہ بھی قبول ہوگی) فرمایا کہ ’’ہر قسم کی نجاست اور گندگی سے الگ ہونا ضروری شرط ہے ورنہ نری توبہ اور لفظ کے تکرار سے تو کچھ فائدہ نہیں ہے۔ پس جو دن ایسا مبارک دن ہو کہ انسان اپنی بدکرتوتوں سے توبہ کر کے اللہ تعالیٰ کے ساتھ سچا عہدِ صلح باندھ لے اور اس کے احکام کیلئے اپنا سرخم کر دے تو کیا شک ہے کہ وہ اس عذاب سے جو پوشیدہ طور پر اس کے بدعملوں کی پاداش میں تیار ہو رہا تھا بچایا جاوے گا اور اس طرح پر وہ وہ چیز پالیتا ہے جس کی گویا اسے توقع اور امید ہی نہ رہی تھی۔‘‘

فرمایا کہ ’’تم خود قیاس کر سکتے ہو کہ ایک شخص جب کسی چیز کے حاصل کرنے سے بالکل مایوس ہو گیا ہے اور اس نا امیدی اور یاس کی حالت میں وہ اپنے مقصود کو پالے تو اسے کس قدر خوشی حاصل ہوگی۔ اس کا دل ایک تازہ زندگی پائے گا۔ یہی وجہ ہے کہ احادیث میں اس کا ذکر کیا گیا ہے۔ احادیث اور کتب سابقہ سے یہی پتہ لگتا ہے کہ جب انسان گناہ کی موت سے نکل کر توبہ کے ذریعہ نئی زندگی پاتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کی زندگی سے خوش ہوتا ہے۔ حقیقت میں یہ خوشی کی بات تو ہے ہی کہ انسان گناہوں کے نیچے دبا ہوا اور ہلاکت اور موت ہر طرف سے اس کے قریب ہو۔ عذاب الٰہی اس کے کھا جانے کو تیار ہو کہ وہ یکا یک ان بدیوں اور بدکاریوں سے جو بُعد اور ہجر کا موجب تھیں توبہ کر کے خدا تعالیٰ کی طرف آجاوے۔ وہ وقت خدا کی خوشی کا ہوتا ہے اور آسمان پر ملائکہ بھی خوشی کرتے ہیں۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ نہیں چاہتا کہ اس کا کوئی بندہ تباہ اور ہلاک ہو۔ بلکہ وہ تو چاہتا ہے کہ اگر اس کے بندہ سے کوئی غلطی اور کمزوری بھی ظاہر ہوئی ہے پھر بھی وہ توبہ کر کے امن میں داخل ہو۔ پس یاد رکھو کہ وہ دن جب انسان اپنے گناہوں سے توبہ کرتا ہے بہت ہی مبارک دن ہے اور سب ایّام سے افضل ہے۔ کیونکہ وہ اس دن نئی زندگی پاتا ہے اور خدا تعالیٰ کے قریب کیا جاتا ہے۔ اور اس لحاظ سے یہ دن (جس میں تم میں سے بہتوں نے اقرار کیا (یعنی بیعت کا دن) کہ مَیں آج اپنے تمام گناہوں سے توبہ کرتا ہوں اور آئندہ جہانتک میری طاقت اور سمجھ ہے گناہوں سے بچتا رہوں گا) یومِ توبہ ہے۔ اور اللہ تعالیٰ کے وعدہ کے موافق مَیں یقین رکھتا ہوں کہ ہر ایک شخص کے جس نے سچے دل سے توبہ کی ہے پچھلے گناہ بخش دیئے گئے اور وہ اَلتَّائِبُ مِنَ الذَّنۡبِ کَمَنۡ لَّا ذَنۡبَ لَہٗ کے نیچے آ گیا ہے۔ گویا کہ کہہ سکتے ہیں کہ اس نے کوئی گناہ کیا ہی نہیں۔ مگر ہاں مَیں پھر کہتا ہوں کہ اس کے لیے یہ شرط ہے کہ حقیقی پاکیزگی اور سچی طہارت کی طرف قدم بڑھایا جاوے۔ اور یہ توبہ نری لفظی توبہ ہی نہ ہو بلکہ عمل کے نیچے آجاوے۔ یہ چھوٹی سے بات نہیں ہے کہ کسی کے گناہ بخش دیئے جاویں بلکہ ایک عظیم الشان امر ہے۔‘‘

فرمایا: ’’دیکھو، انسانوں میں اگر کوئی کسی کا ذرا سا قصور اور خطا کرے تو بعض اوقات اس کا کینہ پُشتوں تک چلا جاتا ہے۔ وہ شخص نسلاً بعد نسلٍ تلاشِ حریف میں رہتا ہے کہ موقع ملے تو بدلہ لیا جاوے۔ لیکن اللہ تعالیٰ بہت ہی رحیم وکریم ہے۔ انسان کی طرح سخت دل نہیں جو ایک گناہ کے بدلے میں کئی نسلوں تک پیچھا نہیں چھوڑتا اور تباہ کرنا چاہتا ہے۔ مگر وہ رحیم کریم خدا ستّر برس کے گناہوں کو ایک کلمہ سے ایک لحظہ میں بخش دیتا ہے۔ یہ مت خیال کرو کہ وہ بخشنا ایسا ہے کہ اس کا فائدہ کچھ نہیں۔ نہیں۔ وہ بخشنا حقیقت میں فائدہ رساں اور نفع بخش ہے اور اس کو وہ لوگ خوب محسوس کرتے ہیں جنہوں نے سچے دل سے توبہ کی ہو۔‘‘

(ملفوظات، جلد 7، صفحہ 148 تا 150، ایڈیشن 1985ء مطبوعہ انگلستان)

پس یہ حقیقی توبہ ہے جو پھر حفاظت کے انتظام کرتی ہے۔ اگر یہ نہیں تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے یہ بھی یاد رکھو کہ وہ شَدِیۡدُ الۡعِقَابِ بھی ہے۔ یعنی انسان جب اللہ تعالیٰ کے حکموں کی پرواہ نہیں کرتا تو وہ اسے سزا بھی دیتا ہے۔

اور پھر فرمایا وہ ذِی الطَّوۡلِ ہے وہ بہت دینے والا ہے۔ وہ فائدہ پہنچانے کی انتہا کر دیتا ہے۔ اس کی جو عطا ہے اس کی کوئی حد نہیں ہے۔ کیونکہ اس کے پاس طاقت ہے۔ وہ سب کچھ عطا کر سکتا ہے۔ کیونکہ اس کے خزانے لامحدود ہیں۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ میری ان صفات کو یاد رکھو تو ہمیشہ تم فیض پاتے رہو گے جس کے علاوہ اور کوئی نہیں ہے جو اتنی طاقت رکھتا ہو۔ اور ہم نے اس دنیا میں بھی اور مرنے کے بعد بھی اُسی کی طرف جانا ہے۔ پس جب یہ احساس رہے گا کہ آخر کار لَوٹنا خدا تعالیٰ کی طرف ہے تو پھر نیکیاں کرنے اور اس کے حکموں پر چلنے کی طرف توجہ رہے گی اور جب یہ حالت ہو پھر خدا تعالیٰ یقیناً حفاظت فرماتا ہے۔

پھر دوسری آیت ہے جس کی طرف آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک موقع پر اس طرح بھی توجہ دلائی ہے جو آیۃ الکرسی کے بارے میں ہے۔ حدیث میں ذکر ملتا ہے یہ حضرت ابوھریرۃ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہر چیز کا ایک کوہان ہوتا ہے اور قرآن کریم کا کوہان سورۃ بقرہ ہے۔ اور اس میں ایک ایسی آیت ہے جو قرآن کریم کی سب آیتوں کی سردار ہے اور وہ آیت الکرسی ہے۔

(سنن الترمذی، ابواب فضائل القرآن، باب ماجاء فی فضل سورۃ البقرۃ وآیۃ الکرسی، حدیث 2878)

اسکی وضاحت میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں کہ: ’’اَللّٰہُ لَاۤ اِلٰہَ اِلَّا ہُوَ۔ اَلۡحَیُّ الۡقَیُّوۡمُ یعنی وہی خدا ہے اسکے سوا کوئی نہیں۔ وہی ہر ایک جان کی جان اور ہر ایک وجود کا سہارا ہے۔ اس آیت کے لفظی معنی یہ ہیں کہ زندہ وہی خدا ہے اور قائم بالذّات وہی خدا ہے۔ پس جبکہ وہی ایک زندہ ہے اور

کلامُ الامام

’’کچھ گناہ حقوق اللہ کے متعلق ہوتے ہیں
اور کچھ حقوق عباد کے متعلق، ہر دو قسم کی غلطیوں کی معافی مانگنی چاہئے۔‘‘

(ملفوظات، جلد 5، صفحہ 60)

طالبِ دُعا: سکینہ الہ دین صاحبہ، اہلیہ مکرم سلطان محمد الہ دین صاحب آف سکندر آباد

کلامُ الامام

’’کوئی مذہب ہو، خواہ قوم ہو، خواہ جماعت ہو
بغیر رُوحانیت کے کوئی قائم نہیں رہ سکتا۔‘‘

(ملفوظات، جلد 5، صفحہ 61)

طالب دُعا: قریشی محمد عبداللہ تیماپوری مع فیملی، افراد خاندان ومرحومین، امیر ضلع جماعت احمدیہ گلبرگہ، کرناٹک

وہی ایک قائم بالذّات ہے تو اس سے صاف ظاہر ہے کہ ہر ایک شخص جو اس کے سوا زندہ نظر آتا ہے وہ اسی کی زندگی سے زندہ ہے اور ہر ایک جو زمین یا آسمان میں قائم ہے وہ اسی کی ذات سے قائم ہے۔“

(چشمہ معرفت، روحانی خزائن، جلد 23، صفحہ 120)

پھر مزید وضاحت فرماتے ہوئے آپ نے فرمایا کہ ”جاننا چاہئے کہ اللہ تعالیٰ کے قرآن شریف نے دو نام پیش کئے ہیں۔ اَلْحَیّ اور اَلْقَیُّوْم۔ اَلْحَیّ کے معنی ہیں خود زندہ اور دوسروں کو زندگی عطا کرنے والا۔ اَلْقَیُّوْم خود قائم اور دوسروں کے قیام کا اصلی باعث۔ ہر ایک چیز کا ظاہری، باطنی قیام اور زندگی انہی دونوں صفات کے طفیل سے ہے۔ پس حَیّ کا لفظ چاہتا ہے کہ اس کی عبادت کی جائے“۔ (یہ غور طلب ہے۔) ”حَیّ کا لفظ چاہتا ہے کہ اس کی عبادت کی جائے۔ جیسا کہ اس کا مظہر سورۃ فاتحہ میں اِیَّاکَ نَعْبُدُ ہے اور اَلْقَیُّوْم چاہتا ہے کہ اس سے سہارا طلب کیا جاوے۔ اس کو اِیَّاکَ نَسْتَعِیْنُ کے لفظ سے ادا کیا گیا ہے“۔ (زندہ رہنا ہے۔ روحانی طور پر بھی زندہ رہنا ہے اور حَیّ صفت سے فائدہ اٹھانا ہے تو اس کی عبادت کرنا ضروری ہے اور عبادت کیلئے مدد بھی اس سے مانگنے کی ضرورت ہے کہ اللہ تعالیٰ توفیق دے کہ ہم عبادت کرنے والے ہوں) فرمایا کہ ”حَیّ کا لفظ عبادت کو اس لئے چاہتا ہے کہ اس نے پیدا کیا اور پھر پیدا کر کے چھوڑ نہیں دیا۔ جیسے مثلاً معمار جس نے عمارت کو بنایا ہے اس کے مرجانے سے عمارت کا کوئی حرج نہیں ہے۔“ (ایک شخص ہے جس نے کوئی بلڈنگ تعمیر کی ہے۔ اسکے مرجانے سے اس بلڈنگ کو کوئی فرق نہیں پڑتا)۔ ”مگر انسان کو خدا کی ضرورت ہر حال میں لاحق رہتی ہے“ (انسان کو خدا کی ضرورت ہر حال میں لاحق رہتی ہے) ”اس لئے ضروری ہوا کہ خدا سے طاقت طلب کرتے رہیں اور یہی استغفار ہے۔“

(ملفوظات، جلد 3، صفحہ 217، ایڈیشن 1985ء مطبوعہ انگلستان)

استغفار کے مضمون کی وضاحت پہلے تفصیل سے ہو چکی ہے کہ اللہ تعالیٰ کے فیض کی روشنی کو مسلسل جاری رکھنے کیلئے استغفار کی ضرورت ہے اور یہ استغفار ہی عبادت ہے اور اس سے طاقت عطا ہوتی ہے۔

پھر آیۃ الکرسی میں جو شفاعت کا مضمون بیان ہوا ہے اس کو بیان فرماتے ہوئے یہ نکتہ آپ نے بیان فرمایا کہ ہر انسان دوسرے کیلئے جب دعا کرتا ہے تو یہ بھی ایک طرح کی شفاعت ہے۔ اور یہ ایک مومن کی صفت ہونی چاہئے جو ہمیشہ وہ کرتا رہے۔ آپ فرماتے ہیں: ”خدا کے اِذن کے سوا کوئی شفاعت نہیں ہو سکتی“ (اللہ تعالیٰ نے فرما دیا ہے) ”قرآن شریف کی رُو سے شفاعت کے معنی یہ ہیں کہ ایک شخص اپنے بھائی کیلئے دعا کرے کہ وہ مطلب اس کو حاصل ہو جائے یا کوئی بلا ٹل جائے۔“ (یعنی جس مقصد کیلئے کسی دعا کیلئے کہا ہے اس کیلئے دعا کرے کہ وہ مقصد اس کا پورا ہو جائے۔ اگر مصیبت اور بلا ہے تو وہ بلا ٹل جائے) فرمایا کہ ”پس قرآن شریف کا حکم ہے کہ جو شخص خدائے تعالیٰ کے حضور میں زیادہ جھکا ہوا ہے وہ اپنے کمزور بھائی کیلئے دعا کرے کہ اس کو وہ مرتبہ حاصل ہو۔ یہی حقیقتِ شفاعت ہے۔ سو ہم اپنے بھائیوں کیلئے بیشک دعا کرتے ہیں کہ خدا ان کو قوت دے اور ان کی بلا دُور کرے اور یہ ایک ہمدردی کی قسم ہے۔“

(نسیم دعوت، روحانی خزائن، جلد 19، صفحہ 463)

پھر آپ نے فرمایا کہ ”چونکہ تمام انسان ایک جسم کی طرح ہیں اس لئے خدا نے ہمیں بار بار سکھلایا ہے کہ اگرچہ شفاعت کو قبول کرنا اس کا کام ہے مگر تم اپنے بھائیوں کی شفاعت میں یعنی ان کیلئے دعا کرنے میں لگے رہو۔ اور شفاعت سے یعنی ہمدردی کی دعا سے باز نہ رہو کہ تمہارا ایک دوسرے پر حق ہے“۔ (ایک دوسرے کیلئے دعا کرنا ایک دوسرے پر حق ہے۔) ”اصل میں شفاعت کا لفظ شفع سے لیا گیا ہے۔ شفع جُفت کو کہتے ہیں جو طاق کی ضد ہے۔ پس انسان کو اس وقت شفیع کہا جاتا ہے جبکہ وہ کمال ہمدردی سے دوسرے کا جُفت ہو کر اس میں فنا ہو جاتا ہے اور دوسرے کیلئے ایسی ہی عافیت مانگتا ہے جیسا کہ اپنے نفس کیلئے۔ اور یاد رہے کہ کسی شخص کا دین کامل نہیں ہو سکتا جب تک کہ شفاعت کے رنگ میں ہمدردی اس میں پیدا نہ ہو“ (انتہائی ہمدردی ہونی چاہئے ایک دوسرے کیلئے) فرمایا ”بلکہ دین کے دو ہی کامل حصے ہیں۔ ایک خدا سے محبت کرنا اور ایک بنی نوع سے اس قدر محبت کرنا کہ ان کی مصیبت کو اپنی مصیبت سمجھ لینا اور ان کیلئے دعا کرنا جس کو دوسرے لفظوں میں شفاعت کہتے ہیں۔“

(نسیم دعوت، روحانی خزائن، جلد 19، صفحہ 464)

یہ ایک نکتہ ہے جسے آیۃ الکرسی پڑھتے وقت ہم سامنے رکھیں تو بنی نوع انسان کی ہمدردی کے لئے جذبات بڑھیں گے۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جب ہمیں یہ پڑھنے کی تلقین فرمائی تو اس میں ایمان لانے والوں کے آپس کے ہمدردی کے تعلقات قائم کرنے کیلئے بالخصوص ارشاد ہے اور بنی نوع انسان کیلئے بالعموم توجہ دلائی ہے کہ ہر ایک کیلئے ہمدردی کا جذبہ تمہارے دل میں ہونا چاہئے۔ لیکن بدقسمتی ہے کہ مسلمان آجکل آپس میں ہی ایک دوسرے کے خون کے پیاسے ہیں اور دعویٰ یہ ہے کہ ہم قرآن اور حدیث پر عمل کرنے والے ہیں۔ بہرحال یہ بھی یاد رہنا چاہئے کہ حقیقی شفاعت کا حق اللہ تعالیٰ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو عطا فرمایا اور اس کے نظارے آپ کی زندگی میں ہم نے دیکھے۔ چنانچہ اس کو بیان کرتے ہوئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں کہ: ”آخرت کا شفیع وہ ثابت ہو سکتا ہے جس نے دنیا میں شفاعت کا کوئی نمونہ دکھلایا ہو“ (آخرت میں بھی وہی شفیع ہوگا۔ یہی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں آیا ہے کہ وہ شفاعت کریں گے کہ وہی ثابت ہو سکتا ہے جس نے دنیا میں بھی کوئی شفاعت کا نمونہ دکھلایا ہو) ”سو اس معیار کو آگے رکھ کر جب ہم موسیٰ پر نظر ڈالتے ہیں تو وہ بھی شفیع ثابت ہوتا ہے کیونکہ بارہا اس نے اترتا ہوا عذاب دعا سے ٹال دیا۔ اس کی توریت گواہ ہے۔ اسی طرح جب ہم حضرت محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم پر نظر ڈالتے ہیں تو آپ کا شفیع ہونا اَجلیٰ بدیہیات معلوم ہوتا ہے“ (یعنی بہت واضح اور صاف طور پر، روشن طور پر نظر آتا ہے) ”کیونکہ آپ کی شفاعت کا ہی اثر تھا کہ آپ نے غریب صحابہ کو تخت پر بٹھا دیا۔ اور آپ کی شفاعت کا ہی اثر تھا کہ وہ لوگ باوجود اس کے کہ بت پرستی اور شرک میں نشوونما پایا تھا ایسے موحّد ہو گئے جن کی نظیر کسی زمانے میں نہیں ملتی۔ اور پھر آپ کی شفاعت کا ہی اثر ہے کہ اب تک آپ کی پیروی کرنے والے خدا کا سچا الہام پاتے ہیں۔ خدا ان سے ہمکلام ہوتا ہے۔ مگر مسیح ابن مریم میں یہ تمام ثبوت کیونکر اور کہاں سے مل سکتے ہیں“۔ فرمایا کہ ”ہمارے سید و مولیٰ محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم کی شفاعت پر اس سے بڑھ کر اور زبردست شہادت کیا ہوگی کہ ہم اس جناب کے واسطے سے جو کچھ خدا سے پاتے ہیں ہمارے دشمن وہ نہیں پا سکتے۔ اگر ہمارے مخالف اس امتحان کی طرف آویں تو چند روز میں فیصلہ ہو سکتا ہے۔“

(عصمتِ انبیاء، روحانی خزائن، جلد 18، صفحہ 699 تا 700)

پھر آیۃ الکرسی کے آخر میں اللہ تعالیٰ کی جو دو صفات بیان کی گئی ہیں یعنی علیؔ۔ انتہائی بلند شان والا اور اس سے بلند کسی کی شان نہیں ہے۔ وہی زمین و آسمان کا مالک ہے۔ اور وہ عظیم ہے۔ اس کی عظمت اور بڑائی اور بلند شان کا وہ مقام ہے جس تک کوئی نہیں پہنچ سکتا۔ اس کی بلند شان ہر چیز کا احاطہ کئے ہوئے ہے۔ کوئی چیز اس کے دائرے اور احاطے سے باہر نہیں ہے۔ علیؔ ہونا یہ اس کی بلند شان ہے اور عظیم ہونا اس کے یہ معنی ہیں کہ اس کی عظمت اور بڑائی اور بلند شان کا مقام ہے جس تک کوئی پہنچ نہیں سکتا۔ یہ عظیم ہونے کے معنی ہیں۔ اور عظیم ہونے کے یہ بھی معنی ہیں کہ ہر چیز کا احاطہ کئے ہوئے ہے۔ کوئی چیز اس کے دائرے

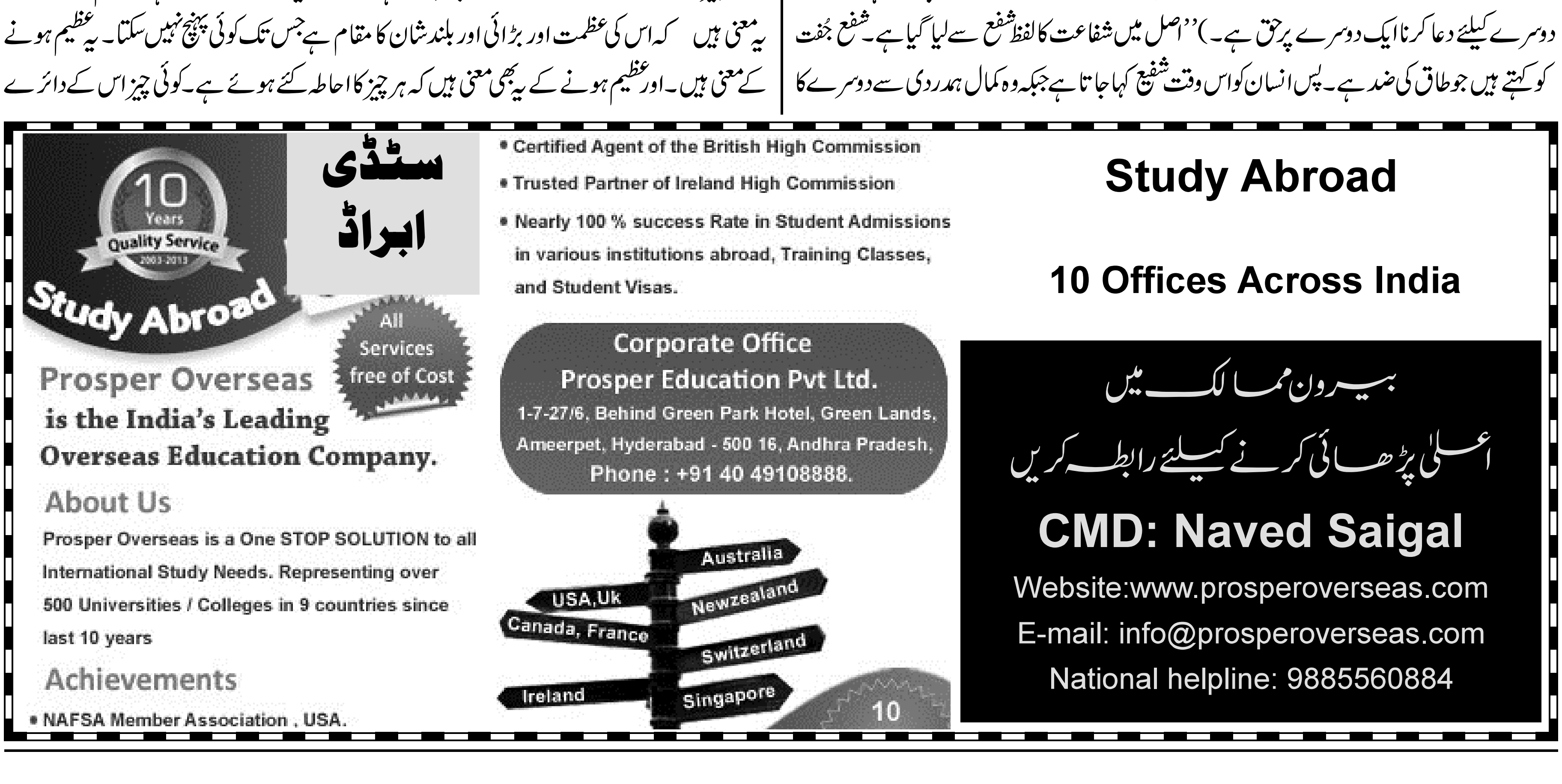

اوراحاطے سے باہر نہیں ہے۔ یہ ہے اس کی عظمت اور بلندی۔

اس آیت کے آخری حصّہ کی وضاحت فرماتے ہوئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں کہ:

’’خدا تعالیٰ کی کرسی کے بارے میں یہ آیت ہے وَسِعَ کُرْسِیُّہُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ۔ وَلَا یَئُوْدُہٗ حِفْظُھُمَا۔ وَھُوَ الْعَلِیُّ الْعَظِیْمُ۔ یعنی خدا کی کرسی کے اندر تمام زمین وآسمان سمائے ہوئے ہیں اور وہ ان سب کو اٹھائے ہوئے ہے۔ ان کے اٹھانے سے وہ تھکتا نہیں ہے۔ اور وہ نہایت بلند ہے۔ کوئی عقل اس کی کُنہ تک پہنچ نہیں سکتی۔ اور نہایت بڑا ہے۔ اس کی عظمت کے آگے سب چیزیں ہیچ ہیں۔ یہ ہے ذکر کرسی کا اور یہ محض ایک استعارہ ہے جس سے یہ جتلانا منظور ہے کہ زمین وآسمان سب خدا کے تصرف میں ہیں اور ان سب سے ان کا مقام دُور تر ہے اور اس کی عظمت ناپیدا کنار ہے۔‘‘

(چشمہ معرفت، روحانی خزائن، جلد 23، صفحہ 118 حاشیہ)

پس یہ وہ عظیم خدا ہے جس کی عظمت کا کوئی کنارہ نہیں ہے اور جس کی حدود لامحدود ہیں۔ اس نے ہر چیز کا احاطہ کیا ہوا ہے۔ اس کی کوئی حد نہیں ہے۔ اور ہر چیز اس کے احاطے میں ہے۔ ہر چیز کو اس نے گھیرا ہوا ہے۔ پس جب انسان کو ان باتوں کی سمجھ ہوگی اور یہ سمجھ کر انسان آیات پڑھے تو تبھی اللہ تعالیٰ کی آغوش میں آسکتا ہے۔ اس کی حفاظت میں آجاتا ہے۔ جب انسان اللہ تعالیٰ کی حفاظت میں آنے کی کوشش کرتا ہے تو پھر انسان اللہ تعالیٰ کے حقوق بھی اور بندوں کے حقوق بھی ادا کرنے کی کوشش کرتا ہے اور کرنی چاہئے۔ اور جب یہ حقوق ادا ہو رہے ہوں گے تو اللہ تعالیٰ بھی پھر حفاظت فرماتا چلا جاتا ہے۔

پس یہ مضمون ہے جسے ہمیں اپنے سامنے رکھتے ہوئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جو یہ تلقین فرمائی ہے کہ جو یہ آیات پڑھے وہ اللہ تعالیٰ کی حفاظت میں رہے گا۔ تو آیات صرف پڑھنا ہی کافی نہیں ہے بلکہ اس کے مضمون پر غور کرتے ہوئے ان باتوں کو اپنانے کی بھی ضرورت ہے اور وہ فہم اور اِدراک حاصل کرنے کی بھی ضرورت ہے جو ان آیتوں کے بارے میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ قرآن کریم نے اس کی وضاحت کئی جگہ پر کی۔ اور پھر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اس کو کھول کر ہمارے سامنے رکھا۔ اگر یہ باتیں ہوں گی تو پھر انسان خدا تعالیٰ کے فضل سے اس کی حفاظت میں رہے گا۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اس کے مطابق اپنی زندگیاں گزارنے کی توفیق عطا فرمائے۔

نماز کے بعد آج بھی مَیں ایک جنازہ غائب پڑھاؤں گا جو عابدہ بیگم صاحبہ اہلیہ پروفیسر عبدالقادر ڈاہری صاحب کا ہے۔ یہ نوابشاہ کی رہنے والی تھیں۔ 22؍جنوری کو 75 سال کی عمر میں ان کی وفات ہوئی ہے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ ان کے والد کا نام نیاز محمد خان تھا۔ یہ سرکاری افسر تھے۔ پہلے وہاں مشرقی پاکستان میں، پھر کراچی میں بھی چیف کمشنر رہے۔ لیکن یہ احمدی نہیں تھے۔ عابدہ بیگم کی والدہ احمدی تھیں اور اولاد میں سے عابدہ بیگم جو ہیں یہ احمدی ہوئیں اور انہوں نے 1963ء میں بیعت کی اور اس کے بعد اللہ تعالیٰ کے فضل سے وصیت بھی کی۔ اور پھر حضرت خلیفۃ المسیح الثالث نے ہی ان کی شادی تعلیم مکمل کرنے، بی۔اے کرنے کے بعد پروفیسر عبدالقادر ڈاہری صاحب سے کروائی۔ ان کو اللہ تعالیٰ نے پانچ بیٹیاں اور ایک بیٹے سے نوازا۔ نوابشاہ شہر کی صدر لجنہ رہیں۔ پھر لمبا عرصہ صدر لجنہ ضلع نوابشاہ رہیں اور کافی خدمت کا موقع ملا۔ صدارت کے دوران میٹنگز کے انعقاد میں لجنہ کے ساتھ بھرپور رابطہ رکھا۔ ضلع کے دورے بڑے دُور دُور کے علاقوں میں کرتی رہیں۔ گو متموّل گھرانے سے تعلق تھا لیکن خود انتہائی سادہ مزاج تھیں۔ کمزوروں اور غریبوں کی مدد کرتیں اور کمزور احمدی گھرانے جو تھے اُن میں ضرور جایا کرتی تھیں۔ تبلیغ کا ان کو بڑا شوق تھا۔ نوابشاہ سے انہوں نے تقریباً کوئی سترہ عورتوں کو تبلیغ کر کے بیعت کروائی۔ گھر کے آس پاس رہنے والے بچوں کو قرآن کریم بھی پڑھاتی تھیں۔ ان کے شوہر کو سندھی زبان میں قرآن کریم کا ترجمہ کرنے کی سعادت حاصل ہوئی۔ وہ نوابشاہ شہر کے امیر بھی رہے اور پھر ضلع نوابشاہ کے امیر بھی بنے۔

آجکل اُن کے بیٹے امیر ضلع ہیں۔ بچوں کو انہوں نے اعلیٰ تعلیم دلوائی۔ انتہائی عبادتگزار، نڈر، بہادر، انتہائی صابر وشاکر اور سادہ طبیعت کی مالک تھیں۔ فدائی اور باوفا خاتون تھیں۔ جماعت اور خلافت کے ساتھ انتہائی محبت اور عقیدت کا تعلق تھا۔ ان کے بیٹے لکھتے ہیں کہ خلیفۃ المسیح کی رہنمائی ہر کام میں حاصل کرنے کی کوشش کرتیں۔ یہاں تک کہ دو سال قبل شدید بیمار ہو گئیں اور شوگر کی وجہ سے ٹانگ میں ایسا زخم تھا کہ ٹانگ کاٹنے کی ضرورت تھی۔ تو انہوں نے کہا جب تک خلیفۂ وقت سے اجازت نہیں ملے گی مَیں آپریشن نہیں کرواؤں گی اور کئی دن اس انتظار میں رہیں اور جب تک انہوں نے مجھ سے یہاں سے اجازت لے نہیں لی ٹانگ نہیں کٹوائی۔ اس کے بعد انہوں نے کہا اب بیشک جو مرضی کرو۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے بیعت کے بعد باوجود عورت ہونے کے ان کی ثابت قدمی کا یہ حال تھا کہ یہ اور ان کی والدہ احمدی تھیں تو والدہ کی وفات کے بعد ان کے بھائیوں نے کہیں غیر احمدیوں کے ہی کسی قبرستان میں ان کی تدفین کروا دی۔ والدہ چونکہ موصیہ تھیں۔ انہوں نے بھائیوں کے دباؤ کے باوجود وہاں سے نعش نکلوائی اور پھر اپنی والدہ کی نعش کو ربوہ لے کر آئیں اور بہشتی مقبرہ میں تدفین کروائی۔

اللہ کے فضل سے ہر معاملے میں حکمت سے کام کرنے والی تھیں۔ قادیان اور یُوکے کے جلسہ میں باقاعدہ شامل ہوتی تھیں۔ حضرت خلیفۃ المسیح الرابع نے ان کے بارے میں ان کے بیٹے کو ایک دفعہ کہا کہ تمہیں پتہ ہے کہ تمہاری والدہ احمدیت کے لئے ایک ننگی تلوار ہے۔ 85ء میں جب ضیاء آرڈیننس کے بعد کلمہ مٹایا جا رہا تھا تو کلمہ سے محبت کا ثبوت انہوں نے اس طرح دیا کہ جب جماعت کو کہا گیا کہ اپنے گھروں میں کلمہ لکھیں تو سیڑھی لگا کر خود ٹینکی پر چڑھ کر اپنے ہاتھ سے کلمہ لکھ دیا۔ حالانکہ ایک تو خاتون تھیں دوسرے ایسے خاندان کی تھیں جو عموماً ان باتوں کا بڑا لحاظ رکھتے ہیں۔

جاتے جاتے بھی جو اُنکے آخری دن تھے۔ انکے بیٹے کہتے ہیں کہ وفات سے کچھ دیر پہلے سانس لینے میں دقّت تھی تو کچھ پیسے انکے ہاتھ میں دیئے کہ وقف جدید اور تحریک جدید کا بقایا چندہ ہے یہ فوری ادا کرو۔

ڈِش لگوانے کے لئے انہوں نے وہاں احمدی گھروں کے لئے ایک سکیم اس طرح شروع کی کہ کمیٹی لجنہ کی ڈالی اور ہر مہینہ کسی نہ کسی کی کمیٹی نکلتی تھی تو اس سے ہر گھر میں ڈِش لگ جاتا تھا اور اس سے خطبہ سننے کا انتظام ہو جاتا تھا۔ ان کے داماد مرزا احسن عمران آسٹریلیا کے جماعت کے عہدیدار ہیں وہ بھی لکھتے ہیں کہ بڑی نڈر اور بہادر اور احمدیت کے لئے ہر وقت قربانی کے لئے تیار رہتی تھیں۔ تلاوت اور خطبات انتہائی باقاعدگی سے کرتی اور سنتی تھیں۔ باوجود اس کے کہ ان کو سندھی زبان نہیں آتی تھی بلکہ اردو بھی صحیح طرح نہیں آتی تھی۔ سرکاری افسر کی بیٹی ہونے کی وجہ سے پہلے ایسٹ پاکستان میں رہیں پھر دوسری جگہوں پر رہیں اور انگریزی سکولوں میں پڑھیں۔ انگلش زبان ان کی بہت اچھی تھی لیکن انہوں نے شادی کے بعد اپنے ماحول میں اپنے آپکو ایڈجسٹ کیا اور اس ماحول میں رہ کر سندھی زبان بھی سیکھی اور اپنے غیر احمدی سندھی رشتہ داروں کو تبلیغ بھی کرتی تھیں۔

اللہ تعالیٰ ان سے مغفرت اور رحم کا سلوک فرمائے۔ درجات بلند کرے۔ اور ان کی اولاد کو بھی ان کی نیکیوں پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے۔

......☆......☆......☆......

کلامُ الامام

’’اس نسخہ کو ہمیشہ یاد رکھو اور اس سے فائدہ اُٹھاؤ کہ
جب کوئی دُکھ یا مصیبت پیش آوے تو فوراً نماز میں کھڑے ہو جاؤ۔‘‘

(ملفوظات، جلد 5، صفحہ 96)

طالبِ دُعا: نصیر احمد، جماعت احمدیہ بنگلور (صوبہ کرناٹک)

خدا تعالیٰ نے مجھ کو اس زمانہ کی اصلاح کیلئے بھیجا ہے

تا وہ غلطیاں جو بجز خدا تعالیٰ کی خاص تائید کے نکل نہیں سکتی تھیں وہ مسلمانوں کے خیالات سے نکالی جائیں

اور منکرین کو سچے اور زندہ خدا کا ثبوت دیا جائے اور اسلام کی عظمت اور حقیقت تازہ نشانوں سے ثابت کی جائے

(روحانی خزائن، جلد 6، برکات الدعا، صفحہ 24)

ارشاداتِ عالیہ سیّدنا حضرت مسیح موعود و مہدی معہود علیہ الصّلوٰۃ و السّلام

طالبِ دعا:
SYED IDRIS AHMED s/o SYED MANSOOR AHMED & FAMILY
Jama'at Ahmadiyya Tiruppur (Tamil Nadu)

ہم اس بات پر علی وجہ البصیرت قائم ہیں کہ حضرت محمد رسول اللہ ﷺ خاتم النبیین ہیں
حضرت مسیح موعودؑ نے فرمایا ہے کہ جو ختم نبوت کا منکر ہے مَیں اسے بے دین اور دائرہ اسلام سے خارج سمجھتا ہوں، وہ نہ احمدی ہے، نہ مسلمان ہے

خطبہ جمعہ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ فرمودہ 13 ر اکتوبر 2017 بطرز سوال و جواب
بمنظوری سیّدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

سوال خطبہ جمعہ کے آغاز میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے کون سی آیت تلاوت فرمائی؟

جواب حضور انور نے سورۃ احزاب کی آیت مَا كَانَ مُحَمَّدٌ اَبَآ اَحَدٍ مِّنْ رِّجَالِكُمْ وَلٰكِنْ رَّسُوْلَ اللّٰهِ وَخَاتَمَ النَّبِيّٖنَ۔ وَكَانَ اللّٰهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمًا تلاوت فرمائی اور فرمایا کہ اس آیت کا یہ ترجمہ ہے کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم تمہارے جیسے مَردوں میں سے کسی کے باپ نہیں بلکہ وہ اللہ کے رسول ہیں اور سب نبیوں کے خاتم ہیں اور اللہ ہر چیز کا خوب علم رکھنے والا ہے۔

سوال پاکستان میں سیاستدان اور علما وقتاً فوقتاً جماعت احمدیہ کے خلاف کیا سازشیں کرتے رہتے ہیں؟

جواب حضور انور نے فرمایا: پاکستان میں جب بھی کوئی پارٹی سیاسی شہرت حاصل کرنا چاہے یا کسی کو نیچا دکھانا چاہے تو احمدیوں کے ساتھ انکے تعلق جوڑ کر یہ کہتے ہیں کہ دیکھو یہ لوگ احمدیوں کو مسلمانوں میں شامل کرنا چاہتے ہیں یا کر رہے ہیں جبکہ احمدی ختم نبوت کے منکر ہیں۔ ہر ایک کے اپنے سیاسی ایجنڈے ہیں۔لیکن اس میں تعلق نہ ہوتے ہوئے بھی احمدیوں کو زبردستی گھسیٹا جاتا ہے۔اسمبلی میں بھی احمدیوں کے خلاف بولتے ہیں۔

سوال حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے جماعت کی طرف کس پر شوکت عزم اور حوصلہ کا اظہار فرمایا؟

جواب حضور انور نے فرمایا: ہم نے کسی غیر ملکی طاقت سے نہ ہی کبھی یہ کہا ہے کہ ہمیں پاکستان کے قانون اور آئین کی نظر میں مسلمان بنوایا جائے۔ نہ ہی ہم نے کسی پاکستانی حکومت سے کبھی اس چیز کی بھیک مانگی ہے۔ نہ ہی ہمیں کسی اسمبلی یا حکومت سے مسلمان کہلانے کے لئے کسی سرٹیفکیٹ کی ضرورت ہے۔ ہم اپنے آپ کو مسلمان کہتے ہیں کیونکہ ہم مسلمان ہیں۔ ہمیں اللہ تعالیٰ نے اور اس کے رسول ﷺ نے مسلمان کہا ہے۔

سوال حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے جماعت احمدیہ کی جانب سے کس ایمانی جذبے کا اظہار فرمایا؟

جواب حضور انور نے فرمایا: ہم لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ پڑھنے والے ہیں۔ ہم ارکان اسلام اور ارکان ایمان پر یقین رکھتے ہیں۔ ہم قرآن کریم پر ایمان رکھتے ہیں۔ ہم اس بات پر علی وجہ البصیرت قائم ہیں کہ حضرت محمد رسول اللہ ﷺ خاتم النبیین ہیں۔ حضرت مسیح موعودؑ نے فرمایا ہے کہ جو ختم نبوت کا منکر ہے مَیں اسے بے دین اور دائرہ اسلام سے خارج سمجھتا ہوں۔ وہ نہ احمدی ہے، نہ مسلمان ہے۔

سوال جماعت احمدیہ کی جانب سے جب یہ کہا جاتا ہے کہ جب ہم قرآن پڑھتے ہیں تو پھر ختم نبوت کے منکر کیونکر ہو سکتے ہیں تو غیر احمدی کیا اعتراض کرتے ہیں؟

جواب حضور انور نے فرمایا: اس پر غیر احمدی یہ اعتراض کر دیتے ہیں کہ نعوذ باللہ احمدی تو قرآن کریم کو بھی نہیں مانتے اور مرزا صاحب کے الہامات کو قرآن کریم سے افضل سمجھتے ہیں۔

سوال مخالف مولوی کس طرح بہتوں کے قبول احمدیت کا ذریعہ بن جاتے ہیں؟

جواب حضور انور نے فرمایا: کئی عرب جب احمدیت میں شامل ہوتے ہیں تو وہ بتاتے ہیں کہ جب ہم اپنے علماء سے جماعت کے بارے میں پوچھتے ہیں تو وہ بتاتے ہیں کہ احمدی قرآن کریم کو نہیں مانتے، آنحضرت ﷺ کو آخری نبی نہیں مانتے، انکا حج مختلف ہے، ان کا قبلہ اور ہے۔لیکن جب ہم تحقیق کرتے ہیں تو ان کا پول کھل جاتا ہے اور یہی مولوی اپنے جھوٹ کی وجہ سے بہتوں کے قبول احمدیت کا ذریعہ بن جاتے ہیں۔

سوال حضور انور نے اس اعتراض کا کیا جواب دیا کہ احمدی قرآن کو نہیں مانتے اور مرزا صاحب کے الہامات کو قرآن کریم سے افضل سمجھتے ہیں؟

جواب حضور انور نے فرمایا: حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے الہام ہیں کہ ’’اَلْخَیْرُ کُلُّهٗ فِی الْقُرْآن‘‘ کہ تمام بھلائی قرآن کریم میں ہے۔اور’’ جو قرآن کو عزت دیں گے وہ آسمان پر عزت پائیں گے۔‘‘ یہ نہیں فرمایا کہ میرے الہامات کو عزت دو۔اس وقت تک 75 زبانوں میں قرآن کریم کے مکمل تراجم شائع ہو چکے ہیں۔ بڑی بڑی اسلامی حکومتیں اور مذہبی تنظیمیں ذرا بتائیں کہ انہوں نے کتنی زبانوں میں قرآن کریم کے ترجمہ کی اشاعت کی ہے؟

سوال آنحضرت ﷺ کے خاتم النبیین ہونے کے متعلق حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو کیا الہامات ہوئے؟

جواب حضور انور نے فرمایا: ایک الہام یہ ہے کہ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّآلِ مُحَمَّدٍ سَیِّدِ وُلْدِ آدَمَ وَخَاتَمِ النَّبِیّٖنَ کہ درود بھیج محمد ﷺ پر اور آل محمدؐ پر جو سردار ہے آدم کے بیٹوں کا اور خاتم الانبیاء ہے۔صلی اللہ علیہ وسلم۔ یہ بھی الہام ہے کہ کُلُّ بَرَکَةٍ مِنْ مُّحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ کہ ہر ایک برکت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے ہے۔

سوال حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ کے ساتھ شرف مکالمہ و مخاطبہ کو کس وسیلے سے پایا؟

جواب حضور علیہ السلام اپنی کتاب تجلیات الٰہیہ میں فرماتے ہیں: اگر مَیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اُمّت نہ ہوتا اور آپ (ﷺ) کی پیروی نہ کرتا تو اگر دنیا کے تمام پہاڑوں کے برابر میرے اعمال ہوتے تو پھر بھی مَیں کبھی یہ شرف مکالمہ و مخاطبہ ہرگز نہ پاتا کیونکہ اب بجز محمدی نبوت کے سب نبوتیں بند ہیں۔

سوال حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنے ختم نبوت پر ایمان کا کس شاندار لفظوں میں اظہار فرمایا ہے؟

جواب حضور علیہ السلام نے فرمایا: مجھ پر اور میری جماعت پر جو یہ الزام لگایا جاتا ہے کہ ہم رسول اللہ ﷺ کو خاتم النبیین نہیں مانتے۔ یہ ہم پر افترائے عظیم ہے۔ہم جس قوّتِ یقین، معرفت اور بصیرت کے ساتھ آنحضرت ﷺ کو خاتم الانبیاء مانتے اور یقین کرتے ہیں اُس کا لاکھواں حصہ بھی دوسرے لوگ نہیں مانتے......اور اس عرفان کے شربت سے جو ہمیں پلایا گیا ہے ایک خاص لذّت پاتے ہیں۔

سوال حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ختم نبوت کی کیا حقیقت بیان فرمائی ہے؟

جواب حضور علیہ السلام نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ جو خاتم النبیین ہیں تو یہ نبوت اس طرح پر ختم نہیں ہوئی جیسے کوئی گلا گھونٹ کر ختم کر دے۔ ایسا ختم قابل فخر نہیں ہوتا۔ بلکہ رسول اللہ ﷺ پر نبوت ختم ہونے سے یہ مراد ہے کہ طبعی طور پر آپ پر کمالات نبوت ختم ہو گئے۔ یعنی وہ تمام کمالات متفرقہ جو آدم سے لے کر مسیح ابن مریم تک نبیوں کو دیئے گئے تھے وہ سب کے سب آنحضرت ﷺ میں جمع کر دیئے گئے۔

سوال قرآن کریم خاتم الکتب کس طرح ٹھہرا؟

جواب حضور علیہ السلام نے فرمایا: اور ایسا ہی وہ جمیع تعلیمات، وصایا اور معارف جو مختلف کتابوں میں چلے آتے ہیں وہ قرآن شریف پر آ کر ختم ہو گئے اور قرآن شریف خاتم الکتب ٹھہرا۔

سوال حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے خاتم النبیین کے کیا معنی بیان فرمائے ہیں؟

جواب حضورؑ نے فرمایا: خاتم النبیین کے بڑے معنی یہی ہیں کہ نبوت کے امور کو آدمؑ سے لے کر آنحضرت ﷺ پر ختم کیا۔ دوسرے یہ معنی ہیں کہ کمالاتِ نبوت کا دائرہ آنحضرت ﷺ پر ختم ہو گیا۔ یہ سچ اور بالکل سچ ہے کہ قرآن نے ناقص باتوں کا کمال کیا اور نبوت ختم ہو گئی۔ الغرض مُہرِ نبوت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے نشان نبوت میں سے ایک نشان ہے جس پر ایمان لانا ہر مسلمان مومن کو ضروری ہے۔

سوال حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے آنحضرت ﷺ کے مقام ختم نبوت کے ذریعہ اسلام کی دوسری قوموں پر کیا برتری ثابت فرمائی ہے؟

جواب حضور علیہ السلام نے فرمایا: جہاں پر دلائل اور معرفت طبعی طور پر ختم ہو جاتے ہیں وہ وہی حد ہے جس کو ختم نبوت کے نام سے موسوم کیا گیا ہے۔ رسول اللہ ﷺ کی تشریف آوری سے ایمان اور عرفان کی تکمیل ہوئی۔ دوسری قوموں کو روشنی پہنچی۔ کسی اور قوم کو بیّن اور روشن شریعت نہیں ملی۔ اگر ملتی تو کیا وہ عرب پر اپنا کچھ بھی اثر نہ ڈال سکتی۔ عرب سے وہ آفتاب نکلا کہ اُس نے ہر قوم کو روشن کیا اور ہر بستی پر اپنا نور ڈالا۔

سوال قرآن مجید کو کیا فخر حاصل ہے؟

جواب حضور علیہ السلام نے فرمایا: یہ قرآن کریم ہی کو فخر حاصل ہے کہ وہ توحید اور نبوت کے مسئلے میں کُل دنیا کے مذاہب پر فتح یاب ہو سکتا ہے۔ یہ فخر کا مقام ہے کہ ایسی کتاب مسلمانوں کو ملی ہے۔ جو لوگ تعلیم و ہدایتِ اسلام پر معترض ہوتے ہیں وہ بالکل کور باطنی اور بے ایمانی سے بولتے ہیں۔

سوال حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے کامل تعلیم کی کیا خصوصیات بیان کی ہیں؟

جواب حضور علیہ السلام نے فرمایا: تعلیم وہی کامل ہو سکتی ہے جو انسانی قُویٰ کی پوری مربی اور متکفل ہو۔ نہ یہ کہ ایک ہی پہلو پر واقع ہوئی ہو۔ انسانی قُویٰ اور فطرت خدا تعالیٰ کی فعلی کتاب ہے۔ پس اس کی قولی کتاب جو کتاب اللہ کہلاتی ہے اس کی ساخت اور بناوٹ کے مخالف اور متضاد کیونکر ہو گی؟

سوال اگر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نہ آتے تو کیا ہوتا؟

جواب حضورؑ نے فرمایا: اگر رسول اللہ ﷺ نہ آتے تو انبیاء سابقین کے اخلاق، ہدایات، معجزات اور قوت قدسیہ پر اعتراض ہوتے مگر حضورؐ نے آ کر ان سب کو پاک ٹھہرایا۔ اگر اب تک رسول اللہؐ نہ آتے تو ایمان تباہ ہو جاتا اور زمین لعنت اور عذابِ الٰہی سے تباہ ہو جاتی۔

سوال حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنے دعویٰ نبوت کی کیا حقیقت بیان فرمائی ہے؟

جواب حضور علیہ السلام نے فرمایا: جو شخص آنحضرت ﷺ کے دامن فیوض سے اپنے تئیں الگ کر کے، براہ راست نبی اللہ بننا چاہتا ہے تو وہ ملحد بے دین ہے۔ ایسا شخص اپنا کوئی نیا کلمہ بنائے گا اور عبادات میں کوئی نئی طرز پیدا کرے گا اور احکام میں کچھ تغیر و تبدّل کر دے گا۔ بلاشبہ وہ مسیلمہ کذّاب کا بھائی ہے اور اس کے کافر ہونے میں کچھ شک نہیں۔ آپؐ کے بعد کوئی نبی نہیں مگر وہی جس کی تربیت آپ ﷺ کے فیضان سے ہوئی ہو۔

سوال آنحضرت ﷺ کے بعد نبوت کے مقام پر کون فائز ہو سکتا ہے؟

جواب حضور علیہ السلام نے فرمایا: آپ ﷺ کے بعد نبوت کے مقام پر وہی شخص فائز ہو سکتا ہے جو آپ ﷺ کی اُمّت میں سے ہو اور آپ ﷺ کا کامل پَیرو ہو اور اس نے تمام کا تمام فیضان آپ ﷺ ہی سے پایا ہو اور آپ کے نور سے منوّر رہا ہو۔

سوال جو شخص آنحضرت ﷺ اور قرآن کریم سے الگ ہوا اُسے حضرت مسیح موعودؑ نے کیا تنبیہ فرمائی؟

جواب حضورؑ نے فرمایا: جو آپ ﷺ سے الگ ہو گیا اور اس نے آپ کی پیروی نہ کی وہ ہلاک ہو گیا۔ جو قرآن کریم کی پیروی سے ذرہ بھر بھی دُور ہوا وہ ایمان کے دائرے سے خارج ہو گیا اور جس نے آپ ﷺ کے وصایا میں سے کوئی چھوٹی سے وصیت بھی ترک کر دی تو وہ گمراہ ہو گیا۔ اور جس نے نبوت کا دعویٰ کیا اور یہ اعتقاد نہ رکھا کہ وہ خیر البشر محمد مصطفیٰ کا ہی تربیت یافتہ ہے اور یہ کہ قرآن کریم خاتم الشرائع ہے تو وہ ہلاک ہو گیا اور کافروں اور فاجروں میں جا ملا۔ ☆☆

سیّدنا حضرت امیرالمومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا دورہ یورپ 2005

ہاسلٹ (بلجیم) میں نوخرید کردہ مشن ہاؤس کا معائنہ، بیت النصر (کولون، جرمنی) میں ورود مسعود، والہانہ استقبال اور احباب سے ملاقات

بیت السبوح (فرنکفرٹ) میں ورود مسعود، فیملی ملاقاتیں، مسجد بیت العلیم (ورزبرگ، جرمنی) کے افتتاح کے موقع پر احباب جماعت سے خطاب

> مسجد تو بن گئی اب اپنے عمل سے ثابت کرو کہ احمدی ہونے کے بعد واقعی آپ میں نیک تبدیلیاں آئی ہیں
> آپ نے اس علاقہ میں اسلام اور احمدیت کے سفیر بن کر پیغام پہنچانا ہے
> اپنے کاموں کا حرج کر کے بھی مسجد میں آئیں اور خدا کی عبادت کو قائم کریں

مسجد کے افتتاح کے موقع پر ورزبرگ میں تقریب بیعت، مسجد بیت الجامع آفن باخ کے سنگ بنیاد کی مبارک تقریب

بینز ہائیم (Bensheim) میں مسجد بشیر کا سنگ بنیاد، جلسہ سالانہ جرمنی کے انتظامات کا معائنہ اور کارکنان سے خطاب

خطبہ جمعہ کے ساتھ جلسہ سالانہ جرمنی کا افتتاح، احمدیہ سٹوڈنٹ ایسوسی ایشن جرمنی کے ساتھ میٹنگ اور طلباء کو نہایت اہم زرّیں ہدایات

> اس تعلیمی ماحول میں جہاں فیس اور تعلیمی اخراجات کم ہیں یہ ناشکری ہوگی اگر ہمارے طلباء تعلیم کی طرف توجہ نہ دیں، جماعت کو ہر فیلڈ میں سائنسدان چاہئیں، جن طلباء میں پوٹینشل ہے وہ اعلیٰ تعلیم حاصل کریں

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے گزشتہ دوروں کی جو رپورٹیں اخبار بدر میں شائع ہونے سے رہ گئی ہیں، وہ قارئین کے استفادہ کیلئے شائع کی جا رہی ہیں۔ (ایڈیٹر)

22/اگست 2005ء (بروز سوموار)

تیسویں جلسہ سالانہ جرمنی کو رونق اور برکت بخشنے اور ہزاروں شرکائے جلسہ کو اپنے ایمان افروز خطابات سے نوازنے کیلئے سیدنا حضرت امیرالمومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز جماعت احمدیہ جرمنی کے دورہ کیلئے مسجد فضل لندن سے مورخہ 22/اگست 2005ء کو روانہ ہوئے اور بیت السلام برسلز (بلجیم) میں ایک رات قیام کرنے کے بعد بیت النصر کولون سے ہوتے ہوئے 23/اگست 2005ء کی شام بخیر و عافیت فرنکفورٹ میں واقع جماعت احمدیہ جرمنی کے مرکز بیت السبوح میں ورود فرما ہوئے، الحمدللہ۔

سیدنا حضرت امیرالمومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز جماعت احمدیہ جرمنی کے اس دورہ کے لئے مورخہ 22/اگست 2005ء کی صبح گیارہ بج کر پچیس منٹ پر دعا کے ساتھ مع افرادِ قافلہ مسجد فضل لندن سے روانہ ہوئے۔ امیر جماعت برطانیہ محترم رفیق حیات صاحب اپنے رفقا کے ساتھ دو گاڑیوں میں انگلستان کی بندرگاہ Dover تک مشایعت کے لئے آئے۔ یہاں سمندری سفر Sea Cat کے ذریعہ مقررہ وقت 14:00 سے کچھ دیر تاخیر کے ساتھ شروع ہو کر 16:10 بجے مکمل ہوا جب Sea Cat کی تیز رفتار فیری فرانس کی بندرگاہ Calias پر لنگر انداز ہوئی۔ یہاں امیر جماعت بلجیم مکرم حامد محمود شاہ صاحب اور بعض دیگر احباب نے حضور کا استقبال کرنے کی سعادت پائی۔ حضور کا یہ قافلہ دو سو کلومیٹر کا سفر کر کے شام چھ بج کر چالیس منٹ پر جماعت احمدیہ بلجیم کے مرکز بیت السلام واقع برسلز پہنچا تو کثیر تعداد میں جمع احباب جماعت نے پرجوش نعرے لگا کر اور بچوں نے نظمیں پڑھتے ہوئے حضور کا استقبال کیا۔ یہاں پہنچنے کے چند منٹ بعد حضور ایدہ اللہ نے ظہر اور عصر کی نمازیں پڑھائیں اور اس موقع پر چار سو کے لگ بھگ موجود احباب جماعت کو شرفِ مصافحہ بخشا اور بعد ازاں لجنہ ہال میں تشریف لا کر انہیں السلام علیکم کہا۔ رات نو بج کر پانچ منٹ پر حضور نے مسجد میں تشریف لا کر نماز مغرب و عشاء پڑھائی۔ اسکے بعد حضور اپنی رہائشگاہ میں تشریف لے گئے۔

......☆......☆......☆......

23/اگست 2005ء (بروز منگل)

آج علی الصبح سوا پانچ بجے حضور انور نے مسجد بیت السلام، برسلز میں تشریف لا کر نمازِ فجر پڑھائی اور دس بج کر بیس منٹ پر جرمنی کے سفر پر روانہ ہونے کیلئے اپنی رہائشگاہ سے باہر تشریف لائے، جہاں حضور کی اقتداء میں سینکڑوں احباب جماعت نے الوداعی دعا کے ساتھ اپنے پیارے آقا کو رخصت کیا۔ حضور کا یہ قافلہ بیت السلام سے دس بج کر بیس منٹ پر روانہ ہوا اور ہاسلٹ (Hasselt) نامی شہر میں جماعت بلجیم کے ایک نوخرید کردہ مشن ہاؤس میں رُکا جہاں حضور نے کچھ دیر ٹھہر کر اس مشن ہاؤس کا تفصیلی معائنہ فرمایا۔ اس کے بعد قافلہ ٹھیک بارہ بج کر چھبیس منٹ پر جرمنی کی سرحد پر پہنچا۔

جرمنی کی سرحد پر امیر جماعت جرمنی محترم عبداللہ واگس ہاؤزر صاحب، مبلغ انچارج محترم مولانا حیدر علی ظفر صاحب، جنرل سیکرٹری جرمنی مکرم ڈاکٹر محمود احمد طاہر صاحب، صدر مجلس خدام الاحمدیہ مکرم مظفر احمد صاحب نے اپنے چند رفقاء کے ساتھ حضور کا خیر مقدم کرنے کی سعادت حاصل کی۔ بیت السلام برسلز سے امیر جماعت بلجیم مکرم حامد محمود شاہ صاحب مبلغ سلسلہ مکرم نصیر احمد شاہد صاحب اور صدر مجلس خدام الاحمدیہ مکرم این اے شمیم صاحب اپنے چند رفقاء کے ساتھ جرمنی تک مشایعت کی غرض سے آئے۔ یہاں حضور اقدس نے ان سب احباب کو شرف مصافحہ بخش کر دعائیں دیتے ہوئے رخصت فرمایا۔

کولون میں ورود

اسکے ساتھ ہی قافلہ اگلی منزل کیلئے روانہ ہو کر ایک بج کر بیس منٹ پر جرمنی کے چوتھے بڑے صنعتی شہر کولون میں واقع جماعت کے ریجنل مرکز بیت النصر میں پہنچا۔ یہاں سینکڑوں احباب جماعت جن میں مرد وزن اور بچے شامل تھے، نے حضور اقدس کی گاڑی احاطہ میں داخل ہوتے ہی وارفتگی کے عالم میں استقبالیہ نعروں کے ساتھ استقبال کیا۔ حضور گاڑی سے باہر تشریف لائے تو قائمقام ریجنل امیر مکرم محمد انیس صاحب دیالگڑھی، ریجنل مبلغ سلسلہ مکرم مولانا ڈاکٹر محمد جلال شمس صاحب اور مقامی صدر جماعت مکرم خالد احمد صاحب نے حضور کا استقبال کرنے کی سعادت حاصل کی۔ ایک بچے نے بچوں کی نمائندگی میں حضور اقدس کو خوش آمدید کہتے ہوئے پھولوں کا گلدستہ پیش کیا اور ایک بچی نے حضرت بیگم صاحبہ کی خدمت میں پھول پیش کر کے تمام بچیوں کی طرف سے اِستقبال کرنے کی سعادت حاصل کی۔ اس موقع پر حضور اقدس کچھ دیر محترم امیر صاحب کے ساتھ یہاں کے پروگرام کے بارے میں گفتگو فرماتے رہے۔ اس دوران بچیاں جو رنگ برنگے خوبصورت لباس میں ملبوس تھیں، نہایت شیریں اور محبت بھری آوازوں میں استقبالیہ نظمیں پڑھتی رہیں جس سے سارے ماحول میں ایک خاص پرسرور کیفیت پیدا ہوگئی تھی۔

یہاں ورود فرما ہونے کے چند منٹ بعد حضور پرنور تیاری کر کے نمازِ ظہر و عصر کی ادائیگی کیلئے مسجد میں تشریف لے آئے۔ نماز کے لئے تشریف لاتے ہوئے حضور نے حاضرین کو دیکھ کر مقامی عہدیداران سے مقامی احباب جماعت کی تعداد کے بارے میں دریافت فرمایا۔ پھر جمع اور قصر کر کے حضور نے نمازیں پڑھائیں اور پھر کمال شفقت سے فرمایا کہ ان احباب سے ملاقات بھی ہو جائے۔ چنانچہ منتظمین نے فوری طور پر احباب جماعت کو منظم کر لیا جس پر حضور نے مسجد میں موجود تمام احباب جماعت کو شرفِ مصافحہ عطا فرمایا اور بچوں کو مصافحہ کے ساتھ چاکلیٹ کے تحفہ سے بھی نوازا۔ اس موقع پر ایک پولیس افسر Mr Kiegel بھی بڑی محبت کے ساتھ حضور کی خدمت میں حاضر ہوئے اور مصافحہ کا شرف حاصل کیا۔ یہ پولیس افسر حکومت کی طرف سے ڈیوٹی پر تھے اور حضور اقدس کی شخصیت سے متاثر ہو کر حضور سے ملنے چلے آئے تھے۔ اس کے بعد حضورِ انور لجنہ ہال میں تشریف لے گئے جہاں خواتین کو سلام کیا اور بچیوں میں چاکلیٹ تقسیم فرمائے۔ قریباً پونے تین بجے حضور اقدس اپنی رہائشگاہ میں تشریف لے گئے اور کھانا تناول فرمانے اور کچھ دیر آرام کے بعد چار بج کر آٹھ منٹ پر اپنی رہائشگاہ سے باہر تشریف لائے جہاں مقامی عہدیدارانِ جماعت حضور ایدہ اللہ کے ساتھ

تصویر بنوانے کے منتظر تھے۔ حضور نے ازراہِ شفقت ان کے ساتھ تصویر بنوائی۔ اس موقع پر وہاں موجود بچیوں نے دعائیہ وداعی اشعار خوش الحانی سے پڑھنے شروع کردیئے جنہیں سن کر حضور اُن بچیوں کے پاس تشریف لے گئے۔ اسکے بعد محترم امیر صاحب سے حضور انور بیت النصر اور کولون شہر کے بارے میں کچھ دیر تک تفاصیل دریافت فرماتے رہے، اس گفتگو سے حضور اقدس کی اس خواہش کا اظہار ہوتا تھا کہ اس عمارت کی مسجد کی شکل پر تعمیر نو ہونی چاہئے یا کم از کم کسی اور جگہ زمین خرید کر ایک باقاعدہ مسجد تعمیر کی جائے۔ امیر صاحب نے حضور انور کو اس مرکز کے بارے میں بتایا کہ اسے سو مساجد منصوبہ سے پہلے خرید کیا گیا تھا اور حضور ایدہ اللہ کی ہدایت اور خواہش کے مطابق اسے مسجد کی شکل دینے کے امکانات کا جائزہ لیں گے۔ یاد رہے کہ اس مرکز میں حضور اقدس پہلی مرتبہ ورود فرما ہوئے تھے۔

اسکے بعد حضور پرنور نے چار بج کر بیس منٹ پر اجتماعی الوداعی دعا کرائی اور مع افراد قافلہ فرنکفرٹ کے لئے روانہ ہوگئے۔

بیت السبوح (فرنکفرٹ) میں ورود مسعود

حضور کا قافلہ کولون سے روانہ ہوکر چھ بجکر پچاس منٹ پر بیت السبوح فرنکفرٹ پہنچا تو لوکل امیر مکرم فلاح الدین خان صاحب نے اپنے بعض رفقاء کے ساتھ حضور کا استقبال کیا۔ دو بچوں نے پھولوں کے گلدستے حضور اقدس اور حضرت بیگم صاحبہ کی خدمت میں پیش کرنے کی سعادت حاصل کی۔ حضور اقدس استقبال کیلئے حاضر احباب جماعت کے سامنے سے گزرتے ہوئے، سب کو ہاتھ ہلا کر سلام کرتے ہوئے اپنی رہائشگاہ میں تشریف لے گئے اور ٹھیک نو بجے رات مسجد بیت السبوح میں تشریف لائے اور مغرب وعشاء کی نمازیں پڑھائیں۔ نمازوں کے بعد حضور نے بیت السبوح کا تفصیلی معائنہ فرمایا اور ہر دفتر میں نیز بیت السبوح میں مقیم مربیانِ سلسلہ کے گھروں میں تشریف لے گئے۔ حضور اقدس نے معائنہ کے دوران دفاتر میں موجود کارکنان سلسلہ سے ان کے کام سے متعلق دریافت فرمایا اور انہیں ضروری ہدایات سے نوازا، خصوصاً سیکرٹری امورِ خارجہ کو جلسہ کیلئے تشریف لانے والے جرمن مہمانوں کے بارے خصوصی ہدایات دیں۔ اسی دوران حضور بیت السبوح کی تیسری منزل پر کھلے صحن پر تشریف لے جاکر بیت السبوح کا بلندی سے نظارہ فرماتے رہے اور امیر صاحب کو اس بارے میں بعض ہدایات سے نوازتے رہے۔ دفاتر کے معائنہ کے بعد حضور اپنی رہائشگاہ میں تشریف لے گئے۔

......☆......☆......☆......

24 اگست 2005ء (بروز بدھ)

سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے جماعت احمدیہ جرمنی کے دورہ اگست 2005ء کے دوسرے روز کا آغاز نمازِ فجر سے کیا۔ حضور پرنور صبح ساڑھے پانچ بجے اپنی رہائشگاہ سے مسجد میں تشریف لائے اور نمازِ فجر پڑھائی۔

دفتری مصروفیات کا آغاز صبح سوا دس بجے ہوا۔ پہلے حضور انور نے ضروری ڈاک ملاحظہ فرمائی۔ بعد ازاں ساڑھے دس بجے فیملی ملاقاتوں کا آغاز ہوا جس کا سلسلہ ڈیڑھ بجے تک جاری رہا۔ آج کی ان ملاقاتوں میں جرمنی کے علاوہ پاکستان، ترکی، نیوزی لینڈ، اور ڈنمارک سے تعلق رکھنے والے 58 خاندانوں کے کل 188 افراد نے حضور انور سے شرف ملاقات حاصل کیا۔ اس کے بعد حضور انور اپنی رہائشگاہ میں تشریف لے گئے۔

مسجد بیت العلیم (Würzburg) کا افتتاح

وُرزبرگ (Würzburg) جرمنی کے سب سے بڑے صوبہ BAYERN اور جماعتی تنظیم کے اعتبار سے Mainfranken ریجن کا ایک مشہور شہر ہے، یہاں جماعت کو اللہ تعالیٰ کے فضل سے سو مساجد منصوبہ کے تحت اِمسال مسجد تعمیر کرنے کی توفیق بخشی، الحمد للہ۔ آج سہ پہر سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے یہاں تشریف لاکر اس مسجد کا افتتاح فرمایا۔

سوا لاکھ آبادی پر مشتمل Würzburg شہر کلیساؤں کیلئے مشہور ہونے کے علاوہ ایک علمی شہر بھی ہے کہ اِس کے 13 شہری نوبل انعام یافتہ ہیں۔ جماعت کے لئے اس شہر کی خاص تاریخی اہمیت یہ ہے کہ اِسی علاقہ سے ایک جرمن خاتون نے 1907ء میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی خدمت میں ایک خط لکھا تھا، جس کا اردو ترجمہ ہفت روزہ بدر کے شمارہ 14/مارچ 1907ء میں شائع ہوا تھا۔ اس میں اس خاتون نے بڑی سعادت کے ساتھ حضور علیہ السلام کی خدمت اقدس میں تحریر کیا تھا کہ اس علاقہ میں اگر کوئی خدمت وہ کرسکیں تو اس کیلئے ارشاد فرمائیں۔

یہاں حضور اقدس مع افرادِ قافلہ ساڑھے پانچ بجے ورود فرما ہوئے۔ حضور کا استقبال کرنے کی سعادت ریجنل امیر مکرم احسان الحق صاحب اور مقامی صدر جماعت مکرم مبارک احمد خان صاحب کو ملی جبکہ دو بچوں نے علی الترتیب حضور اقدس اور حضرت بیگم صاحبہ کی خدمت میں پھول پیش کئے اور سینکڑوں مردوزن اور بچوں نے استقبالیہ نعرے لگا کر اور نظمیں گا کر حضور سے اپنی والہانہ محبت کا اظہار کیا۔ بچوں کے ہاتھوں میں لوائے احمدیت اور جرمنی کے جھنڈوں والی خوبصورت جھنڈیاں تھیں جو بہت خوبصورت نظارہ پیش کررہی تھیں۔

حضور اقدس مسجد کے احاطہ میں تشریف لائے تو سب سے پہلے اس تختی کی نقاب کشائی فرمائی جس پر مسجد کے افتتاح کی اس تقریب کے حوالہ سے تاریخی عبارت درج ہے۔ اس کے بعد حضور اقدس نے مسجد کے چاروں طرف تشریف لے جاکر جائزہ لیا اور اس کے بارہ میں تفصیلات دریافت کیں۔ حضور کو مقامی عہدیداران نے بتایا کہ اس مسجد کی زمین کا کل رقبہ 2700 مربع میٹر ہے اور مسقّف حصہ (400 مربع میٹر میں) مجموعی طور پر 360 نمازی سما سکتے ہیں۔ شعبہ سو مساجد کے انچارج و نائب امیر جماعت جرمنی مکرم سعید گیسلر صاحب اور ان کے ساتھی مکرم شکیل احمد صاحب نے حضور انور کے دریافت فرمودہ امور سے متعلق تفصیلات بتائیں۔ انہوں نے حضور انور کو بتایا کہ اِس مسجد میں پہلی مرتبہ شمسی توانائی سے چلنے والا پانی گرم کرنے کا نظام لگایا گیا ہے جس کے متعلق توقع ہے کہ ہماری ضروریات کیلئے کافی ہوگا۔ حضور انور نے مسجد کے مینار کے بارے میں بڑی دلچسپی سے پوچھا کہ وہ کہاں ہے۔ حضور انور کو بتلایا گیا کہ سامنے کی طرف ہے چنانچہ حضور نے مسجد کے سامنے تشریف لے جاکر مینار ملاحظہ فرمایا اِس موقع پر حضور کو بتایا گیا کہ یہ مینار آٹوبان سے دُور سے بھی نظر آجاتا ہے اور رات کے وقت اس کے اوپر والے حصہ میں روشنی کا انتظام بھی ہے۔ پھر حضور مسجد کے مسقّف حصہ میں تشریف لائے جہاں سب احباب جماعت نماز کی تیاری کرکے صفوں میں بیٹھے تھے اور اذان کہی جاچکی تھی۔ چنانچہ حضور اقدس نے نمازِ ظہر وعصر پڑھائیں اور اس طرح سے اِس مسجد کا افتتاح عمل میں آیا۔

نمازوں کے بعد اِسی جگہ ایک مختصر سی تعارفی تقریب ہوئی جس کا آغاز تلاوت قرآنِ کریم سے ہوا جو مکرم محمد ایوب صاحب نے کی۔ تلاوت کی جانے والی آیات کے اردو اور جرمن ترجمہ کے بعد محترم امیر صاحب جرمنی نے اختصار کے ساتھ مسجد کے بارہ میں بتایا کہ جرمنی میں یہ ساتویں مسجد ہے جس کا افتتاح سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمارہے ہیں۔ آپ نے بتایا کہ یہ قطعہ زمین 2000ء میں خرید کیا گیا تھا اور مختلف مراحل سے گزرتے ہوئے گزشتہ سال دسمبر میں اس پر مسجد کی تعمیر کا آغاز ہوا۔ محترم امیر صاحب نے بتایا کہ عام طور پر جرمنی میں ہمیں مساجد کی منظوری حاصل کرنے میں بہت دشواریوں کا سامنا کرنا پڑتا ہے مگر اس مسجد کے حوالہ سے کوئی ایسی بات ہمیں پیش نہیں آئی۔ آپ نے مزید بتایا کہ اس مسجد میں بیشتر تعمیری کام ہمارے احباب نے وقارِ عمل کے ذریعہ کیا ہے جنہوں نے اپنے کاموں کا حرج کرکے اس کیلئے وقت دیا۔ امیر صاحب نے حضور کی خدمت میں ان کیلئے درخواست دعا کی اور ان میں سے نمایاں طور پر خدمت بجالانے والے احباب میں سندات تقسیم کرنے کی درخواست بھی کی۔ چنانچہ حضور انور نے از راہِ شفقت مندرجہ ذیل احباب کو سنداتِ خوشنودی عطا فرمائیں: مکرم مبارک احمد خان صاحب، مکرم راحت اقبال صاحب، مکرم محمد ارشاد صاحب، مکرم مبین احمد بلوچ صاحب، مکرم نادر احمد صاحب، مکرم رانا عرفان احمد صاحب، مکرم محمد ظفر اللہ صاحب، مکرم سکندر خان صاحب، مکرم خواجہ وسیم احمد صاحب، مکرم ملک محمد احمد صاحب اور مکرم محمد اعجاز صاحب۔

تقسیم سندات کے بعد حضور اقدس منبر پر تشریف لائے اور تشہد وتعوذ اور سورہ فاتحہ کی تلاوت کے بعد ایک مختصر سا خطاب فرمایا۔ حضور انور نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں ہمیں نصیحت فرمائی ہے کہ کھاؤ اور پیئو مگر اسراف مت کرو۔ اس کا مساجد کے ساتھ بھی تعلق ہے اور وہ یہ کہ آپ جو یہاں آئے ہیں، یہاں آکر دنیاداری میں نہ پڑ جائیں بلکہ ہمارا بڑا مقصد اللہ تعالیٰ کی عبادت ہونا چاہئے، مساجد کو آباد کرنا ہمارے پیش نظر رہنا چاہئے۔ اس لئے جو لوگ اس علاقہ میں رہتے ہیں ان کی ذمہ داری بنتی ہے کہ وہ اس مسجد کو آباد رکھیں۔ حضور نے فرمایا کہ مجھے بتایا گیا ہے کہ ڈیڑھ سو کے قریب احباب یہاں قرب وجوار میں رہتے ہیں، اس لئے صرف پانچ دس افراد نمازوں کیلئے نہیں آنے چاہئیں۔ حضور نے احباب پر واضح فرمایا کہ اب آپ نے اس علاقہ کے لوگوں کو یہ بتانا بھی ہے کہ جو ہم کہتے ہیں کرتے بھی ہیں یعنی اگر ہم خدا کی عبادت کرنے کے لئے مساجد بناتے ہیں تو ان میں پانچ وقت آکر عبادت کرتے بھی ہیں۔ اس لئے اپنے کاموں کا حرج کرکے بھی یہاں آتے رہیں اور خدا کی عبادت کو قائم کریں اور ارد گرد کے لوگوں کے لئے روشنی کے سامان کریں۔

حضور نے فرمایا کہ اس علاقہ میں یہ پہلا مینار ہے جس میں روشنی کا بھی انتظام ہے۔ اگر تو یہ دکھاوے کیلئے ہے تو پھر اس کا کوئی فائدہ نہیں اور اگر یہ بطور Symbol ہے تو پھر اس کا فائدہ ہے کہ اس کی روشنی پھیلے گی اور لوگوں کیلئے فائدہ کا باعث ہوگی۔ اس لئے جب بھی مسجد آئیں۔ ہر دفعہ مینار کو دیکھ کر سوچیں کہ ہم نے اسلام اور احمدیت کا پیغام دور دور تک پہنچانا ہے۔ اور محض 180 کی تعداد پر ہی نہیں بیٹھے رہنا بلکہ یہاں کے لوگوں کو بھی اس پیغام سے روشناس کرانا ہے اور

ارشاد حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس

”ہر اس بات کو برا سمجھیں جسے اللہ تعالیٰ نے برا کہا ہے اور ہر اس بات پر عمل کریں جسکے کرنے کا اللہ تعالیٰ نے حکم دیا ہے۔“

(خطبہ جمعہ فرمودہ 14/اکتوبر 2016)

طالب دُعا: بشیر احمد مشتاق (صدر جماعت احمدیہ حلقہ اِرم لین) سری نگر، جموں اینڈ کشمیر

ارشاد حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس

”ہمارے اجتماعات کی اصل روح تو یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ سے تعلق اور آپس میں محبت واخوت میں بڑھ جائے۔“

(خطبہ جمعہ فرمودہ 30/ستمبر 2016)

طالب دعا: برہان الدین چراغ ولد چراغ الدین صاحب مرحوم مع فیملی، افراد خاندان ومرحومین، ننگل باغبانہ، قادیان

اپنے عمل سے اپنے نمونے سے بتانا ہے کہ یہ اسلام ہے جس سے نجات کی راہیں کھلتی ہیں اور اللہ کا قرب حاصل ہوتا ہے۔ پس آپ نے اس علاقہ میں اسلام اور احمدیت کے سفیر بن کر پیغام پہنچانا ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ مساجد بنیں گی تو لوگوں کی اسلام کی طرف جلدی توجہ ہوگی۔ اس لئے مسجد تو بن گئی اب اپنے عمل سے ثابت کرو کہ احمدی ہونے کے بعد واقعی آپ میں نیک تبدیلیاں آئی ہیں۔ اللہ کرے کہ ہم سب کو اسکی توفیق ملے، آمین۔

حضور پرنور کے اس خطاب کے بعد امیر صاحب جرمنی نے حضور کی خدمت میں عرض کیا کہ اس وقت چند زیر تبلیغ دوست حضور کے دست مبارک پر بیعت کر کے سلسلہ عالیہ احمدیہ میں شامل ہونا چاہتے ہیں۔ اگر چہ یہ اچانک پروگرام تھا مگر حضور نے اسے منظور فرمالیا اور چند لمحوں میں بیعت شروع ہوگئی جس میں وہاں موجود سبھی احباب بھی شامل ہو گئے۔ حضور اقدس نے اردو زبان میں بیعت لی جب کہ مکرم محمد الیاس مجوکہ صاحب نیشنل سیکرٹری تبلیغ جرمنی اس کا جرمن زبان میں ترجمہ ساتھ ساتھ دہراتے چلے گئے۔ اس موقع پر تین مردوں اور تین خواتین نے بیعت کرنے کی سعادت حاصل کی۔ بیعت کے بعد دعا ہوئی جس کے بعد کچھ دیر تک حضور اقدس یہیں تشریف فرما رہے اور ان تینوں سے باری باری ان کے بارے میں دریافت فرماتے رہے۔ حضور نے ان سے بطور خاص دریافت فرمایا کہ آپ کو بیعت کے الفاظ اور ان کا مفہوم سمجھ آیا ہے؟ حضور جن صاحب سے گفتگو فرما رہے ہوتے ان کا ہاتھ اپنے ہاتھوں میں تھامے رکھتے۔ اس طرح ان احباب کو غیر معمولی برکت نصیب ہوئی، اللہ کرے کہ انہیں استقامت عطا ہو اور احمدی ہونے کے بعد وہ پاک اور نیک تبدیلی ان میں آئے جس کے لئے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے جماعت احمدیہ کی بنیاد رکھی تھی، آمین۔

تقریب بیعت کے بعد حضور اقدس خواتین کے ہال میں تشریف لے گئے اور خواتین کو سلام کہا نیز بچیوں میں چاکلیٹ تقسیم فرمائے۔ پھر مسجد کے احاطہ میں یادگار کے طور پر ایک پودا لگایا اور اس کے بعد مسجد کے اُس رہائشی حصہ میں تشریف لے گئے جہاں حضور اور افرادِ خانہ کے لئے چائے کا انتظام کیا گیا تھا۔ دیگر افرادِ قافلہ اور مہمانوں کے لئے مقامی جماعت نے مسجد کے احاطہ میں چائے کا انتظام کر رکھا تھا۔

حضور اقدس سات بج کر بیس منٹ پر باہر تشریف لائے اور یہاں سے روانگی سے قبل مقامی مجلس عاملہ اور احباب جماعت کے ساتھ تصاویر بنوائیں اور ٹھیک ساڑھے سات بجے بیت الجامع آفن باخ کے سنگ بنیاد کی تقریب کے لئے روانہ ہو گئے۔

بیت الجامع آفن باخ کے سنگ بنیاد کی تقریب

سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز مجلس انصار اللہ جرمنی کے چندے سے تعمیر کی جانے والی مسجد بیت الجامع کے سنگ بنیاد کی تقریب کیلئے مع افرادِ قافلہ رات آٹھ بجکر چونتیس منٹ پر Boschweg، Offenbach پر واقع جماعت کے خرید کردہ قطعہ زمین پر رونق افروز ہوئے۔ حضور انور کا استقبال صدر صاحب مجلس انصار اللہ جرمنی محترم ماسٹر مقصود احمد صاحب اور ریجنل امیر آفن باخ مکرم میاں محمود احمد صاحب نے کیا۔ اس موقع پر حضور نے دریافت فرمایا کہ مقامی صدر جماعت کہاں ہیں۔ چنانچہ وہ فوراً حضور کی خدمت میں حاضر ہو گئے۔

سنگ بنیاد رکھے جانے سے قبل یہاں لگائے گئے خیموں میں ایک مختصر سی تعارفی تقریب ہوئی، جس کے آغاز میں محترم ہدایت اللہ شاد صاحب نے سورہ بقرہ کی وہ آیات تلاوت کیں جن میں حضرت ابراہیم علیہ السلام کی ان دعاؤں کا ذکر ہے جو آپ نے خانہ کعبہ کی تعمیرِ نو کے وقت کی تھیں۔ اردو و جرمن ترجمہ کے بعد محترم امیر صاحب جرمنی نے اس مسجد کے بارہ میں بعض اعداد وشمار بتائے، جن کے مطابق قطعہ زمین 1700 مربع میٹر پر مشتمل ہے اور اس پر 570 مربع میٹر رقبہ کی تعمیر کرنے کا منصوبہ ہے جس میں قریباً 500 افراد کے لئے نماز پڑھنے کی گنجائش ہوگی۔ اِس کا مینار 17 میٹر بلند ہوگا اور اس میں زیر زمین ایک گیراج بنایا جائے گا جس میں 36 کاروں کے پارک کئے جانے کا انتظام ہوگا۔ اس مسجد کا نقشہ ہماری ایک خاتون طالبہ علم محترمہ مبشرہ مجوکہ صاحبہ نے تیار کیا ہے۔ محترم امیر صاحب نے بتایا کہ اس مسجد کی تعمیر کا زیادہ تر کام ٹھیکہ پر ہوگا۔

اِسکے بعد حضور انور سنگ بنیاد رکھے جانے کی جگہ پر تشریف لے گئے اور دعا کے ساتھ پہلی اینٹ نصب فرمائی۔ پھر حسب پروگرام حضور انور کے ارشاد پر حضرت بیگم صاحبہ مدظلہا نے اینٹ رکھی اور آپ کے بعد مندرجہ ذیل احباب نے باری باری اینٹیں رکھنے کی سعادت حاصل کی:

مکرمہ صاحبزادی امتہ القدوس صاحبہ صدر لجنہ اماء اللہ پاکستان، مکرمہ صاحبزادی بی بی امتہ المتین صاحبہ، مکرم چوہدری حمید اللہ صاحب وکیل اعلیٰ تحریک جدید ربوہ، مکرم سیّد میر محمود احمد ناصر صاحب پرنسپل جامعہ احمدیہ ربوہ، مکرم مبشر احمد کاہلوں صاحب مفتی سلسلہ عالیہ احمدیہ ربوہ، مکرم مبارک احمد ظفر صاحب ایڈیشنل وکیل المال لندن، مکرم سیّد محمود احمد شاہ صاحب صدر مجلس خدام الاحمدیہ پاکستان، مکرم مجیب الرحمان صاحب ایڈوکیٹ پاکستان، مکرم منیر احمد جاوید صاحب پرائیویٹ سیکریٹری، مکرم احمد حسین صاحب درویشان قادیان کا نمائندہ، مکرم عبداللہ واگس ہاؤزر صاحب امیر جماعت احمدیہ جرمنی، مکرم حیدر علی ظفر صاحب مبلغ انچارج جماعت احمدیہ جرمنی، مکرم سعید گیسلر صاحب نائب امیر جماعت احمدیہ جرمنی وانچارج شعبہ 100 مساجد، مکرم چوہدری مقصود احمد صاحب صدر مجلس انصار اللہ جرمنی، مکرم صادق محمد طاہر صاحب نائب صدر صفِ دوئم مجلسِ انصار اللہ جرمنی، مکرم افتخار احمد صاحب نائب صدر دوئم مجلس انصار اللہ جرمنی، مکرم مبارک احمد باجوہ صاحب، مکرم مظفر احمد صاحب صدر مجلس خدام الاحمدیہ جرمنی، مکرمہ صاحبزادی بی بی امتہ القدوس صاحبہ صدر لجنہ اماء اللہ پاکستان، مکرمہ زینت حمید صاحبہ صدر لجنہ اماء اللہ جرمنی، مکرمہ منیرہ باجوہ صاحبہ بیوہ عبیداللہ باجوہ صاحب سابق نائب صدر اوّل مجلس انصار اللہ جرمنی، مکرم ڈاکٹر عبدالغفار صاحب ریجنل مبلغ، مکرم عبدالغفور بھٹی صاحب سابق صدر انصار اللہ جرمنی، مکرم داؤد احمد کاہلوں صاحب سابق صدر انصار اللہ جرمنی، مکرم میاں محمود احمد صاحب ریجنل امیر آفن باخ، مکرم ارشاد احمد وڑائچ صاحب ناظم علاقہ مجلس انصار اللہ آفن باخ، مکرم آصف محمود صاحب صدر جماعت آفن باخ مٹے، مکرم راجہ احتشام الحق صاحب قائمقام زعیم مجلس انصار اللہ جماعت آفن باخ، مکرم چوہدری محمد افضل صاحب زعیم مجلس انصار اللہ جماعت آفن باخ مٹے، مکرم قیصر سرفراز صاحب قائد مجلس خدام الاحمدیہ آفن باخ مٹے، مکرمہ حمیدہ بیگم صاحبہ، صدر لجنہ اماء اللہ جماعت آفن باخ مٹے، مکرم مصطفی محمد احمد صاحب نومبائع، عزیزم بلال احمد صاحب بچہ وقفِ نو جماعت آفن باخ مٹے۔

اینٹیں رکھے جانے کے بعد حضور پُرنور نے اجتماعی دعا کروائی اور اس کے فوراً بعد یہاں سے قریباً نو بجے روانہ ہو کر واپس بیت السبوح تشریف لے گئے جہاں پہنچنے کے چند منٹ بعد ساڑھے نو بجے حضور اقدس نے نمازِ مغرب وعشاء جمع کر کے پڑھائیں۔ اس کے بعد حضور اپنی رہائشگاہ میں تشریف لے گئے۔ اس طرح سے حضور انور کے دورہ جرمنی کا یہ دوسرا روز بے پناہ مصروفیت میں گزرا، الحمد للہ۔

(بشکریہ اخبار الفضل انٹرنیشنل مورخہ 16 ستمبر 2005)

......☆......☆......☆......

25 اگست 2005ء (بروز جمعرات)

علی الصبح ساڑھے پانچ بجے سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اپنی رہائش گاہ سے مسجد میں تشریف لا کر نمازِ فجر پڑھائی اور اس طرح سے آج بروز جمعرات کی مصروفیات کا آغاز ہوا۔ آج پہلے پہر حضور اقدس اپنی رہائشگاہ پر دفتری امور کی سرانجام دہی میں مصروف رہے۔ تاہم دو بجنے میں پانچ منٹ پر مسجد میں تشریف لا کر نمازِ ظہر وعصر جمع کر کے پڑھائیں اور شام پانچ بجے حضور انور جلسہ سالانہ جرمنی کو رونق بخشنے کے لئے مع افرادِ قافلہ جلسہ گاہ بمقام مئی مارکیٹ من ہائیم تشریف لے گئے اور جلسہ کے اختتام تک وہیں فروکش رہے۔ من ہائیم جاتے ہوئے راستہ میں Bensheim نامی شہر میں حضور کا قافلہ رکا جہاں حضور اقدس نے ایک نو خرید کردہ قطعہ اراضی پر مسجد بشیر کا سنگ بنیاد رکھا۔

بینزہائیم میں مسجد بشیر کا سنگ بنیاد

فرانکفورٹ سے جانبِ جنوب قریباً 68 کلو میٹر کے فاصلہ پر واقع Bensheim نامی شہر میں جماعت احمدیہ جرمنی کو سو مساجد منصوبہ کے تحت تعمیر مسجد کے لئے ایک قطعہ زمین خریدنے کی توفیق ملی، الحمد للہ۔ آج مقامی احباب جماعت خوشی سے پھولے نہ سماتے تھے کہ ان کے پیارے آقا اُن کے حلقہ میں تعمیر کی جانے والی مسجد کے سنگ بنیاد کی تقریب کے سلسلہ میں اپنے قدوم میمنت لزوم سے ان کے شہر کو برکت بخشنے آ رہے تھے۔ حضور پُرنور کے استقبال کے لئے خوبصورت لباس میں ملبوس بچے شیریں آواز میں استقبالیہ نظمیں پڑھ رہے تھے، کثیر تعداد میں مقامی احباب وخواتین کے علاوہ جلسہ سالانہ کے لئے دیگر ممالک سے تشریف لائے ہوئے مہمانان کرام بھی حضور کے لئے چشم براہ تھے، اس وقت ہلکی ہلکی بارش بھی ہونے لگی تھی جو ساری تقریب کے دوران بھی اللہ کی رحمت بن کر جاری رہی۔

حضور پُرنور کا قافلہ ٹھیک چھ بجے یہاں پہنچا تو ریجنل امیر مکرم محمود احمد صاحب اور مقامی صدر جماعت مکرم حمید احمد خالد صاحب کو استقبال کرنے کی سعادت ملی، دو بچوں نے حضور انور اور حضرت بیگم صاحبہ کی خدمت میں پھول پیش کر کے اطفال وناصرات کی نمائندگی میں استقبال کیا۔ حضور انور مقامی عہدیداران سے گفتگو فرماتے ہوئے اُس مارکی میں تشریف لائے جہاں ایک مختصر سا سٹیج بنایا گیا تھا تو حضور کی اجازت سے محترم امیر صاحب جرمنی نے تعارفی تقریب کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے کرنے کیلئے مکرم حافظ عمیر احمد صاحب کو بلایا۔ اردو اور جرمن ترجمہ ہو چکا تو محترم امیر صاحب جرمنی نے اس مسجد کے بارے میں حضور انور اور حاضرین کو تفصیلات بتائیں۔ آپ نے بتایا کہ 137000 یورو کی مالیت سے گیارہ فروری 2004ء کو خریدے جانے والے اس قطعہ زمین پر ہمیں 25 مارچ 2005ء کو مسجد تعمیر کرنے کی اجازت ملی۔ 1000 مربع میٹر کے اس قطعہ زمین پر 190 مربع میٹر مسقّف

کلامُ الامام

”گناہ سے پاک کرنا خدا تعالیٰ ہی کا کام ہے
اپنی طاقت سے کوئی نہیں ہوسکتا، ہاں یہ سچ ہے کہ اس کیلئے سعی کرنا ضروری ہے۔“

(ملفوظات، جلد 5، صفحہ 92)

طالب دعا: ناصر احمد ایم. بی (R.T.O) ولد مکرم بشیر احمد ایم. اے (جماعت احمدیہ بنگلور، کرناٹک)

کلامُ الامام

”جب تک مسلمان قرآن شریف کے پُورے متّبع
اور پابند نہیں ہوتے وہ کسی قسم کی ترقی نہیں کر سکتے۔“

(ملفوظات جلد 4 صفحہ 292)

طالب دعا: مصدق احمد، امیر جماعت احمدیہ بنگلور، کرناٹک

حصہ تعمیر کیا جائے گا جس میں 180 نمازیوں کیلئے گنجائش ہوگی، انشاء اللہ۔ محترم امیر صاحب نے بعض مقامی لوگوں کی طرف سے اس مسجد کی تعمیر کے خلاف احتجاج اور اس کے نتیجہ میں پیدا ہوجانے والی صورت حال کے حوالہ سے حضور اقدس کی خدمت میں درخواست دعا بھی کی۔

تعارفی تقریب کے بعد حضور اقدس مسجد کے نقشہ کے مطابق محراب والی جگہ پر تشریف لائے جہاں سنگ بنیاد رکھا جانا تھا۔ ٹھیک 18:15 پر حضور اقدس نے دعاؤں کے ساتھ اس مسجد کی پہلی اینٹ نصب فرمائی اور پھر حضرت بیگم صاحبہ نے بنیادی اینٹ رکھی۔ آپ کے بعد مندرجہ ذیل احباب نے اینٹیں رکھنے کی سعادت حاصل کی۔

مکرمہ صاحبزادی بی بی امتہ القدوس صاحبہ صدر لجنہ اماء اللہ پاکستان، مکرمہ صاحبزادی امتہ المتین صاحبہ، مکرم چوہدری حمید اللہ صاحب وکیل اعلیٰ تحریک جدید ربوہ، مکرم سیّد میر محمود احمد ناصر صاحب پرنسپل جامعہ احمدیہ ربوہ، مکرم مبشر احمد کاہلوں صاحب مفتی سلسلہ عالیہ احمدیہ ربوہ، مکرم مبارک احمد ظفر صاحب ایڈیشنل وکیل المال لندن، مکرم سیّد محمود احمد شاہ صاحب صدر مجلس خدام الاحمدیہ پاکستان، مکرم مجیب الرحمان صاحب ایڈوکیٹ پاکستان، مکرم منیر احمد جاوید صاحب پرائیویٹ سیکریٹری، مکرم احمد حسین صاحب درویشان قادیان کا نمائندہ، مکرم عبد اللہ واگس ہاؤزر صاحب امیر جماعت احمدیہ جرمنی، مکرم حیدر علی ظفر صاحب مبلغ انچارج جماعت احمدیہ جرمنی، مکرم سعید گیسلر صاحب نائب امیر جماعت احمدیہ جرمنی وانچارج شعبہ 100 مساجد، مکرم چوہدری مقصود احمد صاحب صدر مجلس انصار اللہ جرمنی، مکرم مظفر احمد صاحب صدر مجلس خدام الاحمدیہ جرمنی، مکرمہ زینت حمید صاحبہ صدر لجنہ اماء اللہ جرمنی، مکرم لئیق احمد منیر صاحب ریجنل مبلغ، مکرم محمود احمد صاحب ریجنل امیر Hessen-Süd، مکرم حمید احمد خالد صاحب صدر جماعت Heppenheim، مکرم محمد احمد وہلے صاحب زعیم مجلس انصار اللہ Heppenheim، مکرم محمد قاسم صاحب قائد مجلس خدام الاحمدیہ Heppenheim، مکرمہ نسرین وارث صاحبہ صدر لجنہ اماء اللہ Heppenheim، مکرم عطیۃ الہادی صاحبہ ومبائع، عزیزم شرجیل احمد خالد بچہ وقفِ نو جماعت Heppenheim۔

دس منٹ میں یہ کارروائی مکمل ہوچکی تو حضور اقدس نے اجتماعی دعا کرائی جس کے بعد حضور کی خدمت میں شیرینی پیش کی گئی جس میں سے حضور نے ایک ٹکڑی چکھی اور احباب جماعت کو سلام کرتے ہوئے بچوں کی دعائیہ الوداعی نظموں کے پاکیزہ ماحول میں یہاں سے رخصت ہوئے۔

جلسہ گاہ مئی مارکیٹ میں ورود مسعود اور معائنہ انتظامات جلسہ

25/ اگست 2005ء کو سات بجے شام سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز جلسہ سالانہ جرمنی کے لئے مئی مارکیٹ من ہائیم میں رونق افروز ہوئے اور 28/ اگست کی شام تک مع افرادِ قافلہ یہیں فروکش رہے۔ حضور اقدس یہاں پہنچنے کے بعد اپنی رہائشگاہ میں تشریف لے گئے اور 19:15 پر معائنہ انتظامات جلسہ کیلئے باہر تشریف لائے۔ حضور انور جلسہ کے مہمانوں کیلئے بڑی محنت اور خوبصورتی سے تیار کئے گئے استقبالیہ دروازہ سے داخل ہوکر سب سے پہلے نمائشگاہ میں تشریف لے گئے پھر مختلف دفاتر اور شعبوں سے ہوتے ہوئے لنگر خانہ میں پہنچے تو یہاں کارکنان نے حضور کا پرجوش استقبال کیا۔ ایک کارکن نے بڑے سائز کا ایک کیک بنا کر میز پر سجا رکھا تھا جسے حضور نے کاٹا اور اس کے چھوٹے چھوٹے ٹکڑے کرکے کارکنان میں تقسیم کئے۔ اس کے بعد حضور نے کھانا پکوائی کے انتظامات کا جائزہ لیا اور لنگر کے مختلف حصوں میں تشریف لے جاکر برتن دھونے، پیاز کاٹنے جیسی خود ساختہ مشینوں کو ملاحظہ فرمایا۔ حضور نے خیمہ جات کے معائنہ کے دوران خاص دِلچسپی کا اظہار فرمایا اور بعض خیموں کو اہل خیمہ کی موجودگی میں اندر سے ملاحظہ فرمایا اور اِنتظامیہ سے انہیں مہیا کی جانے والی سہولتوں کے بارے میں دریافت کیا۔ اس معائنہ کے دوران محترم نیشنل امیر صاحب جرمنی اور افسر جلسہ سالانہ مکرم زبیر خلیل صاحب حضور اقدس کے اِستفسار پر اعداد وشمار اور حقائق پیش کرتے رہے۔ حضور اقدس معائنہ کے لئے مستورات کے جلسہ گاہ میں بھی تشریف لے گئے اور صدر لجنہ جرمنی محترمہ زینت حمید صاحبہ نے حضور کے ساتھ جلسہ گاہ کا دورہ کیا۔

معائنہ کے اختتام پر حضور انور مئی مارکیٹ کے بڑے ہال میں تشریف لائے جہاں جملہ کارکنان اپنے اپنے شعبوں کی ترتیب کے ساتھ U شکل میں کھڑے تھے، حضور اقدس ان کے سامنے سے ہوتے ہوئے ہر شعبہ کے انچارج کو شرف مصافحہ بخشتے ہوئے سٹیج پر رونق افروز ہوئے تو سوا آٹھ بجے تلاوت قرآن مجید سے ایک مختصر سے اجلاس کی کارروائی کا آغاز ہوا، یہ تلاوت مکرم حافظ عبد الحمید صاحب نے کی۔ تلاوت کے بعد حضور نے یہاں جمع کارکنان سے خطاب فرمایا۔

کارکنان جلسہ سے خطاب

حضور اقدس نے اپنے خطاب میں تشہد وتعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا کہ جلسہ کی انتظامیہ نے جلسہ کا جو پروگرام شائع کیا ہے اُس پر تفصیلی ہدایات شائع کی ہیں، اُن ہدایات کو غور سے پڑھیں، وہ اپنے فرائض ادا کرنے کیلئے بہت کافی ہیں۔ ان کے علاوہ اِس وقت میں صرف یہ کہنا چاہتا ہوں کہ آپ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مہمانوں کی خدمت کیلئے مامور کئے گئے ہیں، اِس لئے بے نفس ہوکر خدمت کریں۔ اس ضمن میں ایک نو احمدی جنہوں نے 1995ء میں بیعت کی تھی کے خط کا ذکر فرمایا جس میں انہوں نے لکھا تھا کہ جلسہ کے موقع پر رہائش کے حوالہ سے انہیں پریشانی تھی کہ کیا بنے گا۔ مگر رات کو انہوں نے خواب میں دیکھا کہ آسمان پر دائرہ سا بننے لگا ہے اور وہ بڑھتا چلا جاتا ہے پھر اس دائرہ میں سے کوئی چیز نکل کر اُترنے لگتی ہے، غور کرتے ہیں تو وہ قرآنی آیات ہوتی ہیں۔ اس پر انہیں تسلی ہوگئی اور انہوں نے جلسہ کے دوران رہائش سے خوب لطف اٹھایا۔

حضور اقدس نے فرمایا کہ جلسہ کے دوران دعاؤں پر خاص زور دیں، نمازوں کی ادائیگی کی طرف توجہ کریں، بیشک جمع کرکے پڑھیں مگر وقت پر ادا کرنی بہت ضروری ہیں۔ منتظمین اور ناظمین باقاعدہ نمازوں میں حاضر ہوں اور جلسہ کے دوران بازار مکمل طور پر بند ہونا چاہئے۔ آپکا یہاں آنے کا مقصد Shopping نہیں ہونا چاہئے۔ اس بارہ میں شعبہ تربیت اور حفاظت اپنی ذمہ داری پورے طور پر ادا کریں اور خود سٹالوں والے بھی اس کی پابندی کریں۔ حضور اقدس نے ان نصائح کے بعد رات آٹھ بج کر پچیس منٹ پر دعا کرائی اور پھر مئی مارکیٹ کے صدر دروازہ پر قائم کئے گئے شعبہ رجسٹریشن کی طرف تشریف لے گئے جہاں امسال پہلی مرتبہ مستقل نوعیت کے کارڈز کے ذریعہ داخلہ کا نظام جاری کیا گیا تھا۔ یہاں اس نظام کے انچارج مکرم طارق محمود صاحب نیشنل سیکرٹری مال نے حضور کا استقبال کیا اور ان کے نائب مکرم کاشف پرواز صاحب نے حضور انور کو اس نئے سسٹم کی تفصیلات بتلائیں۔ اسکے بعد حضور انور نے اپنا داخلہ کارڈ مشین میں ڈال کر اس نئے سسٹم کا افتتاح فرمایا۔ اسکے بعد حضور نے دریافت فرمایا کہ اس کا ریکارڈ کہاں ہے تو کاشف صاحب نے متعلقہ پروگرام کو چلایا تو کمپیوٹر سکرین پر حضور کے کارڈ کی جملہ تفصیلات آگئیں جن کے مطابق 20:28:58 بجے اِس سسٹم کا افتتاح ہوا تھا۔ اسکے بعد حضور ایدہ اللہ تعالیٰ اس شعبہ کے مرکزی دفتر میں تشریف لے گئے اور اس نظام کے کنٹرولنگ اور ریکارڈنگ کے نظام کا جائزہ لیا۔

اس شعبہ کا معائنہ فرما کر حضور انور کھانے کی اُس مارکی میں تشریف لے گئے جہاں تمام کارکنان کھانے کی میزوں کے گرد بیٹھے تھے اور حضور کے لئے ایک چھوٹا سا سٹیج بنایا گیا تھا۔ حضور کے اپنی جگہ تشریف فرما ہونے کے تھوڑی دیر بعد کھانے کا آغاز ہوا اور اس طرح سے جملہ کارکنانِ جلسہ نے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ کھانا تناول کرنے کی سعادت حاصل کی۔ کھانے کے بڑے ہال میں نمازِ مغرب وعشاء حضور انور کی امامت میں باجماعت ادا کی گئیں جس کے بعد حضور اپنی رہائش گاہ میں تشریف لے گئے اور اس طرح اس روز کی مصروفیات بھی کامیابی کے ساتھ اپنے اختتام کو پہنچیں، الحمد للہ۔

......☆......☆......☆......

26/ اگست 2005ء (بروز جمعۃ المبارک)

صبح ساڑھے پانچ بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے جلسہ گاہ میں تشریف لاکر نماز فجر پڑھائی۔ آج جماعت احمدیہ جرمنی کے تیسویں جلسہ سالانہ کا پہلا روز تھا۔ جماعت جرمنی کا یہ جلسہ سالانہ، جماعت کے مرکزی سنٹر بیت السبوح فرنکفرٹ سے 100 کلومیٹر کے فاصلہ پر آباد شہر Mannheim میں Maimarkt کے مقام پر ہو رہا ہے۔ اس Maimarkt کا رقبہ دو لاکھ مربع میٹر ہے۔ وہاں سارا سال بڑے بڑے فنکشن ہوتے ہیں۔ اس ایریا کے اردگرد 20 ہزار گاڑیوں کی پارکنگ کی گنجائش موجود ہے۔ یہاں جو سب سے بڑا ہال ہے اس کا رقبہ 8 ہزار مربع میٹر ہے اور اس میں ایک وقت میں 24 ہزار آدمی بیٹھ سکتے ہیں۔ جماعت احمدیہ جرمنی 1995 سے اس جگہ اپنے جلسہ سالانہ کا انعقاد کر رہی ہے۔ یہ ساری جگہ پختہ اور بہت صاف ستھری ہے اور اس وسیع وعریض ایریا میں مختلف مارکیز اور بڑی تعداد میں خیمے لگاکر جلسہ کے انتظامات مکمل کئے گئے تھے۔

دوپہر ایک بجکر پچپن منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائشگاہ سے باہر تشریف لائے اور صدر دروازے سے گزرتے ہوئے اس چبوترے پر تشریف لے گئے جہاں پرچم کشائی کی تقریب ہونی تھی۔ حضور انور نے لوائے احمدیت لہرایا۔ جب کہ امیر صاحب جرمنی نے جرمنی کا قومی پرچم لہرایا۔ پرچم لہرانے کے ساتھ ہی بہت سارے کبوتر آزاد فضا میں چھوڑے گئے۔ پرچم لہرانے کی تقریب کے بعد حضور انور نے دعا کروائی۔ اسکے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز جلسہ گاہ تشریف لائے اور خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا۔ مردانہ جلسہ گاہ کے اس بڑے وسیع وعریض ہال کو بڑے خوبصورت بینرز کے ساتھ سجایا گیا تھا۔ سٹیج کے پیچھے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے ''نظام وصیت'' کے تعلق میں ایک ارشاد پر مشتمل بہت بڑا بینر لگایا گیا تھا جس نے اس سارے ہال کی خوبصورتی کو دوبالا کردیا تھا۔

حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

مَیں اس وقت سے اللہ تعالیٰ کے ہاں لوحِ محفوظ میں خاتم النبیین قرار پایا ہوں جب کہ آدم ابھی تخلیق کے مراحل میں تھے۔ (مسند احمد)

طالب دعا: محمد منیر احمد، امیر ضلع نظام آباد (صوبہ تلنگانہ)

حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

اللہ تعالیٰ نے اپنی مخلوق اندھیروں میں پیدا کی پھر اس پر اپنے نور کا چھینٹا ڈالا جس نے یہ نور حاصل کیا ہدایت پائی اور جس نے اسے چھوڑ دیا گمراہ ہوگیا۔ (ترمذی)

طالب دُعا: محمد معین الدین، صدر جماعت احمدیہ کاماریڈی (تلنگانہ)

خطبہ جمعہ کے ساتھ جلسہ سالانہ کا افتتاح

آج کے خطبہ جمعہ کے ساتھ ہی حضور انور نے جماعت احمدیہ جرمنی کے تیسویں جلسہ سالانہ کا افتتاح فرمایا۔ حضور انور نے تشہد و تعوذ اور سورہ فاتحہ کی تلاوت کے بعد سورۃ آل عمران کی آیت 104 کی تلاوت فرمائی اور اللہ کی رسی کو مضبوطی سے تھامنے کا مضمون بیان فرمایا۔

حضور انور نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے ہمیں قرآن کریم میں بے شمار احکامات دے کر ان پر عمل کرنے کی ہدایت فرمائی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے مومنوں کو ایک ہو کر رہنے کیلئے اور اللہ تعالیٰ کی رسّی کو مضبوطی سے پکڑنے کی تلقین فرمائی اور فرمایا کہ یہ اللہ کی رسّی تم پر انعام ہے۔ اس اللہ کی رسی کو پکڑنے کی وجہ سے تم پر اللہ کے فضل نازل ہوئے اور اس کے انعاموں سے تم نے حصہ پایا۔ تمہارے معاشرے کے تعلقات بھی خوشگوار ہوئے اور تمہاری آپس کی رشتہ داریوں میں بھی مضبوطی پیدا ہوئی۔

حضور انور نے صحابہ کرامؓ کے حالات بیان کرتے ہوئے فرمایا کہ کس طرح انصار نے مکّہ کے مہاجرین کو اپنا بھائی بنایا۔ اپنی آدھی جائیدادیں بھی ان کو دینے کیلئے تیار ہو گئے۔ بعضوں نے یہاں تک کہا کہ ہم اپنی ایک بیوی کو طلاق دیتے ہیں تم اس سے شادی کرلو۔ تو اس حد تک بھائی چارے اور محبت کی فضا پیدا ہو گئی۔ محبت اور بھائی چارے کی یہ فضا صرف امن اور آسائش کے وقت میں نہیں تھی بلکہ جنگ اور تکلیف کی حالت میں بھی قربانی کے اعلیٰ معیار قائم ہوئے اور یہ صرف اس لئے تھا کہ ان لوگوں نے اللہ کی رسی کی پہچان کی اور اسے مضبوطی سے پکڑا۔

حضور انور نے جنگ یرموک کا وہ واقعہ بیان فرمایا جب کچھ صحابہ شدید زخمی تھے اور ایک شخص پانی لئے ایک زخمی صحابی کے پاس آیا جو جان کنی کی حالت میں تھے تو ان کے ساتھ تڑپنے والے صحابی کے کراہنے کی آواز آئی۔ پہلے زخمی نے کہا کہ پانی ان کے پاس لے جاؤ۔ جب پانی پلانے والا دوسرے زخمی صحابی کے پاس پہنچا تو ایک تیسرے زخمی صحابی نے پانی مانگ لیا۔ دوسرے صحابی نے کہا پہلے اُسے دو جس نے پانی مانگا ہے۔ جب پانی پلانے والا تیسرے صحابی کے پاس پہنچا تو وہ پانی پینے سے پہلے ہی اللہ کے حضور حاضر ہو گئے۔ جب یہ واپس دوسرے صحابی کے پاس پہنچا تو ان کی روح بھی قفس عنصری سے پرواز کر چکی تھی اور پھر جب یہ پانی پلانے والا شخص پہلے کے پاس پہنچا تو وہ بھی اللہ کے حضور حاضر ہو چکے تھے۔

حضور انور نے فرمایا: ان لوگوں نے قربانی کی اعلیٰ مثالیں قائم کرنے کا یہ انقلاب آنحضرت ﷺ سے منسوب ہونے کے بعد قائم کیا ہے۔ انہوں نے یہ معیار حاصل کئے اور یوں اللہ تعالیٰ کی رضا کی جنتوں میں داخل ہوئے۔

حضور انور نے فرمایا ہم سب جانتے ہیں کہ وہ رسّی کون سی تھی جس کو پکڑ کر ان میں اتنی روحانی اور اخلاقی طاقت پیدا ہوئی، قربانی کا مادہ پیدا ہوا، قربانی کے اعلیٰ معیار قائم ہوئے۔ وہ رسّی تھی اللہ کی آخری شرعی کتاب قرآن کریم جو احکامات اور نصائح سے پُر ہے جس کے حکموں پر عمل کرنے والا خدا تعالیٰ کا قُرب پانے والا بن جاتا ہے۔ وہ رسّی تھی نبی کریم ﷺ کی ذات کہ آپؐ کے ہر حکم پر قربان ہونے کے لئے صحابہؓ ہر وقت تیار رہتے تھے اور پھر آنحضرت ﷺ کے بعد آپ کے خلفاء جو خلفاء راشدین کہلاتے ہیں ان کے توسط سے مسلمانوں نے اُس رسّی کو پکڑا جو اللہ کی رسّی اور اس کی طرف لے جانے والی رسّی تھی۔

حضور انور نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کا آنحضرت ﷺ سے یہ بھی وعدہ تھا کہ آخرین میں سے تیری امت میں سے تیری لائی ہوئی شریعت کو دوبارہ قائم کرنے کے لئے میں مسیح و مہدی کو مبعوث کروں گا تا کہ پھر وہ احکامات لاگو ہوں تا کہ پھر اللہ کی رسی کی قدر کا احساس پیدا ہو، تا کہ پھر اس مسیح و مہدی کو ماننے والے اللہ کی رسّی کو مضبوطی سے پکڑ سکیں۔

حضور انور نے فرمایا: ایک انقلاب آج سے چودہ سو سال قبل آیا تھا اور دشمن کو بھائی بھائی بنایا گیا اور ایک انقلاب اس زمانے میں اس نبی امّی کی قوت قدسیہ کی وجہ سے اس کے عاشق صادق کے ذریعہ سے برپا ہوا ہے جس نے تمہیں پھر سے اکٹھا کیا ہے۔

حضور انور نے فرمایا کہ آنحضرت ﷺ نے پیشگوئی فرمائی تھی کہ میرے غلامِ صادق کے آنے کے بعد جو خلافت قائم ہو گی وہ علیٰ منہاج نبوت ہو گی اور اس کا دور قیامت تک چلنے والا دور ہو گا۔

حضور انور نے فرمایا کہ خلافت کے قیامت تک قائم رہنے کے بارہ میں بعض لوگ اسکی اپنی وضاحت اور تشریح بھی کرتے ہیں۔ ہم میں سے بھی بعض لوگ بعض دفعہ باتیں کرتے رہتے ہیں تو آج جو یہ باتیں کرتا ہے کہ قیامت تک اس نے رہنا ہے یا نہیں وہ بھی اللہ کی رسّی کو کاٹنے کی باتیں کرتا ہے۔ اگر کوئی دلیل ان کے پاس اس چیز کی ہے بھی تو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تعریف کے بعد ہر چیز باطل ہو چکی ہے۔ وہ دلیل اپنے پاس رکھیں اور جماعت میں فساد پیدا نہ کریں۔

حضور انور نے فرمایا کہ اب اللہ کی رسّی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا وجود ہی ہے۔ آپؑ کی تعلیم پر عمل کرنا ہے اور پھر خلافت سے چمٹے رہنا بھی تمہیں مضبوط کرتا چلا جائے گا۔ خلافت تمہاری اکائی ہوگی اور خلافت تمہاری مضبوطی ہوگی۔ خلافت تمہیں حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور آنحضرت ﷺ کے واسطے سے اللہ تعالیٰ سے جوڑنے والی ہو گی۔ پس اس رسّی کو مضبوطی سے پکڑے رکھو ورنہ جو نہیں پکڑے گا وہ بکھر جائے گا۔ نہ صرف خود برباد ہو گا بلکہ اپنی نسلوں کی بربادی کے سامان بھی کر رہا ہو گا۔ اس لئے ہر وہ آدمی جس کا اس کے خلاف نظریہ ہے وہ ہوش کرے۔

حضور انور نے جماعت کو خلافت جوبلی کیلئے دعاؤں اور عبادات کا جو پروگرام دیا ہے اس کی طرف بھی توجہ دلائی۔ اسی طرح جماعت جرمنی کو سو مساجد کے منصوبہ کی طرف بھی توجہ دلاتے ہوئے فرمایا کہ تین سال کے بعد ہونے والی خلافت جوبلی تک اس کام میں تیزی پیدا کریں۔

پرچم کشائی کی تقریب اور حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کا خطبہ جمعہ MTA کے ذریعہ دنیا بھر میں Live نشر ہوا۔

تین بجے حضور انور نے جمعہ اور عصر کی نمازیں جمع کر کے پڑھائیں۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور اپنی رہائشگاہ پر تشریف لے آئے۔ بعد از سہ پہر حضور انور نے ڈاک ملاحظہ فرمائی اور مختلف دفتری امور سرانجام دیئے۔

احمدیہ سٹوڈنٹس ایسوسی ایشن کے ساتھ میٹنگ میں زرّیں ہدایات

پروگرام کے مطابق سوا آٹھ بجے شام احمدیہ سٹوڈنٹس ایسوسی ایشن کی حضور انور ایدہ اللہ کے ساتھ میٹنگ شروع ہوئی۔ میٹنگ کا آغاز تلاوت قرآن کریم اور اس کے اردو اور جرمن ترجمہ کے ساتھ ہوا۔ جس کے بعد نیشنل سیکرٹری تعلیم طاہر محمود صاحب نے حضور انور کی خدمت میں استقبالیہ ایڈریس پیش کیا اور بتایا کہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت احمدیہ جرمنی تعلیمی میدان میں ایک نئے دور میں داخل ہو رہی ہے۔ چند سال قبل ایسے طلبا و طالبات جو یونیورسٹیوں میں زیر تعلیم تھے یا جنہوں نے گریجوایشن کیا تھا صرف چند تھے۔ جب کہ گزشتہ دو سالوں میں صرف گریجوایشن کرنے والوں کی تعداد دو صد سے تجاوز کر چکی ہے اور اس سال یونیورسٹی یا ٹیکنیکل کالجز میں زیر تعلیم طالبات کی تعداد دو سو اور طلباء کی تعداد پونے تین سو سے زائد ہو جائے گی۔ انشاء اللہ۔

جرمنی میں احمدیہ سٹوڈنٹس ایسوسی ایشن کا قیام اپریل 2000ء میں عمل میں آیا تھا۔ اب اللہ تعالیٰ کے فضل سے مختلف فیلڈز میں تعلیم حاصل کرنے والے طلبا نے مختلف شعبوں میں جماعتی امور میں خدمات سرانجام دینے کا آغاز کر دیا ہے اور یہ سلسلہ آگے بڑھ رہا ہے۔

نیشنل سیکرٹری تعلیم کے ایڈریس کے بعد حضور انور ایدہ اللہ نے طلبا اور طالبات سے مخاطب ہوتے ہوئے فرمایا کہ میں چند باتیں آپ سے کروں گا بلکہ بعض سوالات آپ سے پوچھوں گا۔

حضور انور نے منتظمین سے دریافت فرمایا کہ طلبا اور طالبات کو جو آپ نے سرٹیفکیٹ اور میڈلز وغیرہ دینے ہیں اس کیلئے آپ نے کیا معیار بنایا ہے۔ یونیورسٹی یا بورڈ جو سرٹیفکیٹ دیتا ہے اسکا کیا معیار ہے۔

حضور انور نے فرمایا کہ O Level اور اس سے اوپر کے Level کے طلبا کو جنہوں نے امتیازی پوزیشن لی ہے سرٹیفکیٹ دینے چاہئیں تا کہ ان میں پڑھائی کا شوق پیدا ہو۔

حضور انور نے طالبات سے دریافت فرمایا کہ کتنی ہیں جو Phd (یا Msc سے آگے تعلیم حاصل) کر رہی ہیں اس پر چند بچیوں نے ہاتھ کھڑے کئے۔ پھر حضور انور نے طلباء سے دریافت فرمایا۔ کہ کتنے طلباء ایسے ہیں جو Msc سے آگے تعلیم حاصل کر رہے ہیں اس پر طلباء نے اپنے ہاتھ کھڑے کئے جس پر حضور انور نے فرمایا کہ لڑکوں میں یہ تعداد زیادہ ہے۔ شکر ہے کہ لڑکوں میں پڑھائی کا رجحان پیدا ہوا ہے۔

یونیورسٹی لیول میں جہاں لڑکیوں کی کافی تعداد ہے وہاں لڑکوں کی بھی کافی تعداد ہے۔ پھر حضور انور نے باری باری طلباء اور طالبات سے بھی یہ دریافت فرمایا کہ کتنی تعداد ایسی ہے جن کو اردو نہیں آتی۔ اس پر بھی بعض طلبا اور طالبات نے اپنے ہاتھ کھڑے کئے۔

حضور انور نے طلباء کو ہدایت فرمائی کہ آپ اپنی سٹوڈنٹ ایسوسی ایشن کو اچھی طرح آرگنائز کریں۔ اسی طرح لڑکیوں کی طرف سے لجنہ کی طرف سے ان کو آرگنائز کرنا چاہئے۔ حضور انور نے طالبات سے فرمایا۔ آپ اپنا علیحدہ گروپ بنائیں۔ آپ لڑکوں کے گروپ کی ممبر نہیں ہوں گی۔ آپ کی علیحدہ Identity ہونی چاہئے۔

حضور انور نے فرمایا کہ اب ماشاء اللہ آپ لوگوں میں پڑھنے کا رجحان پیدا ہوا ہے۔ صرف ایک بات آپ سے کہنا چاہتا ہوں کہ ڈاکٹر عبدالسلام صاحب کو نوبل انعام ملا تھا۔ اس وقت حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ نے اس خواہش کا اظہار کیا تھا کہ اگلی صدی میں جماعت احمدیہ کے پاس اتنے سائنسدان ہونے چاہئیں جو ان کے نقش قدم پر چلیں۔

حضور انور نے فرمایا اگلی صدی کو کئی سال ہو گئے ہیں لیکن ابھی تک کوئی ایسا سائنسدان نظر نہیں آتا جو ان کے نقش قدم پر ہو۔

حضور انور نے فرمایا واقفین نو بچے بڑی امید دلاتے ہیں کہ وہ یہ بنیں گے لیکن اس میں ابھی بہت

کلامُ الامام

’’خدا کی توجہ سے بگڑے ہوئے کام سب درست ہو جاتے ہیں
نماز ہزاروں خطاؤں کو دور کر دیتی ہے اور ذریعہ قربِ الٰہی ہے۔‘‘
(ملفوظات جلد 4 صفحہ 292)

طالبِ دُعا: مقصود احمد ڈار ولد مکرم محمد شعبان ڈار، ساکن شورت، تحصیل و ضلع کولگام (جموں کشمیر)

کلامُ الامام

’’نماز وہ ہے جس میں سوزش کے ساتھ اور آداب کے ساتھ
انسان خدا کے حضور میں کھڑا ہوتا ہے۔‘‘
(ملفوظات، جلد 4، صفحہ 292)

طالبِ دُعا: الہ دین فیملیز، بیرون ممالک کے عزیز رشتہ دار و دوست نیز مرحومین کرام

وقت درکار ہے۔

حضور انور نے فرمایا اب یہاں جرمنی میں جو رجحان پیدا ہوا ہے اور سیکرٹری صاحب تعلیم نے رپورٹ دی ہے کہ اب اتنے طلبا یونیورسٹی میں تعلیم حاصل کر رہے ہیں۔ یہاں فیس بھی کم ہے اور تعلیم سستی ہے اس لئے اس موقع سے آپ سب کو فائدہ اٹھانا چاہیے۔

حضور انور نے فرمایا کہ لڑکیاں تو محنت کر کے پڑھائی کر لیتی ہیں لیکن لڑکوں میں جہاں تک میں نے جائزہ لیا ہے رجحان کم ہے۔ لازمی تعلیم کے حصول کے بعد کوئی ہنر سیکھنے کی طرف چلے جاتے ہیں۔ اس تعلیمی ماحول میں جہاں فیس اور تعلیمی اخراجات کم ہیں یہ ناشکری ہوگی اگر ہمارے طلبا تعلیم کی طرف توجہ نہ دیں۔

حضور انور نے فرمایا کہ احمدی سٹوڈنٹس ایسوسی ایشن کالجز اور یونیورسٹی کے طلبا کو آرگنائز کرے۔ آپ فہرستیں بنائیں کہ لازمی تعلیم کے حصول کے بعد کتنے ایسے ہیں جو آگے مزید تعلیم حاصل کر رہے ہیں اور کتنے ایسے ہیں جو تعلیم چھوڑ رہے ہیں۔ خدام الاحمدیہ اپنے طور پر فہرستیں تیار کرے گی اس طرح موازنہ ہو جائے گا۔ اسی طرح لڑکیاں علیحدہ اپنی فہرستیں تیار کریں۔

حضور انور نے فرمایا اس سے آپ کو پتا چل جائے گا کہ کتنے ہیں جنہوں نے پڑھائی کیلئے آگے داخلہ لیا ہے اور یونیورسٹی یا کالجز میں داخلہ لیا ہے۔

حضور انور نے فرمایا پھر طلبا کی کونسلنگ کا بھی انتظام ہونا چاہئے۔ طلبا کو بعض دفعہ یہ پتا ہی نہیں ہوتا کہ کونسا مضمون لیا جائے۔ فرمایا طلبا کا رجحان دیکھ کر ان کو گائیڈ کریں۔ نیز فرمایا آپ کے ہاں ڈاکٹر نعیم طاہر صاحب جیسے پڑھے لکھے موجود ہیں۔ کچھ اور بھی مل جائیں گے۔ یہ لوگ طلبا کو گائیڈ کریں کہ کونسی لائن لینی ہے، کونسا مضمون ان کے لئے بہتر ہے۔

حضور انور نے فرمایا کہ عموماً رجحان یہ ہو گیا ہے کہ آسان سا مضمون لیا جائے اور جلدی پڑھائی کو ختم کیا جائے۔ فرمایا میرے نزدیک یہ صحیح نہیں ہے۔ کمپیوٹر میں بھی جاتے ہیں تو کمزور شعبہ میں جاتے ہیں، گرافکس میں جاتے ہیں۔ اس کا اتنا فائدہ نہیں ہے۔ کمپیوٹر انجینئرنگ میں جانا چاہئے۔ فرمایا اس طرح طلبا کی Proper کونسلنگ ہونی چاہئے تاکہ ان کیلئے بہتر مضمون کا انتخاب ہو سکے۔

حضور انور نے فرمایا یہاں جرمنی میں دو چار لڑکوں نے مل کر جلسہ سالانہ کیلئے کارڈ بنائے ہیں اور پھر ان کا چیکنگ کا بہت اچھا سسٹم ہے۔ اس طرح کے لوگوں کو دوسروں کو بھی گائیڈ کرنا چاہئے۔

حضور انور نے فرمایا مختلف شعبہ جات کے ماہرین کو بلوائیں جو لیکچر دیں، غیروں کو بھی بلوا سکتے ہیں۔ ان کی کونسلنگ سے علم ہوگا کہ کونسا شعبہ ہے جو آگے دنیا اور مستقبل میں کام آنے والا ہے۔

فرمایا اس لحاظ سے باقاعدہ کونسلنگ ہونی چاہئے۔ اپنی محدود سوچ رکھ کر نہیں کرنی، اپنی سوچ کو وسیع کرنا ہوگا۔ تو امید ہے انشاء اللہ اس سوچ سے آپ کریں گے تو حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ کی خواہش تھی کہ ہمیں اتنے سائنسدان میسّر آ جائیں۔ تو وہ جرمنی سے ہی میسّر آ جائیں۔ خدا تعالیٰ آپ کو اس کی توفیق دے۔ آمین۔

حضور انور نے فرمایا ایک احمدی طالبعلم کو اپنا کام دعا سے شروع کرنا چاہئے۔ پڑھائی کریں اور دعا کریں۔ امتحانات ہوتے ہیں تو پرچہ شروع کرنے سے پہلے دعا کریں۔ یہ دوسروں کے لئے آپ کی انفرادیت ہوگی کہ آپ ہاتھ اٹھا کر پرچہ شروع ہونے سے قبل دعا کرتے ہیں۔

حضور انور نے فرمایا کہ Phd کرنے کیلئے طلباء کی رہنمائی کریں۔ طلبا اس لئے Phd کی طرف نہیں جاتے کہ وہ جلدی کوئی کام شروع کرنا چاہتے ہیں تا کہ پیسے کمانے لگ جائیں۔ فرمایا کچھ لوگ ایسے نکلنے چاہئیں اور سٹوڈنٹس ایسوسی ایشن کو ایسے لوگوں کا انتخاب کرنا چاہئے جن میں اتنا پوٹینشل ہے کہ وہ آگے مزید تعلیم حاصل کریں اور Phd کریں۔ حضور انور نے فرمایا اگر Phd میں اخراجات کی کمی کی وجہ سے روک ہے، کوئی مالی روک ہے تو مجھے بتائیں۔

بچیوں کی طرف سے اس سوال کے جواب پر کہ مزید تعلیم کے حصول میں بعض دفعہ والدین کی طرف سے روک ہوتی ہے۔ حضور انور نے فرمایا کہ بچیاں خود اپنے ماں باپ کو تسلّی کروائیں کہ ہم یونیورسٹی جائیں گی تو اپنا وقار قائم رکھیں گی۔ احمدیت کا وقار قائم رکھیں گی۔ اپنے لباس اور پردے کا خیال رکھیں گی۔ فرمایا آپ کو اپنے ماں باپ کو تسلّی کروانی ہوگی۔ حضور انور نے فرمایا بعض ایسی لائنیں ہیں جن میں نہیں جانا چاہئے۔ فرمایا: اگر ماں باپ سمجھتے ہیں تو وہ اپنی بچیوں کو بہتر جانتے ہیں لیکن عموماً بہت کم ہوتے ہیں جو روکتے ہیں۔

حضور انور نے فرمایا: آپ اپنی اپنی یونیورسٹیوں میں سیمینار منعقد کروا سکتے ہیں۔ مذاہب کا تعارف ہو۔ اپنا اسلامی نظریہ پیش کریں۔ یہودی اپنا نظریہ پیش کریں اور عیسائی اپنا نظریہ پیش کریں۔ اس نہج پر آپ کو سیمینار کرنے چاہئیں۔ ہر ماہ کروائیں۔ اس طرح پڑھے لکھے طبقہ تک آپ کا تعارف ہو جائے گا۔

طالبات کی طرف سے ایک سوال کے جواب پر حضور انور نے فرمایا کہ اگر مزید تعلیم کے حصول کے لئے اپلائی کرنے کے بعد دو سال انتظار کرنا پڑ رہا ہے تو اگر رشتہ مل جائے تو شادی کر لینی چاہیے۔ شادیوں کے بعد بھی بعض بچیوں نے پڑھائی کی ہے اور اپنے خاوندوں کو بھی پڑھایا ہے۔

ایک سوال کے جواب پر حضور انور نے فرمایا کہ صحت کو برقرار رکھنے کے لئے مختلف کھیلیں کھیلنی چاہئیں۔ فرمایا کھیل کو اپنا پیشہ بنانے کے لئے نہ کھیلیں جیسے یہاں لڑکوں میں رواج ہو جاتا ہے۔

حضور انور نے ایک سوال کے جواب میں فرمایا کہ جماعت کو تو ہر فیلڈ میں سائنسدان چاہئیں۔ فزکس میں، میتھ میٹکس میں، اسی طرح آرکیالوجی ہے، کمپیوٹر سائنس اور انجینئرنگ میں بھی آپ جا سکتے ہیں۔

حضور انور نے فرمایا جب سکول کی تعلیم ختم ہو جاتی ہے تو طلبا کو بتایا جائے کہ اس وقت دنیا میں اس مضمون کی اہمیت ہے، اس کام کی اہمیت ہے۔

حضور انور نے ایک طالبعلم کے سوال پر فرمایا کہ ''نصرت جہاں سکیم'' کے تحت ڈاکٹرز اور ٹیچرز جن کو انگریزی آتی ہے وہ ضرور وقف کریں۔ فرمایا ہمیں ڈاکٹرز کی زیادہ ضرورت ہے۔ زبان کا مسئلہ نہیں ہے۔ فرنچ ممالک میں بھیجیں تو بول چال کے فقرات جلد سیکھ لیتے ہیں۔

ایک بچی کے سوال پر حضور انور نے فرمایا کہ علم حاصل کر کے اگر ملازمت کرنا چاہتی ہیں تو کوئی حرج نہیں ہے۔ ملازمت ایسی کریں جس میں احمدی عورت کا تقدس مجروح نہ ہو رہا ہو۔ احمدی عورت کا مقام اور انفرادیت متأثر نہ ہو رہی ہو۔ اپنے لباس اور پردہ کا خیال رکھتے ہوئے ملازمت کریں۔

احمدیہ سٹوڈنٹس ایسوسی ایشن کے ساتھ یہ میٹنگ ساڑھے نو بجے تک جاری رہی۔ میٹنگ کے اختتام پر حضور انور نے دعا کروائی۔

اسکے بعد حضور انور مردانہ جلسہ گاہ میں تشریف لائے۔ جہاں مغرب وعشا کی نمازیں جمع کر کے پڑھائیں۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور اپنی رہائشگاہ پر تشریف لے گئے۔

(بشکریہ اخبار الفضل انٹرنیشنل 23 ستمبر 2005)

......☆......☆......

دعا بہترین ہمدردی ہے

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں: ''یاد رکھو ہمدردی تین قسم کی ہے۔ اوّل جسمانی، دوم مالی، تیسری قسم ہمدردی کی دعا ہے جس میں نہ صَرفِ زر ہوتا ہے اور نہ زور لگانا پڑتا ہے اور اس کا فیض بہت ہی وسیع ہے کیونکہ جسمانی ہمدردی تو اس صورت میں ہی انسان کر سکتا ہے جبکہ اس میں طاقت بھی ہو مثلاً ایک ناتواں مجروح مسکین اگر کہیں پڑا تڑپتا ہو تو کوئی شخص جس میں خود طاقت اور توانائی نہیں ہے کب اُس کو اٹھا کر مدد دے سکتا ہے۔ اسی طرح پر اگر کوئی بیکس و بے بس، بے سروسامان انسان بھوک سے پریشان ہو تو جب تک مال نہ ہو اس کی ہمدردی کیونکر ہوگی۔ مگر دعا کے ساتھ ہمدردی ایک ایسی ہمدردی ہے کہ نہ اُس کے واسطے کسی مال کی ضرورت ہے اور نہ کسی طاقت کی حاجت۔ بلکہ جب تک انسان انسان ہے، وہ دوسرے کے لئے دعا کر سکتا ہے اور اس کو فائدہ پہنچا سکتا ہے۔ اس ہمدردی کا فیض بہت وسیع ہے اور اگر اس ہمدردی سے انسان کام نہ لے تو سمجھو بہت ہی بڑا بدنصیب ہے۔''

(ملفوظات، جلد 1، صفحہ 352، ایڈیشن 2003ء، قادیان) (ناظر اصلاح وارشاد مرکزیہ قادیان)

اعلان نکاح و درخواست دعا

خاکسار کی بیٹی عزیزہ تحسین پروین کا نکاح عزیزم محسن قریشی صاحب ابن مکرم شیخ رشید قریشی صاحب آف بلارشاہ (مہاراشٹرا) کے ہمراہ مورخہ 30 دسمبر 2017 کو مکرم مظفر احمد ناصر صاحب ناظر اصلاح وارشاد مرکزیہ نے مبلغ 51،000 روپئے حق مہر پر مسجد انوار قادیان میں پڑھایا۔ مورخہ یکم جنوری 2018 کو تقریب رخصتی عمل میں آئی۔ دونوں خاندانوں کے لیے اس رشتہ کے ہر لحاظ سے بابرکت ہونے کے لیے قارئین بدر سے دعا کی عاجزانہ درخواست ہے۔ (سید عارف احمد، موتی ہاری حال مقیم ننگل باغبانہ قادیان)

ارشادِ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم

اَکْرِمُوْا اَوْلَادَکُمْ (ابن ماجہ)

(اپنے بچّوں سے عزّت کے ساتھ پیش آؤ)

طالب دُعا: اراکین جماعت احمدیہ ممبئی

ارشاد حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس

''ہر ایسی چیز جو اللہ تعالیٰ کو ناپسند ہے وہ منکر ہے، جب تک کل اخلاق رذیلہ کو نہ ترک کیا جاوے تزکیہ نفس حاصل نہیں ہو سکتا ہے۔''

(خطبہ جمعہ فرمودہ 11 مارچ 2016)

طالب دُعا: مقصود احمد قریشی ولد مکرم محمد عبید اللہ قریشی اینڈ فیملی وافراد خاندان (جماعت احمدیہ بنگلور)

ارشاد حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس

''ہمارا پہلا اور سب سے بڑا فرض جو بنتا ہے وہ یہ کہ خدا تعالیٰ سے تعلق میں بڑھیں اور اسے مضبوط کریں۔''

(خطبہ جمعہ فرمودہ 25 مارچ 2016)

طالب دُعا: ایم خلیل احمد (امیر ضلع شموگہ) صوبہ کرناٹک

نماز جنازہ

سیّدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مورخہ 25؍نومبر 2017 بروز ہفتہ بوقت ساڑھے گیارہ بجے دن میں مسجد فضل لندن کے باہر تشریف لاکر درج ذیل مرحومین کی نماز جنازہ حاضر وغائب پڑھائی۔

نماز جنازہ حاضر

☆ مکرمہ رفعت بشیر صاحبہ (اہلیہ مکرم مسعود احمد بشیر صاحب آف پرلی، کرائیڈن، یو.کے)

23؍نومبر 2017ء کو 59 سال کی عُمر میں وفات پا گئیں۔ اِنَّالِلّٰہِ وَاِنَّااِلَیۡہِ رَاجِعُوۡنَ۔ آپ حضرت مولوی دل پذیر صاحب رضی اللہ عنہ صحابی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پڑنواسی تھیں۔ بہت کامیاب داعی الی اللہ تھیں۔ حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ کی مجالس سوال وجواب میں غیر از جماعت مہمانوں کو لاتی تھیں اور کئی بیعتیں کروانے کی بھی توفیق پائی۔ آپ 9 سال لوکل صدر لجنہ اور 12 سال لوکل سیکرٹری تبلیغ کے طور پر خدمت بجالاتی رہیں۔ بہت نیک مخلص اور باوفا خاتون تھیں۔ خلافت کے ساتھ عقیدت کا تعلق تھا۔ پسماندگان میں میاں کے علاوہ دو بیٹیاں اور دو بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔

نماز جنازہ غائب

(1) مکرم ڈاکٹر جاوید اسلم بھٹی صاحب (آف حافظ آباد، پاکستان)

آپ 3؍نومبر 2017ء کو بقضائے الٰہی وفات پاگئے۔ اِنَّالِلّٰہِ وَاِنَّااِلَیۡہِ رَاجِعُوۡنَ۔ آپ حافظ آباد میں ایک پرائیویٹ ڈسپنسری چلاتے تھے۔ آپ غریبوں اور ناداروں کی بہت مدد کرنے والے نیک اور باوفا انسان تھے۔ جماعتی خدمات میں ہمیشہ پیش پیش رہتے اور عہدیداروں اور مرکزی مہمانوں کا بہت احترام کرتے تھے۔ مرحوم موصی تھے۔ پسماندگان میں ایک بیٹی اور چار بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔ آپ مکرم شمس اقبال صاحب (مربی سلسلہ) استاد جامعہ احمدیہ جرمنی کے خالہ زاد بھائی تھے۔

(2) مکرمہ خالدہ عباسی صاحبہ (بنت مکرم مظفر حسین عباسی صاحب مرحوم، انسپکٹر بیت المال آمد ربوہ)

29؍اکتوبر 2017ء کو بقضائے الٰہی وفات پاگئیں۔ اِنَّالِلّٰہِ وَاِنَّااِلَیۡہِ رَاجِعُوۡنَ۔ آپ صوم وصلوٰۃ کی پابند، قرآنی احکامات پر عمل کرنے والی، دعا گو، بہت ملنسار، مہمان نواز، غریب پرور، خوددار اور تقویٰ شعار خاتون تھیں۔ آپ کو 16 سال تک مختلف جماعتی شعبہ جات میں خدمت کی توفیق ملی۔ عہدیداران کا بہت احترام کرتی تھیں۔ ہر جماعتی تحریک میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیتیں۔ مرحومہ موصیہ تھیں۔ پسماندگان میں ایک بیٹی یادگار چھوڑی ہے۔ آپ مکرم صفدر حسین عباسی صاحب (کارکن رقیم پریس یو.کے) کی بڑی بہن تھیں۔

(3) مکرم یمین الیامن صاحب ابن مکرم مولوی بذل الرحمٰن صاحب بنگالی (آف کینیڈا)

15؍نومبر 2017ء کو 83 سال کی عمر میں وفات پاگئے۔ اِنَّالِلّٰہِ وَاِنَّااِلَیۡہِ رَاجِعُوۡنَ۔ آپ مکرم صوفی مطیع الرحمان صاحب اور صوفی ظلّ الرحمان صاحب بنگالی کے بھتیجے اور مکرم قاری نعیم الرحمان صاحب بنگالی کے پوتے تھے۔ مرحوم اپنے پانچ بھائیوں میں سے سب سے چھوٹے تھے جو اپنے ناموں کی وجہ سے قادیان میں مشہور تھے۔ بچپن سے ہی قرأتِ قرآن اور اذان کی وجہ سے بھی بہت مشہور تھے۔ آپ کو تبلیغ کا جنون کی حد تک شوق تھا۔ خلافت سے والہانہ محبت تھی۔ تہجد اور نمازوں کے پابند، انتہائی نیک، نرم دل اور ہر دلعزیز انسان تھے۔ چندوں کی ادائیگی میں بہت باقاعدہ تھے۔ مرحوم موصی تھے۔

(4) مکرم مروت حسین شاہ صاحب (آف گھٹیالیاں خورد، حال مقیم رحمٰن کالونی، ربوہ)

29؍اکتوبر 2017ء کو 74 سال کی عمر میں وفات پاگئے۔ اِنَّالِلّٰہِ وَاِنَّااِلَیۡہِ رَاجِعُوۡنَ۔ آپ لمبا عرصہ گھٹیالیاں خورد میں بطور سیکرٹری وقف جدید خدمت بجالاتے رہے اور ہمیشہ اپنی ذمہ داری کو انتہائی محنت اور لگن سے ادا کیا۔ نمازوں کے پابند، چندہ جات میں باقاعدہ، غریبوں کے ہمدرد، صدقہ وخیرات کرنے والے، بہت مخلص، باوفا اور خوددار انسان تھے۔ مرحوم موصی تھے۔ پسماندگان میں پانچ بیٹے اور پانچ بیٹیاں یادگار چھوڑی ہیں۔ آپ کے ایک بیٹے مکرم سعادت احمد صاحب منیر (مربی سلسلہ) نظامت مال وقف جدید میں خدمت بجالا رہے ہیں۔

(5) مکرمہ منصورہ ناہید صاحبہ (بنت مکرم محمد اکرم مرحوم صاحب، جرمنی)

28؍اکتوبر 2017ء کو ایک لمبی بیماری کے بعد 29 سال کی عمر میں وفات پاگئیں۔ اِنَّالِلّٰہِ وَاِنَّااِلَیۡہِ رَاجِعُوۡنَ۔ آپ محترم چوہدری رحمت علی صاحب مرحوم آف دارالبرکات کی نواسی تھیں۔ بہت نیک، مخلص اور باوفا خاتون تھیں۔ خلافت کے ساتھ عقیدت کا تعلق تھا۔ مرحومہ موصیہ تھیں۔

(6) مکرم گلزار احمد صاحب (نوکوٹ، ضلع میرپورخاص، سندھ)

29؍اکتوبر 2017ء کو 76 سال کی عمر میں بقضائے الٰہی وفات پاگئے۔ اِنَّالِلّٰہِ وَاِنَّااِلَیۡہِ رَاجِعُوۡنَ۔ آپ صوم وصلوٰۃ کے پابند، بہت نیک، مخلص اور باوفا انسان تھے۔ مرحوم اللہ تعالیٰ کے فضل سے موصی تھے۔ پسماندگان میں 4 بیٹے اور 2 بیٹیاں یادگار چھوڑی ہیں۔ آپ کے ایک بیٹے مکرم تنویر احمد صاحب بطور امیر ضلع میرپورخاص خدمت کی توفیق پارہے ہیں۔

(7) مکرمہ ماجدہ ریحانہ صاحبہ (بنت مکرم محمد مراد سیال صاحب مرحوم آف ملتان، حال ملٹن کینز، یو.کے)

گزشتہ ماہ 60 سال کی عمر میں وفات پاگئیں۔ اِنَّالِلّٰہِ وَاِنَّااِلَیۡہِ رَاجِعُوۡنَ۔ آپ مکرم مہر محمد عاشق صاحب آف ملتان کی نواسی تھیں۔ پنجوقتہ نمازوں کی پابند، انتہائی نیک، صالح اور پرہیزگار خاتون تھیں۔ جماعتی کاموں میں ہمیشہ بڑھ چڑھ کر حصہ لیتی تھیں۔ خلافت اور خاندان حضرت مسیح موعودؑ سے بہت عقیدت اور محبت کا تعلق تھا۔ پسماندگان میں والدہ کے علاوہ دو بھائی اور دو بہنیں یادگار چھوڑی ہیں۔

(8) مکرمہ محمودہ لطیف صاحبہ (اہلیہ مکرم سید عبداللطیف شاہ صاحب آف برمنگھم، یو.کے)

23؍اکتوبر 2017ء کو 82 سال کی عمر میں وفات پاگئیں۔ اِنَّالِلّٰہِ وَاِنَّااِلَیۡہِ رَاجِعُوۡنَ۔ آپ کے دادا حضرت شیخ صاحب دین صاحبؓ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صحابی تھے۔ آپ نے قادیان میں تعلیم حاصل کی۔ حضرت اُمّ طاہرؓ اور حضرت مہر آپا کے ساتھ آپ کا قریبی تعلق تھا۔ تقسیم ہند کے بعد آپ کا خاندان کوئٹہ آگیا اور وہاں آپ نے لجنہ کی جنرل سیکرٹری کے طور پر خدمت کی توفیق پائی۔ 1966ء میں آپ کی شادی مکرم سید عبداللطیف شاہ صاحب کے ساتھ ہوئی جو کہ برمنگھم جماعت کے بانی ممبران میں سے تھے۔ چند سالوں سے آپ کی صحت اچھی نہیں تھی لیکن حضور انور کے خطبات سننے اور سلسلہ کا لٹریچر پڑھنے میں بہت باقاعدہ تھیں۔ پسماندگان میں دو بیٹے اور سات پوتے پوتیاں یادگار چھوڑے ہیں۔

اللہ تعالیٰ تمام مرحومین سے مغفرت کا سلوک فرمائے اور انہیں اپنی رضا کی جنتوں میں جگہ دے۔ اللہ تعالیٰ ان کے لواحقین کو صبر کرنے اور ان کی خوبیوں کو زندہ رکھنے کی توفیق دے۔ آمین۔

......☆......☆......☆......

مربیٔ سلسلہ کی سب سے بڑی ذمہ داری یہ ہے کہ اپنے نمونے قائم کرے
نکاح اور شادی کا موقعہ بھی ایسا ہے جس میں گھر سے ہی نمونے قائم کرنے ہوتے ہیں

مربیٔ سلسلہ کی بیوی کو بھی یاد رکھنا چاہئے کہ مربیٔ سلسلہ نے ایک عہد کیا ہے کہ میری پہلی ترجیح دین کی خدمت ہے اور اس کیلئے ہر قربانی کیلئے تیار ہونا ہے

خطبہ نکاح فرمودہ سیّدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ

سیّدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے 17؍جنوری 2016ء بروز اتوار مسجد فضل لندن میں درج ذیل نکاح کا اعلان فرمایا۔ خطبہ مسنونہ کی تلاوت کے بعد حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

اس وقت مَیں ایک نکاح کا اعلان کروں گا جو عزیزہ افشاں محمود بنت مکرم خالد محمود صاحب لندن کا ہے جو عزیزم محمد مظہر صاحب کے ساتھ تین ہزار پاؤنڈ حق مہر پر طے پایا ہے جو مربیٔ سلسلہ ہیں۔ کل ہی جامعہ کی جو کانوکیشن ہوئی ہے اس تقریب میں ان کو مربیٔ سلسلہ کی سند دی گئی ہے، پاس ہوئے ہیں۔

مربیٔ سلسلہ کی سب سے بڑی ذمہ داری یہ ہے کہ اپنے نمونے قائم کرے۔ اور نکاح اور شادی کا موقع بھی ایسا ہے جس میں گھر سے ہی نمونے قائم کرنے ہوتے ہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا کہ مرد کی سب سے بڑی گواہ عورت ہوتی ہے، اس کی بیوی ہوتی ہے۔ پس جہاں مربیان نے تلقین کرنی ہے، ماحول میں، معاشرے میں، امن اور محبت کی فضا پیدا کرنی ہے تو ان کو سب سے پہلے اپنے گھر سے اس کی ابتدا کرنی چاہئے۔ اسی طرح جو لڑکی مربی سلسلہ کے گھر میں آرہی ہے، اس کی بیوی بننے والی ہے اس کو بھی یاد رکھنا چاہئے کہ مربیٔ سلسلہ نے ایک عہد کیا ہے کہ مَیں دوسروں کی نسبت زیادہ اس بات کو اہمیت دوں گا کہ دین کو دنیا پر مقدم رکھنا ہے اور میری پہلی ترجیح دین کی خدمت ہے اور اس کیلئے ہر قربانی کیلئے تیار ہونا ہے۔ اس لئے مربی کی بیوی کو بھی یہ بات ذہن میں رکھنی چاہئے کہ بعض دفعہ گھر کے ماحول میں بعض بدمزگیاں اس لئے پیدا ہوجاتی ہیں کہ فلاں بات نہیں ہماری مانی گئی یا فلاں کام نہیں کیا گیا۔ گو کہ کام کرنا، بات ماننا، ایک دوسرے سے تعلق رکھنا ان آیات میں بھی یہی ذکر ہے۔ رشتوں کا احترام کرنا، اعتماد حاصل کرنا ضروری ہے۔ لیکن مربی کی جو ذمہ داریاں ہیں اس میں اس کی بیوی کو بھی اپنا کردار ادا کرنے کی کوشش کرنی چاہئے اور جب یہ ہوگا تو انشاء اللہ تعالیٰ گھر جو ہے پیار اور محبت کی فضا پیدا کرنے والا گھر ہوگا۔ اس میں پیار اور محبت کی فضا قائم ہوگی۔

اللہ کرے کہ آج یہ قائم ہونے والا رشتہ ہر لحاظ سے بابرکت ہو اور ان کی آئندہ نسلیں بھی نیکیوں پر چلنے والی ہوں اور جماعت اور خلافت سے پختہ تعلق رکھنے والی ہوں۔ ان الفاظ کے بعد اب مَیں اعلان نکاح کرتا ہوں۔

حضور انور نے فریقین میں ایجاب وقبول کروایا اور پھر فرمایا: رشتے کے بابرکت ہونے کے لئے دعا کرلیں۔

مرتبہ: ظہیر احمد خان، مربی سلسلہ
انچارج شعبہ ریکارڈ دفتر پی.ایس لندن
(بشکریہ اخبار الفضل انٹرنیشنل 19؍جنوری 2018)

......☆......☆......☆......

وصایا منظوری سے قبل اس لیے شائع کی جاتی ہیں کہ اگر کسی صاحب کو کسی وصیت پر کوئی اعتراض ہوتو وہ تاریخ اشاعت سے ایک ماہ کے اندر دفتر ہذا کو مطلع کرے۔ (سیکرٹری بہشتی مقبرہ قادیان)

مسل نمبر 8591: میں سلیمان احمد ولد مکرم عبد الرحمن صاحب، قوم احمدی مسلمان پیشہ ملازمت عمر 39 سال پیدائشی احمدی، ساکن گُرسائی تحصیل مینھڈر ضلع پونچھ صوبہ جموں کشمیر، بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 29/نومبر 2017 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ 3 دکانیں خاکسار کے نام۔ میرا گزارہ آمد از ملازمت ماہوار -/16000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ منظوری سے نافذ کی جائے۔ گواہ: عطاء اللہ نصرت العبد: سلیمان احمد گواہ: ظہیر احمد بھٹی

مسل نمبر 8592: میں ممتاز احمد ولد مکرم وزیر احمد صاحب، قوم احمدی مسلمان پیشہ تجارت عمر 30 سال پیدائشی احمدی، ساکن شندرہ تحصیل حویلی ضلع پونچھ صوبہ جموں کشمیر، بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 30/نومبر 2017 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت کوئی جائداد نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از تجارت ماہوار -/3500 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ منظوری سے نافذ کی جائے۔

گواہ: عطاء اللہ نصرت العبد: ممتاز احمد گواہ: گوہر زیب راتھر

مسل نمبر 8593: میں نادیہ نصرت زوجہ مکرم عبد العلیم عبد الحفیظ قریشی صاحب، قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 30 سال پیدائشی احمدی، موجودہ پتا: فلیٹ نمبر C-002 گارڈنیا سوسائٹی، مالوادی روڈ، ہداپسار، نزد سزلون، پُونے صوبہ مہاراشٹرا، مستقل پتا: فلٹ نمبر 303، 3 فلور زین اسٹیٹس، نزد وی.آئی.پی. انٹرنیشنل اسکول، سعید آباد، حیدر آباد، تلنگانہ، بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 13/مارچ 2017 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ حق مہر 1 لاکھ 20 ہزار روپئے، زیور طلائی 12 تولہ 24 کیریٹ۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار -/4000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔ گواہ: محمد ظفر الحق الامۃ: نادیہ نصرت گواہ: عبد العلیم عبد الحفیظ

مسل نمبر 8594: میں عظیمہ بیگم زوجہ مکرم مولوی کمال الدین خان صاحب، قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 45 سال پیدائشی احمدی، ساکن جماعت احمدیہ کرڈاپلی ڈاکخانہ تنگریا ضلع کٹک صوبہ اڈیشہ، بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 9/اکتوبر 2017 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ زیور طلائی 2.5 گرام 22 کیریٹ۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار -/500 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: کمال الدین خان الامۃ: عظیمہ بیگم گواہ: ممتاز شہناز

مسل نمبر 8595: میں ندیم احمد کے.پی ولد مکرم عبد الکریم کے.پی صاحب، قوم احمدی مسلمان طالب علم عمر 24 سال پیدائشی احمدی، ساکن کے.پی. ہاؤس، وکیری پارامدا، نارتھ بپورے ڈاکخانہ کوزیکوڈ، بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 16/دسمبر 2017 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت کوئی جائداد نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار -/300 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: محمد صابر.کے العبد: ندیم احمد کے.پی گواہ: عبد الکریم کے.پی

مسل نمبر 8596: میں احمد عرفان.ایس ولد مکرم صدیق.پی.ایچ صاحب، قوم احمدی مسلمان طالب علم عمر 20 سال پیدائشی احمدی، ساکن Plavilayil ہاؤس، پاڈا نارتھ ڈاکخانہ کرونا گاپلی ضلع کولم صوبہ کیرالہ، بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 25/ستمبر 2017 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت کوئی جائداد نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار -/1000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔

جامعہ احمدیہ میں جانے والوں کی تعداد واقفین نو میں کافی زیادہ ہونی چاہئے

سیّدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:

’’جامعہ احمدیہ میں جانے والوں کی تعداد واقفینِ نَو میں کافی زیادہ ہونی چاہئے...... ہمارے سامنے تو تمام دنیا کا میدان ہے۔ ایشیا، افریقہ، یورپ، امریکہ، آسٹریلیا، جزائر، ہر جگہ ہم نے پہنچنا ہے۔ ہر جگہ ہر براعظم میں نہیں، ہر ملک میں نہیں، ہر شہر میں نہیں بلکہ ہر قصبہ میں، ہر گاؤں میں، دنیا کے ہر فرد تک اسلام کے خوبصورت پیغام کو پہنچانا ہے۔ اس کیلئے چند ایک مبلغین کام کو انجام نہیں دے سکتے۔‘‘

(خطبہ جمعہ فرمودہ 18/جنوری 2013)

(انچارج شعبہ وقفِ نو بھارت)

میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: ٹی.ایم.عبد المجیب العبد: احمد عرفان.ایس گواہ: صدیق احمد.پی.ایچ

مسل نمبر 8597: میں فرسانا.ٹی.وی زوجہ مکرم محمد اشرف صاحب، قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 33 سال تاریخ بیعت 2011، ساکن فریدہ منزل ڈاکخانہ تھیروونور صوبہ کیرالہ، بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 20/اکتوبر 2017 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ زیور طلائی 12 گرام 22 کیریٹ، حق مہر 24 گرام 22 کیریٹ وصول شد۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار -/600 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: عبد الغفور الامۃ: فرسانا.ٹی.وی گواہ: محمد اشرف.کے.پی

مسل نمبر 8598: میں نوشار ولد مکرم حسن صاحب، قوم احمدی مسلمان پیشہ ملازمت عمر 35 سال تاریخ بیعت 2016، موجودہ پتا: Pearl-Park-2، Odumbra ڈاکخانہ Olavanna صوبہ کیرالہ، مستقل پتا: ڈاکخانہ Pokkunnu ضلع کالیکٹ صوبہ کیرالہ، بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 24/نومبر 2017 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ 6.5 سینٹ پلاٹ (سروے نمبر 115/6) اہلیہ کے ساتھ مشترکہ۔ میرا گزارہ آمد از ملازمت ماہوار -/25,000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: سیوراز العبد: نوشار.کے گواہ: روشن احمد.وی.پی

مسل نمبر 8599: میں فاطمہ سی.پی زوجہ مکرم محی الدین کُٹی.ایم.پی صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 62 سال تاریخ بیعت 2002، ساکن Munderi Parambu ڈاکخانہ Nellikode ضلع کوزیکوڈ صوبہ کیرالہ، بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 8/دسمبر 2017 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ 10 سینٹ پلاٹ بمقام کالیکٹ (سروے نمبر 175/5)، زیور طلائی 2 پاوا 22 کیریٹ۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار -/500 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: حارث بی.پی الامۃ: فاطمہ بی.پی گواہ: محی الدین کٹی.ایم.پی

مسل نمبر 8600: میں عبد الغفور.ایم ولد مکرم محی الدین کٹی صاحب، قوم احمدی مسلمان پیشہ ملازمت عمر 43 سال تاریخ بیعت 2006، ساکن Ananthayoor ڈاکخانہ Vazhakkad ضلع ملاپورم صوبہ کیرالہ، بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 27/اکتوبر 2017 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ 30 سینٹ زمین بمقام کالیکٹ (سروے نمبر 315/2/3-2، بلاک 18) جس میں خاکسار کے ساتھ اہلیہ کا بھی حصہ ہے۔ میرا گزارہ آمد از ملازمت ماہوار -/15,000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: سوراز العبد: عبد الغفور.ایم گواہ: نوشار.کے

PHLOX
All for dreams

PHLOX EXIM(OPC) PRIVATE LIMITED
MARCHENT EXPORTER OF DERMA COSMETICS, COSMETICS, MEDICATED AND NUTRITIONAL PRODUCTS

OFFICE NO. B/205, SIGNATURE-II, BUSINESS PARK
SARKHEJ SANAND ROAD SARKHEJ CIRCLE
AHMEDABAD-382210, GUJARAT (INDIA)
Mob: +91 8335898045 Tel: +91 7966177405
E MAIL: PHLOXEXIM@GMAIL.COM
WEB: WWW.PHLOXEXIM.IN

Zaid Auto Repair
زید آٹو رِپیئر
Mob. 9041492415 - 9779993615
Deals in: Repair of All Types of 4 Stroke & 2 Stroke Vehicles
Shop No. 7,Front of Guru Nanak Filling Station
Harchowal Road, White Avenue Qadian
طالب دعا: صالح محمد زید مع فیملی، افراد خاندان و مرحومین

سہارا آٹو ٹریڈرز
SAHARAAUTOTRADERS
Rexines & Auto Tops
MotorLineRoad,MahboobNagar
Pro. V.Anwar Ahmad
Mob.:9989420218

آٹو ٹریڈرز
AUTO TRADERS
16 مینگو لین کلکتہ 70001
دکان: 2248-5222 , 2248-16522243-0794
رہائش: 2237-0471, 2237-8468

IMPERIAL GARDEN FUNCTION HALL
a desired destination
for royal weddings & celebrations.
 # 2 - 14 -122 / 2 - B , Bushra Estate
HYDRABAD ROAD, YADGIR-585201
ContactNumber:09440023007,08473296444

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ نحمدہٗ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم وعلیٰ عبدہ المسیح الموعود

وَسِّعۡ مَکَانَکَ
الہام حضرت مسیح موعود علیہ السلام

Courtesy: Alladin Builders
e-mail: khalid@alladinbuilders.com

Prop. Mir Ahmed Ashfaq
Cell: 9701226686, 7702164917, 7702164912

A.S.
WEIGH BRIDGE
100 TONS ELECTRONIC TRAILER
WEIGH BRIDGE
NATIONAL HIGHWAY 44, KURNOOL ROAD, JEDCHARLA

Ahmad Travels Qadian
Foreign Exchange-Western Union
Money Gram-X Press Money
Holidays, Air Ticket, Rail, Cars, Buses
Contact : 9815665277
Propritor : Nasir Ibrahim
(Ahmadiyya Chowk, Qadian, India)

Prop: S.I.A.Javeed
Syed Lubaid Ahamed
Contact Details. : 080-22238666, 080-22918730
Mobile : 9900422539, 9886145274
Website : www.jnroadlines.com

No.75
F.C. Complex
1st Main Road
K.P. New Extension
J.C. Road, Bangaluru
- 560 002

طالب دعا: سید اقبال احمد جاوید اینڈ فیملی (جماعت احمدیہ بنگلور، صوبہ کرناٹک)

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا نسخہ

سرمہ نور۔ کاجل۔ حبّ اٹھرہ (شادی کے بعد اولاد سے محروم کیلئے) زدجام عشق (اعصابی کمزوری وشوگر کیلئے) رابطہ کریں۔

رابطہ: عبد القدوس نیاز
098154-09445

ملنے کا پتہ: دُکان چوہدری بدر الدین عامل صاحب درویش مرحوم
احمدیہ چوک قادیان ضلع گورداسپور (پنجاب)

NAVNEET JEWELLERS نونیت جیولرز
Manufacturers of All Kinds of Gold and Silver Ornaments

خالص سونے اور چاندی کے اعلیٰ زیورات کا مرکز
'الیس اللہ بکافٍ عبدہٗ' کی دیدہ زیب انگوٹھیاں
اور لاکٹ وغیرہ احمدی احباب کیلئے خاص

Main Bazar Qadian (Gsp) Punjab (Ph. 01872-220489, (R) 220233

Pro. B.S.Abdul Raheem
S.A. POULTRY HOUSE
Broiler Integration & Feeds
(Godrej Agrovet Ltd)

Office Address :
Cuttlery Building
Opp Pvt Bus Stand, Nellikatte, PUTTUR
Contact No : 9164441856, 9740221243

مالک رام دی ہٹی مین بازار قادیان
Malik Ram Di Hatti, Main Bazar, Qadian

کمپنی کے اُونی، ریشمی بڑھیا کپڑے خریدنے کیلئے تشریف لائیں
098141-63952
نوٹ: پرانی دوکان بدل کر سامنے نئے شوروم میں چلی گئی ہے۔

MBBS IN BANGLADESH
SAARC
FREE SCHOLARSHIP SEATS
EVALUATION & GUIDANCE APPLICATION PROCESSING

ADMISSION IN PVT. MEDICAL COLLEGES
- BANGLADESH MEDICAL COLLEGE
- AD-DIN WOMEN'S MEDICAL COLLEGE
- GREEN LIFE MEDICAL COLLEGE
- JAHARUL ISLAM MEDICAL COLLEGE
- SOUTHERN MEDICAL COLLEGE
- ENAM MEDICAL COLLEGE
- DHAKA NATIONAL MEDIOCAL COLLEGE
- Z.H. SIKHDER WOMEN'S MEDICAL COLLEGE
- UTTARA WOMEN'S MEDICAL COLLEGE AND HOSPITAL
- ANWAR KHAN MODERN MEDICAL COLLEGE

AND OTHER COLLEGES OF BANGLADESH

SALIENT FEATURES
- Recognized By MCI/IMED/ BM&DC
- Lowest Packages Payable In Instalments
- Excellent Faculty & Hostel Facility
- Secure Environment

Lowest Total Package For 5 Years Starts From 30,000 USD (INR 19.00 Lacs Approx.)
For Transparent Admission Contact With Original Certificates & Passport
BILAL MIR
NEEDS EDUCATION KASHMIR
QURESHI BUILDING OPP. AKHARA BUILDING, NEXT BUILDING TO KBD BOOK SHOP, BUDSHAH CHOWK, NEAR BUDSHAH BRIDGE SGR - 190001
Cell: 09596580243|07298531510
Email: mbbsjk.bd@gmail.com
H/O : 69/C 5TH FLOOR, PANTHAPATH DHAKA
r#m#s : 9906928638

GRIP HOME
PROPERTY MANAGEMENT

طالب دعا
Mohammed Anwarullah
Managing Partner
+91-9980932695

#4, Delhi Naranappa Street
R.S. Palya, Kammanahalli
Main Road, Bangalore - 560033
E-Mail : anwar@griphome.com
www.griphome.com

Valiyuddin
+ 91 99000 77866

FAWWAZ OUD & PERFUMES
No. 44, Castle Street, Ashoknagar, Opp. Hotel Empire, Bengaluru - 560 025.
+91 80 41241414
valiyuddin@fawwazperfumes.com
www.fawwazperfumes.com

FAWWAZ

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صداقت کا ایک زبردست ثبوت

وَلَوۡ تَقَوَّلَ عَلَیۡنَا بَعۡضَ الۡاَقَاوِیۡلِ○لَاَخَذۡنَا مِنۡہُ بِالۡیَمِیۡنِ○ثُمَّ لَقَطَعۡنَا مِنۡہُ الۡوَتِیۡنَ○

اور اگر وہ بعض باتیں جھوٹے طور پر ہماری طرف منسوب کر دیتا تو ہم اسے ضرور داہنے ہاتھ سے پکڑ لیتے۔ پھر ہم یقیناً اس کی رگ جان کاٹ ڈالتے۔ (سورۃ الحاقۃ 45 تا 47)

حضرت اقدس مرزا غلام احمد صاحب قادیانی مسیح موعود و مہدی معہود علیہ السلام بانی مسلم جماعت احمدیہ نے اسلام کی صداقت اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ اپنے رُوحانی تعلق پر متعدد مرتبہ خدا تعالیٰ کی قسم کھا کر بتایا ہے کہ میں خدا کی طرف سے ہوں۔ ایسے اکثر و بیشتر ارشادات کو یکجا کر کے ایک کتاب

"خدا کی قسم"

کے نام سے شائع کی گئی ہے۔ کتاب حاصل کرنے کے خواہش مند حضرات بذریعہ پوسٹ کارڈ/ای میل **مفت** کتاب حاصل کریں۔

E-Mail : ansarkkq@gmail.com

Ph : 01872-220186, Fax : 01872-224186

Postal-Address:Aiwan-e-Ansar,Mohalla Ahmadiyya,Qadian-143516,Punjab

For On-line Visit :https//:www.alislam.org/urdu/pdf/khuda-ki-qasam.pdf

JMB RICE MILL (Pvt) Ltd.

Love For All, Hatred For None

AT. TISALPUR. P.O RAHANJA
DIST. BHADRAK, PIN-756111
STD: 06784, Ph: 230088
TIN : 21471503143

JMB

Prop. Zuber
Cell : 9886083030
9480943021

ಜುಬೇರ್

ZUBER ENGINEERING WORKS

Body Building & All Type of Welding and Grill Works

HATTIKUNI CROSS ROAD YADGIR

Baseer Ahmed +91-95053-05382

CCTV FOR HOME SECURITY

Santosh Nagar, Hyderabad

baseernafe.ahmed@gmail.com

طالب دعا : بصیر احمد
جماعت احمدیہ چنتہ کنٹہ، ضلع محبوب نگر (صوبہ تلنگانہ)

وَسِّعۡ مَکَانَكَ الہام حضرت مسیح موعود علیہ السلام

G.M. BUILDERS & DEVELOPERS
RAICHURI CONSTRUCTION
SINCE 1985

OFFICE:
PLOT NO.6 DURGA SADAN TARUN BHARAT CO.OP
HSG. SOC, NEAR CIGARETTE FACTORY,
CHAKALA, ANDHERI (EAST), MUMBAI-400069

TEL 2825831O, MOB. 09987652552

E-MAIL: RAICHURI.CONSTRUCTION@GMAIL.COM

IRS

INDIAN ROLLING SHUTTERS
WHOLESALE DEALER
SUPPLIERS OF ALL SPARES PARTS OF ROLLING SHUTTERS
Specialist in : GEAR & REMOTE SHUTTERS

Prop : HAMEED AHMAD GHOURI

Add : Beside Andhra Bank, Balapur X Road, Hyderabad (T.S)

Mobile : 09849297718

طالب دعا:
شیخ سلطان احمد
ایسٹ گوداوری
(صوبہ آندھرا پردیس)

99633 83271 Pro. SK.Sultan 97014 62176

Oxygen Nursery
All kind of Plants are Available.

- Rajahmundry
- Kadiyapu lanka, E.G.dist.
- Andhra Pradesh 533126.
- #email. oxygennursery786@gmail.com

Love for All...Hatred for None

SEELIN®
TYRE SAFETY SYSTEM

R. Subba Rao
Telengana Distributor
Mob : 9949412352
9492707352

Prevent Punctures For Tyres with Tubes and Tubeless

RS TRADERS

Office : Flat No G-5, Manikanta Paradise
Dwarakanagar, Boduppi, Rangareddy, Telangana - 500 092
E-mail: seelinhyd@gmail.com website: www.seelin.in

JANIC
CONSTRUCTION PVT. LTD
Mohammad. Janealam Shaikh

وَسِّعۡ مَکَانَكَ
الہام حضرت مسیح موعودؑ

E-Mail id : janicconstruction@gmail.com

Mobile No: 09082768330, 09647960851

Res : Mazagaon, Mumbai - 400010

SUIT SPECIALIST

Proprietor

SYED ZAKI AHMAD

Bandra, Mumbai

Mobile : 09867806905

طالب دعا:
اقبال احمد ضمیر
فلک نما، حیدرآباد
(صوبہ تلنگانہ)

KONARK
Nursery
Hyderabad

MUZAMMIL AHMED
Mobile: +91 99483 70069
konarknursery@gmail.com

www.facebook.com/konarknursery
www.konarknursery.com

Plants for Seasons & Reasons...
Cactus . Seculents . Seeds
Landscaping – Rental Plants – Exports – Imports

UNIKCARE HOSPITAL

Dr. M.A.Razak (MBBS,DNB(Med)FCCP FIAG)
Consulting Physician & Director
New Mallepally, Hyderabad (T.S)
e-mail : drmarazak@rediffmail.com
Mobile : 9866320619 Office :040-23237021

J.K. Jewellers - Kashmir Jewellers

جے کے جیولرز۔ کشمیر جیولرز

چاندی اور سونے کی انگوٹھیاں خاص احمدی احباب کیلئے

Shivala Chowk Qadian (India)
Ph. (S) 01872 -224074, (M) 98147-58900,
E-mail: jk_jewellers@yahoo.com
Mfrs & Suppliers of : Gold and Silver Diamond Jewellery

جماعتی رپورٹیں

پانی پت میں گیتا جینتی کے موقع پر لیکچر

مورخہ 30 ر نومبر 2017 کو پانی پت صوبہ ہریانہ کے سرکاری آڈی ٹوریم میں ''گیتا جینتی اُتسو'' کا انعقاد ہوا جس میں خاکسار کو لیکچر کی دعوت دی گئی تھی۔ اس پروگرام میں پریس اور میڈیا کے نمائندگان کے علاوہ مذہبی سکالرز اور سیاسی لیڈرز بھی موجود تھے۔ خاکسار نے اپنی تقریر میں قرآن مجید کی روشنی میں توحید باری تعالیٰ کو پیش کیا۔ نیز سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی قیام امن کے سلسلہ میں کی جانے والی کاوشوں کا مختصر تذکرہ کیا۔ پروگرام کے بعد معزز مہمانوں کو جماعتی کتب کا تحفہ دیا گیا۔ (نوید الفتح، مبلغ انچارج کچھ گجرات)

صوبہ آسام میں فری ہومیوپیتھی کیمپس

مورخہ 16 تا 23 ر جنوری 2018 کو صوبہ آسام کے مختلف شہروں اور دیہات میں فری ہومیوپیتھی کیمپ کا انعقاد کیا گیا۔ کیمپ کا آغاز بجلی نگر کے UNNAYAN SAMITI آفس میں مکرم افراد علی صاحب صدر UNNAYAN SAMITI بجلی نگر اور علاقہ کے دیگر معززین کی موجودگی میں دعا کے ساتھ ہوا۔ مکرم ڈاکٹر سید سعید احمد صاحب ہومیوپیتھ نور ہسپتال قادیان نے مریضوں کا چیک اپ کیا اور ادویہ دیں۔ چھ روزہ فری ہومیوپیتھی کیمپ سے 1185 ر افراد نے اپنا علاج کرایا۔ علاقہ کے 9 کثیر الاشاعت اخبارات میں اس کیمپ کی خبریں شائع ہوئیں اور 2 ٹی وی چینلز نے بھی خبریں نشر کیں۔

کامروپ میں دوسرے جلسہ سالانہ کا انعقاد

مورخہ 28 ر جنوری 2018 کو گوہاٹی شہر صوبہ آسام کے رائل رِجینسی ہوٹل میں ضلع کامروپ کا دوسرا جلسہ سالانہ مکرم مولوی عبد الوکیل نیاز صاحب نائب ناظر اصلاح وارشاد جنوبی ہند کی زیر صدارت منعقد ہوا۔ تلاوت قرآن کریم مکرم نور سلطان صاحب مربی سلسلہ شعبہ نور الاسلام نے کی۔ مکرم مبشر احمد شاہد صاحب مربی سلسلہ نیوجیرانگ نے ایک نظم خوش الحانی سے پڑھی۔ بعدہ معزز مہمانوں کی عزت افزائی کی گئی۔ بعد ازاں مکرم ضیاء الرحمن صاحب مبلغ انچارج برپیٹا نے سیرت آنحضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔ دشمنوں سے حسن سلوک کے آئینے میں اور مکرم امان علی صاحب نے نماز کی اہمیت و برکات کے موضوع پر تقریر کی۔ اسی طرح مکرم مجیب الرحمن صاحب نائب مبلغ انچارج بونگائی گاؤں نے بعنوان ''اصلاح اعمال'' اور خاکسار نے ''صداقت حضرت مسیح موعودؑ'' کے موضوع پر تقریر کی۔ صدارتی خطاب اور دعا کے ساتھ جلسہ اختتام پذیر ہوا۔ اس جلسہ میں 230 احمدی احباب کے علاوہ 70 غیر از جماعت دوست بھی شامل ہوئے۔ جلسے کی خبریں دو ٹی وی چینلز اور آٹھ اخبارات میں شائع ہوئیں۔ (ظہور الحق، مبلغ انچارج کامروپ میٹرو)

برہم پور، ضلع مرشد آباد میں پیس سمپوزیم کا انعقاد

جماعت احمدیہ برہم پور صوبہ بنگال میں مورخہ 28 ر جنوری 2018 کو شعبہ نور الاسلام کے تحت مکرم غلام مصطفیٰ صاحب امیر ضلع مرشد آباد کی زیر صدارت ایک پیس سمپوزیم کا انعقاد کیا گیا۔ تلاوت قرآن کریم مکرم قاری شفاعت اللہ صاحب معلم سلسلہ نے کی۔ تعارفی تقریر خاکسار نے کی۔ اس پروگرام میں جناب سنتوش سنگھ چاؤلا صاحب نے سکھ مذہب، جناب پرتیپ ٹنڈن جی مہاراج نے بھارت سیوا شرم سنگھ، جناب تری نیتر انند جی مہاراج نے رام کرشنو مشن اور مسٹر راجا داس صاحب نے عیسائی مذہب کی جانب سے شرکت کی۔ مکرم محمد یوسف الدین صاحب مبلغ سلسلہ بانکوڑہ اور مکرم عطاء الرحمن صاحب نائب امیر ضلع مرشد آباد نے جماعتی تعلیمات بیان کیں۔ تمام مہمانوں نے جماعت کے قیام امن کے کاموں کی تعریف کی۔ دوران پروگرام ایک ڈاکومنٹری بھی دکھائی گئی۔ اس پروگرام کی خبر 6 ٹی وی چینلز پر نشر کی گئی جس کے ذریعہ تقریباً 35 لاکھ افراد تک جماعت کا پیغام پہنچا۔

(ابو طاہر منڈل، مبلغ انچارج مرشد آباد بنگال)

تیماپور کے سرکاری اسکول میں کاپیوں اور کھیلوں کے سامان کی تقسیم

مورخہ 8 ر فروری 2018 کو تیماپور ضلع نلگنڈہ صوبہ تلنگانہ کے ایک سرکاری اسکول میں جہاں 250 سے زائد طلبا زیر تعلیم ہیں، ہیومینٹی فرسٹ کے زیر اہتمام کاپیاں اور کھیل کود کا سامان تقسیم کیا گیا۔ صبح گیارہ بجے جناب رونددر ریڈی صاحب اسکول ہیڈ ماسٹر کی زیر صدارت پروگرام کا آغاز ہوا۔ اس پروگرام میں گاؤں کے سرپنچ جناب جی ویرا سوامی اور جناب پاپی ریڈی صاحب اے ایس آئی اور دیگر افراد جماعت وغیر از جماعت معززین شامل ہوئے۔ خاکسار نے جماعت احمدیہ کا مختصر تعارف کراتے ہوئے جماعت احمدیہ کی جانب سے دنیا بھر میں ہونے والی انسانی خدمات کا تذکرہ کیا اور تمام احباب کا شکریہ ادا کیا۔ بعدہ سرپنچ صاحب اور مکرم پاپی ریڈی صاحب نے اپنے خیالات کا اظہار کیا۔ صدارتی خطاب کے بعد یہ تقریب اختتام پذیر ہوئی۔ (شبیر احمد یعقوب، مبلغ انچارج ضلع کھمم و نلگنڈہ)

بقیہ خلاصہ خطبہ از صفحہ نمبر 20

مرتبہ قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ پڑھی اسے قیامت کے دن اس کی قبر سے پکارا جائے گا کہ کھڑا ہو جا اور جنت میں داخل ہو جا۔ ابن دیلمی سے روایت ہے جو نجاشی کی بہن کے بیٹے تھے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت بھی کرتے رہے تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس نے نماز میں یا اس کے علاوہ سو مرتبہ قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ پڑھا اللہ تعالیٰ نے اس کے لئے آگ سے نجات فرض کر دی۔

حضور انور نے فرمایا: پس یہ اہمیت ہے سورۃ اخلاص کی۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام صمد کے معنی بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں: صمد کے معنی ہیں کہ بجز اس کے تمام چیزیں ممکن الوجود اور ہالک الذات ہیں لیکن اللہ تعالیٰ کی ذات ایسی ہے جو صمد ہے۔ لوگ سمجھتے ہیں کہ صمد کا مطلب بے نیاز ہے۔ بے نیازی اس کی یہ ہے کہ نہ وہ ہلاک ہونے والا ہے نہ ختم ہونیوالا ہے اور نہ اس جیسی کوئی چیز پیدا ہو سکتی ہے۔

پھر احادیث میں تینوں قُلْ پڑھنے کی اہمیت کے بارے میں حضرت عقبیٰ بن عامر جہنی بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کسی شخص نے ان جیسی سورتوں یا کلام کے ساتھ اللہ تعالیٰ کی پناہ حاصل نہیں کی۔ یعنی یہ ایسا کلام اور ایسی دعا ہے کہ جس سے انسان اللہ تعالیٰ کی پناہ میں آ جاتا ہے اور کبھی ضائع نہیں ہوتا اور تمام شرور سے بچتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کی پناہ اس سے بہتر مانگنے کا اور کوئی ذریعہ ہی نہیں۔ حضرت ابو سعیدؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جنات اور انسانوں کی نظر سے پناہ مانگا کرتے تھے۔ جب معوذتین نازل ہوئیں تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو اختیار کر لیا۔

حضرت ابن عابس سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا کہ اے ابن عابس کیا میں تجھے تعوذ کے سب سے افضل کلمات کے بارے میں نہ بتاؤں۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ کیوں نہیں۔ آپ نے فرمایا وہ سورتیں ہیں سورۃ الفلق اور سورۃ الناس۔ پھر آخری دو سورتوں کی اہمیت بیان کرتے ہوئے ایک صحابی کہتے ہیں کہ ہم لوگ ایک مرتبہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ کسی سفر میں تھے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پیچھے سے میرے قریب آئے اور میرے کندھوں پر ہاتھ رکھ کر فرمایا کہ **اعوذ برب الفلق** پڑھو۔ میں نے یہ کلمہ پڑھ لیا اسی طرح نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہ سورۃ مکمل پڑھی اور میں نے بھی آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ اسے پڑھ لیا پھر اسی طرح **اعوذ برب الناس** پڑھنے کے لئے فرمایا اور پوری سورۃ پڑھی جسے میں نے بھی پڑھ لیا پھر آپ نے فرمایا جب نماز پڑھا کرو تو یہ دونوں سورتیں نماز میں پڑھ لیا کرو۔

عقبیٰ بن عامر جہنی سے روایت ہے کہ میں ایک سفر میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ تھا جب فجر طلوع ہوئی تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اذان کہی اور اقامت کہی پھر مجھے اپنے دائیں جانب کھڑا کیا پھر آپ نے معوذتین کے ساتھ قرأت کی۔ جب آپ نماز سے فارغ ہوئے تو فرمایا تو نے کیسا دیکھا۔ میں نے عرض کی کہ تحقیق میں نے دیکھ لیا یا رسول اللہ تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا تُو یہ دونوں سورتیں پڑھا کر جب بھی تو سوئے اور جب بھی اٹھے۔

پس یہ اہمیت ہے ان سورتوں کی اور اس زمانے میں ان کے پڑھنے کی اہمیت اور بھی بڑھ گئی ہے، ہماری روحانی ترقی اور شیطان کے حملوں سے بچنے کے لئے اور جماعتی طور پر اسلام کے خلاف جو سازشیں ہو رہی ہیں ان سے بچنے کیلئے۔ آجکل ایک طرف اسلام کے خلاف، اسلام مخالف طاقتوں کی بڑی ہوشیاری سے کوششیں جاری ہیں تو دوسری طرف نام نہاد مسلمان علما اور مسلمان لیڈروں نے ایک ایسی صورتحال پیدا کر دی ہے جہاں فتنہ وفساد پیدا ہو چکا ہے۔ مسلمان علماء مسیح موعودؑ کے خلاف بھی عامۃ المسلمین کو بھڑکا کر شیطانی قوتوں کو موقع دے رہے ہیں کہ ان کے ہاتھ مضبوط ہوں۔ اسی طرح دہریت ہے تو وہ بھی آجکل اپنے زوروں پر ہے۔ حضرت مسیح موعودؑ فرماتے ہیں کہ تم جو مسیح موعود کے دشمنوں کا نشانہ بنو گے، یوں دعا مانگا کرو کہ میں مخلوق کے شر سے جو اندرونی اور بیرونی دشمن ہیں، خدا کی پناہ مانگتا ہوں جو صبح کا مالک ہے یعنی روشنی کا ظاہر کرنا اس کے اختیار میں ہے۔ یہ روشنی روحانی روشنی ہے جو مسیح موعود کے آنے سے ظاہر ہوئی ہے۔ اور میں اندھیری رات کے شر سے جو انکارِ مسیح موعود کے فتنوں کی رات ہے، خدا کی پناہ مانگتا ہوں۔

حضور انور نے فرمایا: ان میں ایک تو اسلام دشمن لوگ ہیں جو اسلام کی تعلیم پر اعتراض کرتے ہیں اور دوسرے علماء اسلام ہیں جو اپنی غلطی کو چھوڑنا نہیں چاہتے اور مسیح موعود کے خلاف لوگوں کو بھڑکانے میں مصروف ہیں جن میں پاکستان کے علما سرفہرست ہیں۔ پس ایسے حالات میں پاکستان میں تو احمدیوں کو خاص طور پر اس سنت کو جاری کرنے کی ضرورت ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں کہ سورۃ فلق میں جو شر **غاسق اذا وقب** کہا گیا ہے اس میں اندھیری رات کے شر کے فتنہ سے بچنے کی دعا ہے۔ غاسق کہتے ہیں رات کو اور وقب کا مطلب ہے کہ اندھیرے اور ظلمت کا چھا جانا اور یہ اندھیری رات کا فتنہ مسیح موعود کے انکار کے فتنہ کی شب تار ہے جس سے پناہ مانگی گئی ہے۔

حضور انور نے فرمایا: افسوس ہے مسلمانوں کی حالت پر کہ اللہ تعالیٰ نے انہیں ایک دعا سکھائی لیکن مسلمانوں نے اس کی پرواہ نہیں کی۔ مسلمان تو ان فتنوں میں ڈوب رہے ہیں اکثر اور اسی وجہ سے آج دنیا میں غیر مسلموں کو مسلمانوں پر اعتراض کرنے کا موقع مل رہا ہے۔ بہر حال مسلمانوں کی یہ حالت ہمیں توجہ دلاتی ہے کہ ان سورتوں پر غور کر کے پڑھیں تا کہ ان اندھیروں سے ہم بچ سکیں۔

پھر سورۃ الناس میں اللہ تعالیٰ کی ربوبیت اور مالکیت اور حقیقی معبود ہونے کا بیان ہے۔ یہ بیان کر کے اس کی پناہ میں آنے اور شیطان کے وسوسے سے بچنے کی دعا کی ہے۔ آجکل دہریت اور دنیا کا بھی بڑا زور ہے اور دنیاداری نے اپنے پنجے اس قدر معاشرے میں عمومی طور پر گاڑ دیئے ہیں کہ بعض نوجوان اس سے متاثر ہو جاتے ہیں۔ پس یہ دعائیں جب ہم اپنے پر پھونکیں تو ساتھ ہی اپنے بچوں پر بھی پھونکیں تا کہ ہر قسم کے شرور سے ہماری نسلیں بھی محفوظ رہیں اور دین پر قائم رہنے والی اور خدا تعالیٰ کی وحدانیت کو سمجھنے والی ہوں۔ اللہ تعالیٰ کرے کہ ہم میں سے ہر ایک ان سورتوں کے مضمون کو سمجھتے ہوئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت پر عمل کرنے والا ہو۔ خدا تعالیٰ کی وحدانیت کا مضمون ہم پر واضح ہو اس کے علاوہ کسی اور کے آگے ہم جھکنے والے نہ ہوں، اسی کو سب طاقتوں کا سرچشمہ سمجھیں نہ صرف دل میں بلکہ ہر عمل سے اسے ثابت کریں کہ اللہ تعالیٰ ہی سب طاقتوں کا سرچشمہ ہے ہر روشنی کا منبع ہے اور ہر فیض کا دینے والا ہے۔

......☆......☆......☆......

EDITOR
MANSOOR AHMAD
Mobile. : +91 82830 58886
e -mail : badrqadian@rediffmail.com
website : www.akhbarbadrqadian.in
www.alislam.org/badr

REGISTERED WITH THE REGISTRAR OF THE NEWSPAPERS FOR INDIA AT NO RN 61/57

ہفت روزہ بدر قادیان

The Weekly **BADAR** Qadian

Distt. Gurdaspur (Pb.) INDIA Qadian - 143516

Postal Reg. No. GDP/001/2016-18 Vol. 67 Thursday 22-February-2018 Issue 8

MANAGER
NAWAB AHMAD
Tel. : +91 1872 224757
Mobile : +91 94170 20616
e -mail:managerbadrqnd@gmail.com

ANNUAL SUBSCRIPTION : Rs.550/- (Per Issue : Rs.11/-) By Air : 50 Pounds or 80 U.S. $ - 60 Euro or 80 Canadian Dollar (**WEIGHT** : 50 -100 Gms/Issue)

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہمیشہ سوتے وقت آیۃ الکرسی، سورۃ اخلاص، سورۃ فلق اور سورۃ الناس تین دفعہ پڑھ کر ہاتھوں پر پھونکتے اور پھر اپنے ہاتھوں کو جسم پر پھیرتے

یہ ایسا کلام اور ایسی دعا ہے کہ جس سے انسان اللہ تعالیٰ کی پناہ میں آجاتا ہے اور کبھی ضائع نہیں ہوتا

اور تمام شرور سے بچتا ہے، اس سے بہتر اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگنے کا اور کوئی ذریعہ ہی نہیں

جن حالات میں سے ہم گزر رہے ہیں دعاؤں اور نمازوں اور اذکار کی طرف خاص طور پر توجہ دینی چاہئے

خلاصہ خطبہ جمعہ سیّدنا حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ 16رفروری 2018 بمقام مسجد بیت الفتوح لندن

تشہد، تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

ایک مؤمن کو جو یہ دعویٰ کرتا ہے کہ میں خدا تعالیٰ پر ایمان رکھتا ہوں، اللہ تعالیٰ کے اس حکم کو ہمیشہ پیش نظر رکھنا چاہئے کہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں عبادت کے لئے پیدا کیا ہے جیسا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْاِنْسَ اِلَّا لِيَعْبُدُوْنِ۔ یعنی ہم نے جن و انس کو عبادت کے لئے پیدا کیا ہے۔ پھر اللہ تعالیٰ نے ہمیں عبادت کے طریق بھی بتائے جن میں عملی حصہ بھی ہے یعنی ظاہری حرکات وسکنات اور دعاؤں کے الفاظ بھی ہیں جسے ذکر بھی کہہ سکتے ہیں۔ نماز میں یہ دونوں باتیں موجود ہیں ،یعنی ظاہری حرکات بھی ہیں اور ذکر بھی ہے، دعائیں بھی ہیں لیکن نمازوں کے علاوہ بھی ذکر اور دعائیں اور خدا تعالیٰ کو یاد رکھنا ایک مؤمن کا کام ہے۔ قرآن کریم میں ہی اللہ تعالیٰ نے بہت سی دعائیں مختلف انبیاء کے حوالے سے بتائی ہیں جو ہم نماز میں بھی پڑھ سکتے ہیں اور چلتے پھرتے ذکر کے طور پر بھی پڑھتے ہیں۔ لوگ اپنے خطوں میں لکھتے ہیں کہ ہمیں فلاں مشکل ہے، فلاں پریشانی ہے، کوئی دعا اور ذکر بتائیں جس کا ورد ہم کرتے رہا کریں اور مشکلات اور پریشانیاں ہماری دور ہوں۔ عموماً لوگوں کو میں یہی لکھتا ہوں کہ نمازوں کی طرف توجہ دیں۔ سجدوں میں دعائیں کریں، نماز میں دعائیں کریں اور اپنے خدا تعالیٰ سے مدد مانگیں لیکن آج میں ایک ذکر کے بارے میں بھی بتانا چاہتا ہوں جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت بھی ہے اور خدا تعالیٰ کی طرف سے اتری ہوئی دعائیں بھی ہیں جن کے مطالب پر غور کر کے پڑھنے سے جہاں انسان اللہ تعالیٰ کی توحید کا ادراک حاصل کرتا ہے، وہاں اللہ تعالیٰ کی حفاظت اور پناہ میں بھی آتا ہے اور ہر قسم کے شرور سے بھی محفوظ رہتا ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نہ صرف یہ کہ خود باقاعدگی سے روزانہ رات کو سونے سے پہلے ان آیات اور دعاؤں کو پڑھا کرتے تھے بلکہ صحابہ کو بھی پڑھنے کی تلقین فرماتے تھے اور بہت ساری جگہوں پر ان دعاؤں کی اہمیت اور فوائد آپ نے بیان فرمائے ہیں۔

روایت میں آتا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہمیشہ سوتے وقت آیۃ الکرسی، سورۃ اخلاص سورۃ فلق اور سورۃ الناس تین دفعہ پڑھ کر ہاتھوں پر پھونکتے اور پھر اپنے ہاتھوں کو جسم پر اس طرح پھیرتے کہ سر سے شروع کر کے جہاں تک جسم پر ہاتھ جاسکتا، پھیرتے۔ پس جس کام کو آپ نے باقاعدہ جاری رکھا یا باقاعدگی سے کیا، یہ آپ کی سنت بنی اور اس کام کو ہر مسلمان کو کرنا چاہئے اور ہم احمدی جن کو اس زمانے میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ہر سنت پر عمل کرنے کی طرف حضرت مسیح موعودؑ نے رہنمائی فرمائی ہے۔ ہمیں اس پر عمل کرنے کی خاص کوشش کرنی چاہئے اور خاص طور پر ان حالات میں جن میں سے ہم گزر رہے ہیں دعاؤں اور نمازوں اور اذکار کی طرف خاص طور پر نہ صرف اپنی ذاتی روحانی اور دنیاوی ضروریات کے لئے توجہ دینی چاہئے بلکہ جماعتی فتنوں اور فسادوں اور حاسدوں اور دشمنوں کے شر سے بچنے کے لئے بھی ایک انتہائی اہم فرض سمجھ کر توجہ دینی چاہئے۔ اس ذکر اور آیات کی اہمیت بعض اور احادیث سے بھی ملتی ہے جو میں آپ کے سامنے رکھتا ہوں۔ آیۃ الکرسی کے بارے میں دو جمعہ پہلے میں بیان کر چکا ہوں۔ آج قرآن کریم کی آخری تین سورتوں کے بارے میں احادیث کے حوالے سے بات کروں گا۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان فرماتی ہیں کہ ہر رات نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جب بستر پر لیٹتے تو اپنی ہتھیلیوں کو جوڑتے اور ان میں قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ، قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ اور قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ پڑھ کر پھونکتے۔ پھر جہاں تک ممکن ہوتا، دونوں ہاتھوں کو جسم پر پھیرتے۔ آپ اپنے سر اور چہرے سے دونوں ہاتھ پھیرنا شروع کرتے اور جہاں تک آپؐ کا ہاتھ جاسکتا وہاں تک پھیرتے۔ آپ تین بار ایسا کرتے۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس کا اہتمام اس باقاعدگی سے فرماتے تھے کہ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی آخری بیماری میں خود یہ دعائیں پڑھتیں اور آپ کے ہاتھوں پر پھونک کر آپ کے ہاتھ ہی آپ کے جسم پر پھیرتیں۔ یہ خیال حضرت عائشہ کو آنا یقیناً اس وجہ سے تھا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اس میں بہت باقاعدہ تھے اور اس کی برکت کی اہمیت حضرت عائشہ پر خوب کھول کر واضح فرمائی ہوئی تھی۔

پھر صحابہ کو ان سورتوں کی برکات اور اہمیت کا کس طرح احساس دلایا، اس بارے میں حضرت عقبیٰ بن عامر بیان کرتے ہیں کہ میری رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے ملاقات ہوئی آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے آگے بڑھ کر میرا ہاتھ پکڑ لیا اور فرمایا اَے عقبیٰ بن عامر! کیا میں تمہیں تورات اور انجیل اور زبور اور فرقان عظیم میں جو سورتیں اتاری گئی ہیں ان میں سے تین بہترین سورتوں کے بارے میں نہ بتاؤں؟ میں نے عرض کی کیوں نہیں! اللہ مجھے آپ پر فدا کرے۔ پھر آپ نے مجھے قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ، قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ اور قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ پڑھ کر سنائیں۔ پھر فرمایا اَے عقبیٰ! تم انہیں مت بھولنا اور کوئی رات ایسی نہ گزارنا جب تک تو انہیں پڑھ نہ لے۔ عقبی کہتے ہیں کہ جب سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ فرمایا کہ تو انہیں نہ بھولنا تو اس وقت سے میں انہیں نہیں بھولا اور میں نے کوئی رات ایسی نہیں گزاری جب تک میں نے انہیں پڑھ نہ لیا ہو۔

پھر سورۃ اخلاص کی اہمیت کے بارے میں حضرت ابوسعید خدریؓ روایت کرتے ہیں کہ ایک شخص نے ایک آدمی کو قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ پڑھتے ہوئے سنا جو اس کو بار بار پڑھ رہا تھا۔ جب صبح ہوئی تو اس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر ساری بات بیان کی اور گویا کہ وہ اس شخص کو کم یا چھوٹا سمجھ رہا تھا اس لئے شکایت کے رنگ میں بیان کیا۔ اس پر رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا قسم ہے اس ذات کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے یہ قرآن کے تیسرے حصہ کے برابر ہے۔ حضرت ابوسعید خدریؓ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریمؐ نے اپنے اصحاب سے فرمایا کہ کیا تم میں سے کوئی اس بات سے عاجز ہے کہ ایک رات میں ایک تہائی قرآن مجید پڑھے۔ یہ بات صحابہ پر بڑی گراں گزری۔ انہوں نے کہا یا رسول اللہ! ہم میں سے کون اس کی طاقت رکھتا ہے کہ ایک تہائی قرآن کریم رات میں پڑھ لے۔ آپؐ نے فرمایا کہ اللہ الواحد الصمد۔ یعنی سورۃ اخلاص ایک تہائی قرآن ہے۔

حضور انور نے فرمایا: آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو تیسرا حصہ کیوں کہا؟ اس لئے کہ اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم کو توحید کو ثابت کرنے اور اس کے قیام کے لئے نازل فرمایا۔ پس اس سورۃ میں بڑے واضح اور جامع الفاظ میں توحید کا بیان ہے۔ پس اس کے الفاظ پر غور کرنے اور عمل کرنے سے انسان حقیقی توحید پر عمل کرسکتا ہے۔ انسان کو صرف اتنا ہی نہیں سمجھ لینا چاہئے کہ میں نے سورۃ اخلاص پڑھ لی تو تین حصہ قرآن کریم پڑھ لیا۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ تم لوگ اس کو پڑھو اور پھر توحید پر قائم ہو اور اس پر عمل کرو۔

حضور انور نے فرمایا: قرآن کریم کیا ہے؟ قرآن کریم کی تعلیم توحید کے قیام کے لئے ہی ہے جس کے لئے ہر انسان کو کوشش بھی کرنی چاہئے اور دعا بھی کرنی چاہئے۔ پھر حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے ایک روایت ہے آپ بیان کرتی ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو ایک سریہ کا امیر بنا کر بھیجا، جو اپنے ساتھیوں کو نماز پڑھاتا تھا اور قرأت کا اختتام قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ پر کیا کرتا تھا۔ جب صحابہ واپس آئے تو انہوں نے اس بات کا ذکر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اس سے پوچھو کہ وہ کیوں ایسا کرتا ہے۔ صحابہ نے جب اس سے پوچھا تو اس نے کہا، اس لئے کہ یہ رحمٰن خدا کی صفت ہے اس وجہ سے میں اس کو پڑھنا پسند کرتا ہوں۔ اس پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم لوگ اسے خبر دے دو کہ اللہ تعالیٰ بھی اس سے محبت رکھتا ہے۔

پھر حضرت ابی بن کعب بیان کرتے ہیں کہ جب مشرکین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے پوچھا کہ اپنے رب کا شجرہ نسب ہمیں بتائیں اس پر اللہ تعالیٰ نے قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ۔ اَللّٰهُ الصَّمَدُ نازل فرمائی۔ پس صمد وہ ہے جو نہ کسی کا باپ ہے نہ اس کا کوئی باپ ہے کیونکہ کوئی بھی چیز ایسی نہیں جو پیدا ہوئی مگر اس نے ضرور مرنا ہے اور کوئی بھی ایسی چیز نہیں جس نے مرنا ہے مگر اس کا ضرور کوئی نہ کوئی وارث ہوگا جبکہ اللہ عزوجل نہ تو وفات پائے گا نہ ہی اس کا کوئی وارث ہوگا۔ ولم یکن لہ کفوا احد کہ اس کے مشابہ کوئی اور نہیں اور نہ ہی کوئی اس جیسا اور نہ ہی کوئی اس کی مانند ہے۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ لوگ آپس میں ایک دوسرے سے سوال کرتے ہیں کہ ہر چیز کو اللہ تعالیٰ نے پیدا کیا تو اللہ تعالیٰ کو کس نے پیدا کیا؟ آپؐ نے فرمایا پس جب تم ایسے لوگوں کو دیکھو تو قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ کہو یہانتک کہ تم یہ سورۃ ختم کرلو۔ یعنی سورۃ اخلاص پوری پڑھو۔ اس کے معنی پہ غور کرو تو تمہیں پتا لگ جائے گا کہ اللہ تعالیٰ کو پیدا کرنے والی کوئی چیز نہیں وہ ازل سے ہے اور ابد تک رہے گا ہمیشہ سے ہے اور ہمیشہ رہے گا۔ فرمایا کہ پھر اس کو چاہئے کہ وہ شیطان سے پناہ طلب کرے تو وہ اس کو کوئی نقصان نہیں پہنچا سکے گا۔

پھر حضرت سہیل بن سعد سے روایت ہے کہ ایک آدمی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور اپنی غربت کی شکایت کی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تو اپنے گھر میں داخل ہو تو اگر کوئی گھر میں ہو تو السلام علیکم کہا کرو اور اگر کوئی نہ ہو تو اپنے اوپر ہی سلامتی بھیجا کرو، اور ایک دفعہ قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ پڑھا کرو تو اس آدمی نے ایسا ہی کیا یہانتک کہ اللہ تعالیٰ نے اس کو اتنا رزق عطا کیا کہ اس کے ہمسائے بھی اس سے فیضیاب ہونے لگے۔ پس جب انسان توحید کا سبق سیکھ لے اور اس پر عمل کرے اور تمام قدرتوں اور طاقتوں کا مالک خدا تعالیٰ کو سمجھے تو اللہ تعالیٰ پھر بے انتہا نوازتا ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ وہ متقی کو ایسی ایسی جگہوں سے رزق دیتا ہے کہ جہاں سے وہ سوچ بھی نہیں سکتا۔

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس نے ہر روز پچاس

باقی خلاصہ خطبہ صفحہ نمبر 19 پر ملاحظہ فرمائیں

Printed & Published by: Jameel Ahmed Nasir on behalf of Nigran Board of Badar. Name of Owner: Nigran Board of Badar. And printed at Fazle-Umar Printing Press. Harchowal Road, Qadian, Distt. Gurdaspur-143516, Punjab. And published at office of the Weekly Badar Mohallah - Ahmadiyya, Qadian Distt. Gsp-143516, Punjab. India. Editor:Mansoor Ahmad